ماہنامہ

اخبار احمدیہ

جرمنی

اکتوبر 2024ء جلد نمبر 25 شمارہ نمبر 10

اور اپنے گھر والوں کو نماز کی تلقین کرتا رہ اور اس پر ہمیشہ قائم رہ (طٰہٰ:133)

تحریک جدید

اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوئی

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ تحریک جدید اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہونے کی نسبت فرماتے ہیں:

”مَیں نے کہا ہے کہ مَیں نے تحریکِ جدید جاری کی۔ مگر یہ درست نہیں۔ میرے ذہن میں یہ تحریک بالکل نہیں تھی۔ اچانک میرے دل پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ تحریک نازل ہوئی۔ پس بغیر اس کے کہ مَیں کسی قسم کی غلط بیانی کا ارتکاب کروں۔ مَیں کہہ سکتا ہوں کہ وہ تحریکِ جدید جو خدا نے جاری کی میرے ذہن میں یہ تحریک پہلے نہیں تھی میں بالکل خالی الذہن تھا۔ اچانک اللہ تعالیٰ نے یہ سکیم میرے دل پر نازل کی اور میں نے اسے جماعت کے سامنے پیش کر دیا۔ پس یہ میری تحریک نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی نازل کردہ تحریک ہے۔ اس تحریک کی غرض مَیں نے بتا دی ہے اور یہ بھی بتا دیا ہے کہ اس کے لیے مسلسل قربانی اور ایثار کی ضرورت ہے۔ اسی طرح اس تحریک کے لیے قربانی کرنے والوں کا وجود ضروری ہے“۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 27 نومبر 1942ء، مطبوعہ الفضل 2 دسمبر 1942ء صفحہ 5)

”پس اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنے قرب میں آگے بڑھنے کا تحریکِ جدید کے ذریعہ جو عظیم الشان موقع عطا فرمایا ہے۔ اس کو ضائع مت کرو۔ آگے بڑھو اور خدا تعالیٰ کے ان بہادر سپاہیوں کی طرح جو جان اور مال کی پروا نہیں کیا کرتے اپنا سب کچھ خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان کر دو۔ اور دنیا کو یہ نظارہ دکھا دو کہ بے شک دنیا میں دنیوی کامیابیوں اور عزّتوں کے لئے قربانی کرنے والے لوگ پائے جاتے ہیں لیکن محض خدا کے لئے قربانی کرنے والی جماعت، آج دنیا کے پردہ پر سوائے جماعت احمدیہ کے اَور کوئی نہیں اور وہ اس قربانی میں ایسا امتیازی رنگ رکھتی ہے جس کی مثال دنیا کی کوئی اَور قوم پیش نہیں کر سکتی“۔

(خطبات محمود جلد 24، صفحہ 304۔ خطبہ جمعہ فرمودہ 26 نومبر 1943ء)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اداریہ

روح کی غذا

جسم کسی بھی قسم کا ہو، روح کے بغیر زندہ نہیں کہلا سکتا۔ انسانی جسم بھی روح سے ہی زندہ ہے اور نباتات و جمادات بھی ایک روح رکھتے ہیں، حتّٰی کہ عبادت بھی اس وقت تک زندہ نہیں ہوسکتی جب تک اس میں روح نہ ہو۔ اور یہ روح ہی ہے جو انسان کو اپنے خالق سے ملاتی ہے جیسا کہ قرآن کریم میں مِنۡ اَمۡرِ رَبِّیۡ کہہ کر خدا تعالیٰ نے روح کا اپنے ساتھ اٹوٹ تعلّق بیان فرمایا ہے۔ اسی طرح اَلَسۡتُ بِرَبِّکُمۡ کے جواب میں بلیٰ کہہ کر روحوں نے بھی اس ازلی و ابدی وابستگی کا اِقرار و اِعتراف کیا ہے۔ اپنے خالق و مالک کے ساتھ روح کے اس تعلق کو قائم رکھنے کے لئے اس زمانہ میں تصوّف کے اعلیٰ ترین تجربات سے گزرنے والے حضرت امام مہدی علیہ السلام نے ایک نسخہ کیمیا بتایا ہے، آپؑ فرماتے ہیں:

''اگر خدا تعالیٰ سے سچّا تعلّق، حقیقی ارتباط قائم کرنا چاہتے ہو تو نماز پر کاربند ہو جاؤ اور ایسے کاربند بنو کہ تمہارا جسم نہ تمہاری زبان بلکہ تمہاری روح، تمہاری روح کے ارادے اور جذبے سب کے سب ہمہ تن نماز ہو جائیں''۔ (الحکم 12اپریل 1899ء، ملفوظات جلد اوّل صفحہ 149 طبع 2018ء)

جس طرح ظاہری جسم کی نشوونما کے لئے کھانے اور غذا کی ضرورت ہوتی ہے، اسی طرح روح بھی غذا کی محتاج ہے۔ اور ''روح کے یہ ارادے اور جذبے'' دراصل روح کی غذا ہی تو ہیں۔ جب یہ سب کے سب ہمہ تن نماز ہو جاتے ہیں تو روح کو ایک تازگی اور بشاشت نصیب ہوتی ہے اور وہ ابدی لذّت ملتی ہے جس کی تلاش میں آج انسان سرگرداں ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ہم پر یہ بہت عظیم احسان ہے کہ آپؑ نے اس زمانہ میں ہمیں وہ نماز سکھلائی جو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز ہے اور جس کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں:

''نماز کیا چیز ہے۔ نماز دراصل ربّ العزۃ سے دعا ہے جس کے بغیر انسان زندہ نہیں رہ سکتا اور نہ عافیت اور خوشی کا سامان مل سکتا ہے جب خدا تعالیٰ اس پر اپنا فضل کرے گا اس وقت اسے حقیقی سرور اور راحت ملے گی اس وقت اس کی نمازوں میں لذّت اور ذوق آنے لگے گا جس طرح لذیذ غذاؤں کے کھانے سے مزہ آتا ہے اسی طرح پھر گریہ وبکا کی لذّت آئے گی اور یہ حاجت جو نماز کی ہے پیدا ہو جائے گی۔ اس سے پہلے جیسے کڑوی دوا کو کھاتا ہے تاکہ صحت حاصل ہو اسی طرح بے ذوقی نماز کو پڑھنا اور دعائیں مانگنا ضروری ہیں''۔
(ملفوظات جلد 3 صفحہ 481)

حضور علیہ السلام نے نماز کی اس کیفیت کو پانے کے لئے ہمیں یہ دعا بھی سکھلائی:

''اے اللہ! تو مجھے دیکھتا ہے کہ مَیں کیسا اندھا اور نابینا ہوں اور مَیں اس وقت بالکل ایک مردہ حالت میں ہوں اور مَیں جانتا ہوں کہ تھوڑی دیر کے بعد مجھے آواز آئے گی تو مَیں تیری طرف آجاؤں گا اس وقت مجھے کوئی روک نہ سکے گا لیکن میرا دل اندھا اور ناشناسا ہے تو ایسا شعلہ نور اس پر نازل کر کہ تیرا اُنس اور شوق اس میں پیدا ہو جائے تو ایسا فضل کر کہ مَیں نابینا نہ اُٹھوں اور اندھوں میں نہ جاملوں''۔ (ملفوظات جلد 3 صفحہ 481)

اللہ کرے کہ ہم سب نہ صرف نماز کو پورے التزام سے ادا کرنے والے بن جائیں بلکہ اس کے ذریعہ روحانی ترقیات کی اعلیٰ ترین چوٹیاں بھی سر کرنے والے ہوں، آمین۔

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

اخبار احمدیہ

ماہنامہ جرمنی

ربیع الاوّل/ربیع الثانی 1446 ہجری قمری | اکتوبر 2024ء | جلد نمبر 25 | شمارہ نمبر 10 | اخاء 1403 ہجری شمسی

فہرست مضامین

04	قال اللہ جل جلالہ، قال النبی ﷺ، قال المسیح الموعود علیہ السلام
05	تبرّکات: یہی ہماری زندگی ہے
06	منظوم کلام: تیری درگہ میں نہیں رہتا کوئی بھی بے نصیب
07	خطبہ جمعہ: نماز کی اہمیت و حکمت اور لذّت و سرور
14	تعارف کتب: ذوق عبادت اور آداب دعا
15	اندھیری راتوں کو دنوں میں بدلنے والی رسول اللہ ﷺ کی عبادات
19	تحریک جدید کے شیریں ثمرات
22	کاربن شہر
23	تاریخ جماعت احمدیہ کاربن
27	مسجد صادق کاربن کی تعمیر
31	مسجد صادق کا افتتاح
33	استقبالیہ تقریب مسجد صادق کاربن
38	ادبی صفحہ: ابن انشاء کی کچھ کہانیاں
39	حالات حاضرہ: ملکی و عالمی خبریں
40	تاریخ جرمنی
41	سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ جرمنی
43	دلچسپ سائنسی خبریں: محوِ حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہو جائے گی
44	تنظیمی سرگرمیاں: ہم احمدی انصار ہیں
45	آدھی صدی کا سفر
47	یاد رفتگان: مکرم ملک شریف احمد صاحب مرحوم
48	اعلانات وفات: بلانے والا ہے سب سے پیارا

اخبار احمدیہ جرمنی کے تازہ و گزشتہ شمارے اخبار احمدیہ جرمنی کی ویب سائٹ
www.akhbareahmadiyya.de
پر بھی پڑھے جاسکتے ہیں

مجلس ادارت

سرپرست

محترم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب
امیر جماعت احمدیہ جرمنی

مدیر اعلیٰ

محمد الیاس منیر

مدیران

اویس احمد نوید، مدبّر احمد خان

معاونین

سلطان احمد قمر، سیّد سعادت احمد

پروف ریڈنگ

عبدالرحمٰن مبشر، سیّد افتخار احمد

ڈیزائننگ و کمپوزنگ

آفاق احمد زاہد، طارق محمود

سرِ ورق

احسان اللہ ظفر

کیلیگرافی

سعید اللہ خان

مینیجر

سیّد افتخار احمد

اعزازی اراکین

محمد انیس دیالگڑھی، منور علی شاہد، صادق محمد طاہر

پتہ

شعبہ اشاعت جماعت احمدیہ جرمنی
Genfer Str.11,
60437 Frankfurt am Main, Germany
Email: akhbareahmadiyya@ahmadiyya.de
Tel & Fax: +49-69 50688722

PRINTER: RANA PRINT
HERKULESSTRASSE 45 50823 KÖLN

04

31

23

07

28

33

40

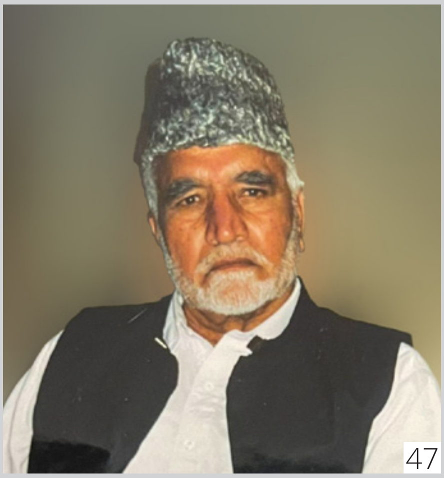
47

43

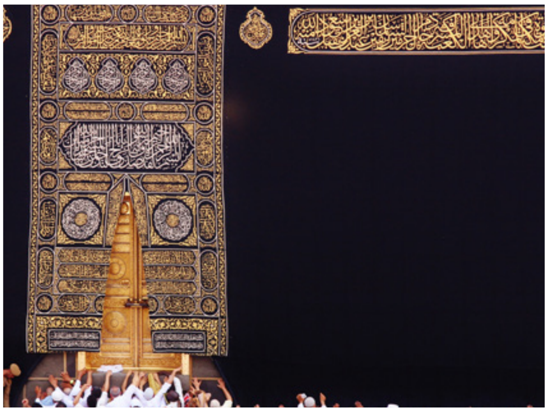

قال اللہ جل جلالہٗ

مُنِيبِينَ اِلَيۡهِ وَاتَّقُوۡهُ وَاَقِيۡمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوۡنُوۡا مِنَ الۡمُشۡرِكِيۡنَ

(الروم:32)

ہمیشہ اُس کی طرف جھکتے ہوئے (چلو) اور اُس کا تقویٰ اختیار کرو اور نماز کو قائم کرو اور مشرکوں میں سے نہ ہو۔

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا، يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ:
إِنَّ بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ الشِّرْكِ وَالْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلَاةِ

(صحیح مسلم, کتاب الإيمان, باب بَيَانِ إِطْلاَقِ اسْمِ الْكُفْرِ عَلَى مَنْ تَرَكَ الصَّلاَةَ)

حضرت ابوسفیانؓ کی روایت ہے کہ حضرت جابرؓ نے بیان کیا کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:
یقیناً آدمی اور شرک وکفر کے درمیان فرق نماز ترک کرنا ہے۔

قال المسیح الموعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’نماز میں پکے رہو۔ جو مسلمان ہو کر نماز ادا نہیں کرتا وہ بے ایمان ہے۔ اگر وہ نماز ادا نہیں کرتا تو بتلاؤ ایک ہندو میں اور اس میں کیا فرق ہے؟ زمیندار کا دستور ہے کہ ذرا ذرا سے عذر پر نماز چھوڑ دیتے ہیں۔ کپڑے کا بہانہ کرتے ہیں لیکن اصل بات یہ ہے کہ اگر کسی کے پاس اَور کپڑے نہ ہوں تو اسی میں نماز پڑھ لے اور جب دوسرا کپڑا مل جاوے تو اس کو بدل دے۔ اسی طرح اگر غسل کرنے کی ضرورت ہو اور بیمار ہو تو تیمم کرلے۔ خدا نے ہر ایک قسم کی آسانی کر دی ہے تاکہ قیامت میں کسی کو عذر نہ ہو‘‘۔

(البدر نمبر 8 جلد 2، صفحہ 62، ملفوظات جلد 3 صفحہ 138 ایڈیشن 1988ء)

یہی ہماری زندگی ہے

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

''انسان کی روح جب ہمہ نیستی ہوجاتی ہے تو وہ خدا کی طرف ایک چشمہ کی طرح بہتی ہے اور ماسویٰ اللہ سے اُسے انقطاعِ تام ہوجاتا ہے۔ اُس وقت خداتعالیٰ کی محبت اُس پر گرتی ہے۔ اس اتصال کے وقت ان دوجوشوں سے، جو اُوپر کی طرف سے ربوبیت کا جوش اور نیچے کی طرف عبودیت کا جوش ہوتا ہے۔ ایک خاص کیفیت پیدا ہوتی ہے۔ اس کا نام صلوٰۃ ہے۔ پس یہی وہ صلوٰۃ ہے جو سیئات کو بھسم کرجاتی ہے اور اپنی جگہ ایک نور اور چمک چھوڑ دیتی ہے۔ جو سالک کو راستہ کے خطرات اور مشکلات کے وقت ایک منوّر شمع کا کام دیتی ہے اور ہر قسم کے خس و خاشاک اور ٹھوکر کے پتھروں اور خار و خس سے جو اس کی راہ میں ہوتی ہیں، آگاہ کرکے بچاتی ہے''۔ (ملفوظات جلد 5، 18؍جنوری 1898ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

''انسان جب اللہ پر ایمان لاتا ہے تو آخرت پر ایمان لے آتا ہے اور جزا و سزا کے اعتقاد کے بعد ضرور ہے کہ قرآن اور رسول کریم ﷺ پر ایمان لائے جس کے ساتھ ملائکہ و کتب کا ایمان بھی آ گیا اور پھر مومن نماز کا پابند ہو جاتا ہے۔ پس جو لا الٰہ الا اللہ کا دعویٰ کرے باایں ہمہ نماز کا تارک رہے اور قرآنِ شریف کی اتباع میں سستی کرے، حقیقت میں لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے دعویٰ میں سچا نہیں جیسا کہ یہ آیت (یُؤۡمِنُوۡنَ بِہٖ) ظاہر کرتی ہے''۔ (خطبات نور صفحہ 464، خطبہ جمعہ 25 مارچ 1910ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

''وقت کو سمجھو۔ اپنے اندر تبدیلی پیدا کرو۔ نمازوں اور عبادتوں میں چُست ہو جاؤ۔ جہاں تک ہوسکے تہجّد پڑھنے کی کوشش کرو۔ اپنے بچوں اور بیویوں کو بھی تہجّد کا پابند بناؤ۔ ہر قسم کی مالی اور جسمانی قربانی کرنے اور وقت کو ضائع ہونے سے بچانے کے لیے پوری کوشش کرو۔ عادتوں کا چھوڑنا آسان کام نہیں۔ تمہیں سُستی اور غفلت کی عادت پڑی ہوئی ہے۔ عادتیں موت کے بعد چھُوٹا کرتی ہیں۔ جب تک انسان اپنے آپ پر موت وارد نہیں کرتا اور ایک نیا وجود نہیں بن جاتا اُس وقت تک اُس کی عادتیں دور نہیں ہوتیں۔ پس اپنے پہلے وجود کو مارو اور ایک نیا وجود پیدا کرو تا کہ تمہاری سُستی اور غفلت کی عادتیں جاتی رہیں۔ خطرہ کا دن آنے والا ہے۔ اُس سے پہلے پہلے تیار ہو جاؤ تا تمہاری قربانی کو دیکھ کر خداتعالیٰ کی غیرت بھی بھڑکے اور وہ کہے کہ میرے بندوں سے جو کچھ ممکن تھا وہ اُنہوں نے کرلیا اب جو کسر باقی ہے وہ مجھے پوری کرنی چاہیے''۔

(خطبات محمود جلد 29 صفحہ 134، خطبہ جمعہ فرمودہ 16؍اپریل 1948ء رتن باغ لاہور)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ فرماتے ہیں

''نبی کریم ﷺ کا ارشاد یہ ہے کہ ہر نماز پہلی نماز اور اپنے درمیان کے وقفہ (میں سرزد ہونے والی خطاؤں کو معاف کرواتی ہے) اس درمیانی وقفہ میں جہاں نماز کی عبادت کے علاوہ دوسری ذمہ داریاں انسان نباہتا ہے۔ ان میں کوئی ایسا وقفہ نہیں جو دو نمازوں کے درمیان نہ ہو۔ صبح کی نماز اور ظہر کے درمیان، ظہر اور عصر کے درمیان، عصر اور مغرب کے درمیان، مغرب اور عشاء کے درمیان، عشاء اور صبح کی نماز کے درمیان، یہی ہماری زندگی ہے''۔

(خطبات ناصر جلد 5 صفحہ 675، خطبہ جمعہ 11؍اکتوبر 1974ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ فرماتے ہیں

''اگر ہم ساری دنیا میں یہ کام کرنے میں کامیاب ہو جائیں اور احمدیوں کی بھاری اکثریت نماز پر اس طرح قائم ہوجائے کہ جہاں باجماعت نماز پڑھی جاسکتی ہے وہاں لازماً باجماعت نماز پڑھی جا رہی ہو اور جہاں باجماعت نماز ممکن نہ ہو وہاں انفرادی نماز کا انتظام ہو، اس کو تمام شرائط کے ساتھ ادا کیا جائے توجہ کے ساتھ اور سوز و گداز کے ساتھ ادا کیا جائے تو اس سے اتنی بڑی طاقت پیدا ہوجائے گی کہ ساری دنیا کی طاقتیں مل کر بھی اس جماعت کا مقابلہ نہیں کرسکیں گی''۔

(مشعل راہ جلد سوم صفحہ 149)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں

''نمازیں بہرحال پڑھنی ہیں کیونکہ یہ فرض ہیں اور یہ سمجھ کر عادت ڈالنی ضروری ہے کہ میں نے ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کی طرف ہی رجوع کرنا ہے۔ اس کے پاس ہی جانا ہے۔ ہر ضرورت کے لئے اسی سے مانگنا ہے۔ یہ مستقل مزاجی اگر رہے گی تو پھر ایک وقت آئے گا کہ نمازوں کے حق بھی ادا ہونے شروع ہو جائیں گے۔ نمازوں میں لذت بھی آنی شروع ہو جائے گی۔ اور پھر بعض لوگ جس طرح پوچھنے پر جواب دیتے ہیں ان کا یہ جواب نہیں ہو گا کہ میں کوشش کرتا ہوں کہ نماز پڑھوں لیکن سستی ہو جاتی ہے۔ ..... اگر اللہ تعالیٰ پر کامل یقین ہے تو کس طرح ہوسکتا ہے کہ سستی ہو۔ پس آج دنیا کے جو حالات ہو رہے ہیں ان کے بداثرات سے اپنے آپ کو اور اپنی نسلوں کو بچانے کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف خالص ہو کر جھکنا بہت ضروری ہے''۔

(الفضل انٹرنیشنل 10 مارچ 2017ء، خطبہ جمعہ 20 فروری 2017ء)

تیری درگہ میں نہیں رہتا کوئی بھی بے نصیب

گر نہ ہو تیری عنایت سب عبادت ہیچ ہے
فضل پر تیرے ہے سب جُہد و عمل کا انحصار

جن پہ ہے تیری عنایت وہ بدی سے دور ہیں
رہ میں حق کی قوتیں اُن کی چلیں بن کر قطار

چُھٹ گئے شیطاں سے جو تھے تیری الفت کے اسیر
جو ہوئے تیرے لئے بے برگ و بر پائی بہار

سب پیاسوں سے نِکوتر تیرے مُنہ کی ہے پیاس
جس کا دِل اس سے ہے بریاں پا گیا وُہ آبشار

جس کو تیری دُھن لگی آخر وُہ تجھ کو جا ملا
جس کو بے چینی ہے یہ وُہ پا گیا آخر قرار

عاشقی کی ہے علامت گریہ و دامانِ دشت
کیا مبارک آنکھ جو تیرے لئے ہو اشکبار

تیری درگہ میں نہیں رہتا کوئی بھی بے نصیب
شرط رہ پر صبر ہے اور ترکِ نامِ اضطرار

(انتخاب از درِثمین ''مُناجات اور تبلیغِ حق''،)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زبان مبارک سے

نماز کی اہمیت و حکمت اور لذّت و سرور

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 15/ اپریل 2016ء کا متن

تشہّد و تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

قرآنِ کریم میں نمازوں کی ادائیگی کی طرف کئی جگہ توجہ دلائی گئی ہے۔ کہیں نمازوں کی حفاظت کا حکم ہے۔ کہیں اس میں باقاعدگی اختیار کرنے کا حکم ہے۔ کہیں اس کی وقت پر ادائیگی کا حکم ہے اور پھر اس کے لئے اوقات بھی بتا دیئے کہ نماز کی ادائیگی کے لئے فلاں فلاں اوقات ہیں جن پر مومن کو عمل کرنا چاہئے، اس کی پابندی کرنی چاہئے۔ غرض کہ نمازوں کی ادائیگی اور اس کی فضیلت کے بارے میں بار بار خدا تعالیٰ نے ایک مومن کو تلقین فرمائی ہے اور سب سے بڑھ کر یہ فرمایا کہ انسانی پیدائش کا مقصد ہی عبادت ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ (الذّاریات: 57) کہ جِنّ و اِنس کی پیدائش کا مقصد ہی عبادت ہے لیکن انسان اس مقصد کو پہچانتا نہیں اور اس سے دُور ہٹا ہوا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

’’خدا تعالیٰ نے تمہاری پیدائش کی اصلی غرض یہ رکھی ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو۔ مگر جو لوگ اپنی اس اصلی اور فطری غرض کو چھوڑ کر حیوانوں کی طرح زندگی کی غرض صرف کھانا پینا اور سو رہنا سمجھتے ہیں وہ خدا تعالیٰ کے فضل سے دُور جا پڑتے ہیں اور خدا تعالیٰ کی ذمہ داری اُن کے لئے نہیں رہتی‘‘۔

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 182۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس یہ غرض ہے جو ایک ایمان کا دعویٰ کرنے والے کو اپنی تمام تر توجہ سے پوری کرنے کی کوشش کرنی چاہئے تا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے وارث بنتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرتے رہیں۔ اور عبادت کی غرض کس طرح پوری ہوتی ہے۔ اس کے لئے اسلام نے ہمیں پانچ وقت کی نمازوں کی ادائیگی کا حکم دیا ہے۔ ایک روایت ایک حدیث میں ہے کہ نماز عبادت کا مغز ہے۔ پس اس مغز کو حاصل کر کے ہی ہم عبادت کا مقصد پورا کر سکتے ہیں۔ ہماری خوش قسمتی یہ ہے کہ ہم نے اس زمانے کے امام کو مانا ہے جنہوں نے ہمیں عبادتوں کے صحیح طریقے سکھائے۔ ہمیں حکمت سکھائی کہ کس لئے عبادتیں کرنی ضروری ہیں۔ بار بار متعدد موقعوں پر اپنی جماعت کو نمازوں کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اس کی تفصیلات اور جزئیات بتائی ہیں۔ اس کی حکمت اور ضرورت بتائی ہے تا کہ ہم اپنی نمازوں کی اہمیت کو سمجھیں اور اس میں حسن پیدا کر سکیں۔ اِس وقت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض اقتباسات اس حوالے سے پیش کروں گا۔ بعض دفعہ موسم کی شدّت یا راتیں چھوٹی ہونے کی وجہ سے خاص طور

پر فجر کی نماز میں سستی ہو جاتی ہے۔عمومی طور پر ظہر عصر کی نمازیں لوگ یا جمع کر لیتے ہیں یا بعض لوگوں کو مَیں نے دیکھا ہے کہ کام کی زیادتی کی وجہ سے صحیح طرح ادا ہی نہیں کرتے۔ تو چاہے موسم کی شدّت ہو، راتوں کی نیند پوری نہ ہونا ہو، کام میں مصروفیت ہو، اس وجہ سے لوگ نمازیں یا تو چھوڑ دیتے ہیں یا پھر بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو بعض دفعہ کہتے ہیں کہ جی ہم نے تین نمازیں جمع کر لیں۔ آجکل یہاں ان ملکوں میں بڑی تیزی سے نماز کا وقت پیچھے آرہا ہے اور اب فجر کی نماز پہ بھی نظر آتا ہے کہ ایک ڈیڑھ صف کی کمی ہونی شروع ہو گئی ہے۔بعض لوگ جو باہر سے

مذہب کچھ نہیں۔ اس لئے اس بات کو خوب یاد رکھو اور اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق اپنے عمل کر لو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نشانوں میں سے ایک یہ بھی نشان ہے کہ آسمان اور زمین اس کے امر سے قائم رہ سکتے ہیں۔ بعض دفعہ وہ لوگ جن کی طبائع طبیعیات کی طرف مائل ہیں کہا کرتے ہیں کہ نیچری مذہب قابل اتباع ہے کیونکہ اگر حفظ صحت کے اصولوں پر عمل نہ کیا جائے تو تقویٰ اور طہارت سے کیا فائدہ ہوگا؟''۔ (دنیادار اس بات کی بحث کرتے ہیں کہ بہت سارے اصول ہیں ان پر عمل کرنا چاہئے۔ صحت کے بارے میں جو دنیاوی اصول ہیں اگر

مشکلات سے بھی بچاتی ہیں کیونکہ بہت سارے کام ایسے ہیں جو بظاہر ناممکن ہوتے ہیں لیکن اللہ سے تعلق ہو تو اللہ تعالیٰ کے حضور جھک کے وہ ممکن بن جاتے ہیں۔ پس جو کچھ ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق ہوتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹنے کی زیادہ سے زیادہ کوشش کرنی چاہئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

''اصل بات یہی ہے کہ خدا جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ ویرانہ کو آبادی اور آبادی کو ویرانہ بنا دیتا ہے۔ شہر بابل کے ساتھ کیا کیا۔ جس جگہ انسان کا منصوبہ تھا کہ آبادی

اگر عہدیدار اور جماعتی کارکنان، واقفین زندگی اس طرف توجہ دیں تو نمازوں کی حاضری بہت بہتر ہو سکتی ہے

آئے ہوئے ہیں ان کی وجہ سے کبھی کبھی تعداد زیادہ بھی ہو جاتی ہے لیکن مقامی لوگوں کو جو مساجد کے قریب رہتے ہیں یا جن کے حلقے ہیں اس طرف توجہ کرنی چاہئے کہ اپنی اپنی مساجد میں یا اپنے نماز سینٹروں میں باقاعدہ نماز کی ادائیگی کے لئے اور خاص طور پر فجر کی ادائیگی کے لئے جایا کریں۔ اور صرف یہاں نہیں بلکہ دنیا کے ہر ملک میں اس کے لئے کوشش ہونی چاہئے کہ مسجدوں کو آباد کریں۔ خاص طور پر اگر عہدیدار اور جماعتی کارکنان، واقفین زندگی اس طرف توجہ دیں تو نمازوں کی حاضری بہت بہتر ہو سکتی ہے۔

وہ ہوں مثلاً یہ کہ اِن اِن چیزوں پر عمل کرنا ہے اگر اس پہ عمل نہیں کرو گے تو صحت نہیں ہو گی۔ وہ تقویٰ اور طہارت کس طرح قائم رہ سکتی ہے اور صرف تقویٰ قائم رکھنے کا کیا فائدہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

''سو واضح رہے کہ اللہ تعالیٰ کے نشانوں میں سے یہ بھی ایک نشان ہے کہ بعض وقت ادویات بے کار رہ جاتی ہیں اور حفظ صحت کے اسباب بھی کسی کام نہیں آسکتے۔ نہ دوا کام آسکتی ہے، نہ طبیب حاذق۔ لیکن اگر اللہ تعالیٰ کا امر ہو تو اُلٹا سیدھا ہو جایا کرتا ہے''۔

(ملفوظات جلد نمبر 1 صفحہ 263۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

ہو وہاں مشیّت ایزدی سے ویرانہ بن گیا اور اُلوؤں کا مسکن ہو گیا۔ اور جس جگہ انسان چاہتا تھا کہ ویرانہ ہو وہ دنیا بھر کے لوگوں کا مرجع ہو گیا۔ (یعنی مکّہ۔ خانہ کعبہ) پس خوب یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر دوا اور تدبیر پر بھروسہ کرنا حماقت ہے۔ اپنی زندگی میں ایسی تبدیلی پیدا کر لو کہ معلوم ہو کہ گویا نئی زندگی ہے۔ استغفار کی کثرت کرو۔ جن لوگوں کو کثرتِ اشغالِ دنیا کے باعث کم فرصتی ہے ان کو سب سے زیادہ ڈرنا چاہئے''۔ (جو سمجھتے ہیں کہ دنیا کے مشاغل ہمیں بہت ہیں۔ مصروفیات بہت ہیں اور عبادتوں کی، نمازوں کی فرصت نہیں ان کو سب سے زیادہ

نمازیں جہاں مقصد پیدائش کو پورا کرنے کے لئے ضروری ہیں وہاں ہمیں آفات اور مشکلات سے بھی بچاتی ہیں

نمازوں کو باقاعدہ اور التزام سے پڑھنے کے بارے میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام ایک جگہ فرماتے ہیں۔ ایک مجلس میں آپ نے فرمایا کہ:

''نمازوں کو باقاعدہ التزام سے پڑھو۔ بعض لوگ صرف ایک ہی وقت کی نماز پڑھ لیتے ہیں۔ وہ یاد رکھیں کہ نمازیں معاف نہیں ہوتیں یہاں تک کہ پیغمبروں تک کو معاف نہیں ہوئیں۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک نئی جماعت آئی۔ انہوں نے نماز کی معافی چاہی (کہ ہماری مصروفیات ہیں، کام کی زیادتی ہے ہمیں نماز معاف کر دیں) آپ نے فرمایا کہ جس مذہب میں عمل نہیں وہ

پس اللہ تعالیٰ کا فضل اصل چیز ہے۔ یہ خیال غلط ہے کہ صحت ہے تو سب کچھ ہے یا فلاں فلاں کام کرنے سے صحت قائم رہے گی یا بیمار ہوں گا تو فلاں دوائی لینے سے صحت ہو جائے گی۔ یہ سب چیزیں جو ہیں یہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے چلتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کا حکم اگر نہیں ہو گا تو سب بے کار ہیں۔ پس جس کے حکم سے یہ سب چیزیں چل رہی ہیں اس کے آگے ہمیں جھکنے کی ضرورت ہے۔ اس کی عبادت کی ضرورت ہے۔ اس سے تعلق پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ پس نمازیں جہاں مقصد پیدائش کو پورا کرنے کے لئے ضروری ہیں وہاں ہمیں آفات اور

ڈرنا چاہئے۔) ''ملازمت پیشہ لوگوں سے اکثر فرائض خداوندی فوت ہو جاتے ہیں۔ اس لئے مجبوری کی حالت میں ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کی نمازوں کا جمع کر کے پڑھ لینا جائز ہے''۔ آپ فرماتے ہیں کہ ''مَیں یہ بھی جانتا ہوں کہ اگر حُکّام سے نماز پڑھنے کی اجازت طلب کر لی جائے تو وہ اجازت دے دیا کرتے ہیں''۔ (جہاں انسان نوکری کرتا ہے، ملازمت کرتا ہے اگر ان افسروں پر اچھا اثر ہو اور ان سے اجازت لی جائے نمازوں کی تو نماز پڑھنے کی اجازت دے دیتے ہیں۔) فرمایا ''نیز اعلیٰ حُکّام کی طرف سے ماتحت افسروں کو اس بارے میں خاص

ہدایات ملی ہوئی ہوتی ہیں''۔ (بعض جگہ ہدایات ہوتی بھی ہیں) فرمایا کہ ''ترکِ نماز کے لئے ایسے بے جا عذر بجز اپنے نفس کی کمزوری کے اور کوئی نہیں۔حقوق اللہ اور حقوق العباد میں ظلم وزیادتی نہ کرو۔ اپنے فرائض منصبی نہایت دیانتداری سے بجالاؤ''۔

(ملفوظات جلد نمبر 1 صفحہ 265۔ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر صرف نمازیں ہی نہیں بلکہ اس سے بڑھ کر آپ ہم سے توقع رکھتے ہیں اور اس بارے میں نوافل اور تہجد کی طرف توجہ دلاتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ:

کی وجہ سے نماز قضاء ہو۔ اور نہ ہی چھوٹی راتیں نماز ادا کرنے سے روکیں اور نہ دنیاوی کاموں کی مصروفیات اس کے رستے میں روک بنیں۔ پس اس لحاظ سے ہمیں ہروقت اپنے نفس کا محاسبہ کرتے رہنے کی ضرورت ہے۔

ہم میں سے بہت سے نماز ایک فرض سمجھ کر تو ادا کرتے ہیں لیکن اس کی حقیقت کو صحیح طور پر نہیں جانتے۔ اس کی وضاحت فرماتے ہوئے ایک موقع پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ:

''نماز کیا ہے؟ یہ ایک خاص دعا ہے مگر لوگ اس کو بادشاہوں کا ٹیکس سمجھتے ہیں''۔ (مجبوری سے دے رہے

لذّت اور سرور نہ ہو''۔ (ایک طرف اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مَیں نے پیدا ہی عبادت کے لئے کیا ہے پھر اس میں کوئی لذّت بھی نہیں رکھی) فرمایا کہ ''لذّت اور سرور تو ہے مگر اس سے حظّ اٹھانے والا بھی تو ہو''۔ (اس سرور کو کوئی حاصل کرنے والا بھی تو ہو) ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ

(الذّاریات:57) اب انسان جبکہ عبادت ہی کے لئے پیدا ہوا ہے۔ضروری ہے کہ عبادت میں لذّت اور سرور بھی درجہ غایت کا رکھا ہو۔ اس بات کو ہم اپنے روزمرہ کے مشاہدہ اور تجربے سے خوب سمجھ سکتے ہیں''۔ (ہر کام میں

ہمیں ایسی عبادتوں کی تلاش کرنی چاہئے جس میں لذّت وسرور ہو، نہ کہ صرف ایک بوجھ سمجھ کر گلے سے اتارا جائے

''اس زندگی کے کُل انفاس اگر دنیاوی کاموں میں گزر گئے تو آخرت کے لئے کیا ذخیرہ کیا؟'' (اگر سارے وقت، ہر سانس، ہر لمحہ انسان نے دنیاداری کے کمانے میں صَرف کر دیا تو آخرت کے لئے کیا جمع کیا) فرمایا کہ ''تہجد میں خاص کر اُٹھو اور ذوق اور شوق سے ادا کرو۔ درمیانی نمازوں میں بہ باعث ملازمت کے ابتلا آجاتا ہے''۔ فرمایا کہ ''رازق اللہ تعالیٰ ہے۔ نماز اپنے وقت پر ادا کرنی چاہئے۔ظہر وعصر کی کبھی کبھی جمع ہوسکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ جانتا تھا کہ ضعیف لوگ ہوں گے اس لئے یہ گنجائش رکھ دی۔ مگر یہ گنجائش تین نمازوں کے جمع

ہیں، ادا کر رہے ہیں گویا کہ ٹیکس لگا ہوا ہے) ''نادان اتنا نہیں جانتے کہ بھلا خدا تعالیٰ کو ان باتوں کی کیا حاجت ہے۔ اس کے غناءِ ذاتی کو اس بات کی کیا حاجت ہے کہ انسان دعا، تسبیح اور تہلیل میں مصروف ہو بلکہ اس میں انسان کا اپنا ہی فائدہ ہے کہ وہ اس طریق پر اپنے مطلب کو پہنچ جاتا ہے''۔ فرمایا: ''مجھے یہ دیکھ کر بہت افسوس ہوتا ہے کہ آجکل عبادات اور تقویٰ اور دینداری سے محبّت نہیں ہے۔ اس کی وجہ ایک عام زہریلا اثر رسم کا ہے۔ اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی محبّت سرد ہو رہی ہے اور عبادت میں جس قسم کا مزا آنا چاہئے وہ مزا نہیں آتا۔ دنیا میں کوئی ایسی

اللہ تعالیٰ نے لذّت وسرور رکھا ہے اور روزمرہ کے جو کام ہیں ان سے اس کا پتا چلتا ہے، مشاہدے میں باتیں آتی ہیں) پھر فرمایا کہ ''مثلاً دیکھو اناج اور تمام خوردنی اور نوشیدنی اشیاء'' (جو بھی کھانے پینے والی چیزیں ہیں) ''انسان کے لئے پیدا ہوئی ہیں تو کیا ان سے وہ ایک لذّت اور حظّ نہیں پاتا ہے؟'' (بڑے مزیدار کھانے پکے ہوں تو بڑا مزہ آتا ہے) ''کیا اس ذائقہ، مزے اور احساس کے لئے اس کے منہ میں زبان موجود نہیں؟ کیا وہ خوبصورت اشیاء دیکھ کر نباتات ہوں یا جمادات۔ حیوانات ہوں یا انسان حظّ نہیں پاتا؟'' (کھانے کا مزا

یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ یہ نماز جو اپنی اصلی معنوں میں نماز ہے دعا سے حاصل ہوتی ہے

کرنے میں نہیں ہوسکتی۔ جبکہ ملازمت میں اور دوسرے کئی امور میں لوگ سزا پاتے ہیں (اور موردِ عتابِ حُکّام ہوتے ہیں) تو اگر اللہ تعالیٰ کے لئے تکلیف اٹھاویں تو کیا خوب ہے''۔

(ملفوظات جلد نمبر 1 صفحہ 6۔ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

آخر دنیاوی ملازمتوں میں، دنیاوی کاموں میں بھی لوگ بعض دفعہ سزا پاتے ہیں اور تکلیف اٹھاتے ہیں تو نمازیں پڑھنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی خاطر اگر تھوڑی سی تکلیف اٹھا لی تو یہ تو فائدہ ہی فائدہ ہے۔ پس ایک مومن کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے۔ اب راتیں چھوٹی آرہی ہیں۔ نہ چھوٹی راتوں

چیز نہیں جس میں لذّت اور ایک خاص حظّ اللہ تعالیٰ نے نہ رکھا ہو''۔ فرمایا کہ ''جس طرح پر ایک مریض ایک عمدہ سے عمدہ خوش ذائقہ چیز کا مزہ نہیں اٹھا سکتا اور وہ اسے تلخ یا بالکل پھیکا سمجھتا ہے''۔ (بعض دفعہ منہ بدمزہ ہو جاتا ہے بیماری کی وجہ سے) ''اسی طرح وہ لوگ جو عبادتِ الٰہی میں حظّ اور لذّت نہیں پاتے ان کو اپنی بیماری کا فکر کرنا چاہئے کیونکہ جیسا مَیں نے ابھی کہا ہے دنیا میں کوئی ایسی چیز نہیں ہے جس میں خدا تعالیٰ نے کوئی نہ کوئی لذّت نہ رکھی ہو۔ اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کو عبادت کے لئے پیدا کیا تو پھر کیا وجہ ہے کہ اس عبادت میں اس کے لئے

بھی لیتا ہے اور خوبصورتی کا مزا بھی۔ خوبصورت چیز دیکھ کے آنکھوں کے ذریعہ سے اس کا لطف اٹھاتا ہے) ''کیا دل خوش کن اور سریلی آوازوں سے اس کے کان محظوظ نہیں ہوتے؟'' (اللہ تعالیٰ نے کان رکھے ہیں۔ اب کانوں میں سریلی آوازیں پہنچیں تو اس سے دل خوش ہوتا ہے) ''پھر کیا کوئی دلیل اَور بھی اس امر کے اثبات کے لئے مطلوب ہے کہ عبادت میں لذّت نہیں''۔ (ان ساری چیزوں میں تو لذّت ہے۔ ان سے تو سرور ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیں لیکن عبادت میں اگر لذّت نہیں ہے تو یہ کس طرح ہوسکتا ہے۔ یہ ساری باتیں اس بات

کا ثبوت ہیں کہ یقیناً عبادت میں بھی اللہ تعالیٰ نے لذّت رکھی ہے) فرمایا کہ ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے عورت اور مرد کو جوڑا پیدا کیا اور مرد کو رغبت دی ہے اب اس میں زبردستی نہیں کی بلکہ ایک لذّت بھی دکھلائی ہے۔ اگر محض توالد و تناسل ہی مقصود بالذّات ہوتا تو مطلب پورا نہ ہو سکتا''۔ فرمایا ''خدا تعالیٰ کی علّتِ غائی بندوں کا پیدا کرنا تھا اور اس سبب کے لئے ایک تعلق عورت مرد میں قائم کیا اور ضمناً اس میں ایک حظّ رکھ دیا جو اکثر نادانوں کے لئے مقصود بالذّات ہو گیا ہے''۔ (بعض لوگ دنیادار صرف یہی سمجھتے ہیں کہ یہی ہمارا مقصد ہے) فرمایا کہ ''اسی طرح سے خوب سمجھ لو کہ عبادت بھی کوئی بوجھ اور ٹیکس نہیں۔ اس میں بھی ایک لذّت اور سرور ہے اور یہ لذّت اور سرور دنیا کی تمام لذّتوں اور تمام حظوظِ نفس سے بالاتر اور بلند ہے''۔ آپ فرماتے ہیں کہ ''جیسے ایک مریض کسی عمدہ سے عمدہ خوش ذائقہ غذا کی لذّت سے محروم ہے اسی طرح پر، ہاں ٹھیک ایسا ہی وہ کم بخت انسان ہے جو عبادتِ الٰہی سے لذّت نہیں پا سکتا''۔

(ملفوظات جلد نمبر 1 صفحہ 160-159۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

اگر ایک مریض ایک اچھی غذا اپنے مرض کی وجہ سے بیماری کی وجہ سے منہ کڑوا ہونے کی وجہ سے اس کو پسند نہیں آتی اس کا ذائقہ محسوس نہیں ہوتا تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ کھانا خراب ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ مریض ہے۔ اسی طرح جو نماز اور عبادت سے حظّ نہیں اُٹھاتا اس کا مطلب یہ نہیں کہ نمازوں میں حظّ نہیں ہے یا اللہ تعالیٰ نے لطف نہیں رکھا۔ رکھا ہے لیکن انسان کی اپنی طبیعت بیماری، بدذوقی اس سے لطف نہیں اٹھاتی۔

پس ہمیں ایسی عبادتوں کی تلاش کرنی چاہئے جس میں لذّت و سرور ہو، نہ کہ صرف ایک بوجھ سمجھ کر گلے سے اتارا جائے۔ جب ایسی صورت ہو گی تو پھر جیسا کہ مَیں نے کہا بعض لوگ لمبی راتوں میں تو فجر کی نماز پہ آ جاتے ہیں۔ اب چھوٹی راتیں ہوں تو فجر کی نماز پہ آنا چھوڑ دیتے ہیں۔ ان کی توجہ پھر اس طرف رہے گی تا کہ سرور حاصل ہو اور باقی نمازوں کی ادائیگی کا بھی خیال رہے گا۔

پھر لذّت و سرور کے مضمون کو مزید بیان فرماتے ہوئے ایک جگہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ: ''غرض مَیں دیکھتا ہوں کہ لوگ نمازوں میں غافل اور سست اس لئے ہوتے ہیں کہ ان کو اس لذّت و سرور سے اطلاع نہیں جو اللہ تعالیٰ نے نماز کے اندر رکھا ہے اور بڑی بھاری وجہ اس کی یہی ہے'' (کہ ان کو اس کا پتا نہیں) ''پھر شہروں اور گاؤں میں تو اور بھی سستی اور غفلت ہوتی ہے۔ سو پچاسواں حصہ بھی تو پوری مستعدی اور سچّی محبّت سے اپنے مولیٰ حقیقی کے حضور سر نہیں جھکاتا۔ پھر سوال یہی پیدا ہوتا ہے کہ کیوں ان کو اس لذّت کی اطلاع نہیں اور نہ کبھی انہوں نے اس مزہ کو چکھا۔ اور مذاہب میں ایسے احکام نہیں ہیں کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ہم اپنے کاموں میں مبتلا ہوتے ہیں اور مؤذن اذان دے دیتا ہے۔ پھر وہ سننا بھی نہیں چاہتے۔ گویا ان کے دل دُکھتے ہیں''۔ (یعنی اذان کی آواز سنی تو سننا بھی نہیں چاہتے کہ او ہو اب تو نماز پہ جانا پڑے گا۔ یا توجہ ہی نہیں دیتے) ''یہ لوگ بہت ہی قابلِ رحم ہیں۔ بعض لوگ یہاں بھی ایسے ہیں کہ ان کی دُکانیں دیکھو تو مسجدوں کے نیچے ہیں مگر کبھی جا کر کھڑے بھی تو نہیں ہوتے۔ پس مَیں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ سے نہایت سوز اور ایک جوش کے ساتھ یہ دعا مانگنی چاہئے کہ جس طرح پھلوں اور اشیاء کی طرح طرح کی لذّتیں عطا کی ہیں۔ نماز اور عبادت کا بھی ایک بار مزا چکھا دے''۔ (فرمایا کہ کھانے کا، پھلوں کا، باقی چیزوں کا زبان میں مزا آتا ہے ناں اسی طرح اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ ہمیں نماز کا بھی مزا چکھا دے) فرمایا کہ ''کھایا ہوا یاد رہتا ہے۔ دیکھو اگر کوئی شخص کسی خوبصورت کو ایک سرور کے ساتھ دیکھتا ہے تو وہ اسے خوب یاد رہتا ہے اور پھر اگر کسی بدشکل اور مکروہ ہیئت کو دیکھتا ہے تو اس کی ساری حالت باعتبار اس کے مجسّم ہو کر سامنے آ جاتی ہے''۔ (خوبصورتی بھی یاد رہتی ہے، بدصورتی بھی یاد رہتی ہے) ''ہاں اگر کوئی تعلّق نہ ہو تو کچھ یاد نہیں رہتا۔ اسی طرح بے نمازوں کے نزدیک نماز ایک تاوان ہے کہ ناحق صبح اُٹھ کر سردی میں وضو کر کے خوابِ راحت چھوڑ کر کئی قسم کی آسائشوں کو کھو کر پڑھنی پڑتی ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ اسے بیزاری ہے۔ وہ اس کو سمجھ نہیں سکتا۔ اس لذّت اور راحت سے جو نماز میں ہے اس کو اطلاع نہیں ہے۔ پھر نماز میں لذّت کیونکر حاصل ہو''۔ فرمایا کہ ''مَیں دیکھتا ہوں کہ ایک شرابی اور نشے باز انسان کو جب سرور نہیں آتا تو وہ پے دَر پے پیالے پیتا جاتا ہے یہاں تک کہ اس کو ایک قسم کا نشہ آ جاتا ہے۔ دانشمند اور بزرگ انسان اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے''۔ (یہ جو نصیحت ہے نشے باز کا بھی جو یہ نمونہ ہے اس سے بھی ایک عقلمند انسان فائدہ اٹھا سکتا ہے) ''اور وہ (کیا فائدہ اٹھائے) یہ کہ نماز پر دوام کرے اور پڑھتا جاوے''۔ (مزا آتا ہے یا نہیں آتا۔ اس کوشش میں ہو کہ مجھے مزا آئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا بھی کرے اور باقاعدگی اختیار کرے، پڑھتا جائے) ''یہاں تک کہ اس کو سرور آ جاوے اور جیسے شرابی کے ذہن میں ایک لذّت ہوتی ہے جس کا حاصل کرنا اس کا مقصود بالذّات ہوتا ہے اسی طرح سے ذہن میں اور ساری طاقتوں کا رجحان نماز میں اسے سرور کا حاصل کرنا ہو اور پھر ایک خلوص اور جوش کے ساتھ کم از کم اس نشے باز کے اضطراب اور قلق و کرب کی مانند ہی ایک دعا پیدا ہو کہ وہ لذّت حاصل ہو''۔ (ایک کرب پیدا ہو، ایک قلق پیدا ہو، اس کی وجہ سے دعا ہو۔) فرمایا کہ ''تو مَیں کہتا ہوں اور سچ کہتا ہوں کہ یقیناً یقیناً وہ لذّت حاصل ہو جاوے گی۔ پھر نماز پڑھتے وقت ان مفاد کا حاصل کرنا بھی ملحوظ ہو جو اس سے ہوتے ہیں اور احسان پیشِ نظر رہے''۔ فرمایا کہ ''اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْھِبْنَ

نماز پر کاربند ہو جاؤ اور ایسے کاربند بنو کہ تمہارا جسم، نہ تمہاری زبان بلکہ تمہاری روح کے ارادے اور جذبے سب کے سب ہمہ تن نماز ہو جائیں

مستقل مزاجی شرط ہے۔ اگر انسان میں پیدا ہو جائے تو اللہ تعالیٰ دوڑ کر پھر اپنے بندے کی طرف آتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ کے فضل بھی نازل ہوتے ہیں

السَّیِّاٰتِ (ھود:115) نیکیاں بدیوں کو زائل کر دیتی ہیں۔ پس ان حسنات کو اور لذّات کو دل میں رکھ کر دعا کرے کہ وہ نماز جو کہ صدیقوں اور محسنوں کی ہے وہ نصیب کرے'' (یہ دعا ہو) فرمایا کہ ''یہ جو فرمایا ہے اِنَّ الۡحَسَنٰتِ یُذۡهِبۡنَ السَّیِّاٰتِ (ھود:115) یعنی نیکیاں یا نماز بدیوں کو دور کرتی ہیں یا دوسرے مقام پر فرمایا ہے نماز فواحش اور برائیوں سے بچاتی ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ بعض لوگ باوجود نماز پڑھنے کے پھر بدیاں کرتے ہیں''۔ (یہ بھی دنیا میں نظر آتا ہے کہ بظاہر بڑی نمازیں بھی پڑھ رہے ہوتے ہیں، لیکن بدیاں کرتے ہیں) فرمایا ''اس کا جواب یہ ہے کہ وہ نمازیں پڑھتے ہیں مگر نہ روح اور راستی کے ساتھ''۔ (سچائی کے ساتھ اور دل لگا کر اور روح کی گہرائی سے نماز نہیں پڑھتے) ''وہ صرف رسم اور عادت کے طور پر ٹکّریں مارتے ہیں۔ ان کی روح مردہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کا نام حسنات نہیں رکھا اور یہاں جو حسنات کا لفظ رکھا، اَلصَّلٰوۃ کا لفظ نہیں رکھا باوجودیکہ معنے وہی ہیں، اس کی وجہ یہ ہے کہ تا نماز کی خوبی اور حسن و جمال کی طرف اشارہ کرے کہ وہ نماز بدیوں کو دور کرتی ہے جو اپنے اندر ایک سچائی کی روح رکھتی ہے اور فیض کی تاثیر اس میں موجود ہے۔ وہ نماز یقیناً یقیناً برائیوں کو دُور کرتی ہے۔ نماز نشست و برخاست کا نام نہیں ہے۔ نماز کا مغز اور روح وہ دعا ہے جو ایک لذّت اور سرور اپنے اندر رکھتی ہے''۔

(ملفوظات جلد نمبر 1 صفحہ 162 تا 164۔ ایڈیشن 1984ء آن لائن)

پھر نماز کی مختلف حالتوں کی حکمت اور جو اثر ان کا ہم پہ ہونا چاہئے، اس کی تفصیل بیان فرماتے ہوئے ایک جگہ ایک موقع پر آپ نے فرمایا کہ: ''یاد رکھو صلوٰۃ میں حال اور قال دونوں کا جمع ہونا ضروری ہے''۔ (یعنی اپنی ایسی کیفیت بھی پیدا ہو، ایسی حالت پیدا ہو جو نماز کی حالت ہونی چاہئے اور دوسرے یہ بھی احساس ہو کہ انسان اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا ہے اس سے باتیں کر رہا ہے) فرمایا کہ ''بعض وقت اعلام تصویری ہوتا ہے''۔ (یعنی تصویری حالت پیدا ہوتی ہے۔ ایسی شکل پیدا ہوتی ہے جس کو تصویری شکل دی جاتی ہے) فرمایا ''ایسی تصویر دکھائی جاتی ہے جس سے دیکھنے والے کو پتا ملتا ہے کہ اس کا منشاء یہ ہے۔ ایسا ہی صلوٰۃ میں منشائے الٰہی کی تصویر ہے''۔ (نمازیں جو ہیں، اس کی جو مختلف حالتیں ہیں اس میں اللہ تعالیٰ انسان سے کیا چاہتا ہے اس کا ایک تصویری نمونہ قائم کیا گیا ہے) فرمایا کہ ''نماز میں جیسے زبان سے کچھ پڑھا جاتا ہے ویسے ہی اعضاء وجوارح کی حرکات سے کچھ دکھایا بھی جاتا ہے''۔ (نماز میں جو ہم منہ سے پڑھتے ہیں، ہماری جو حرکتیں ہیں ان کا اظہار بھی ان الفاظ کے ساتھ ہونا چاہئے) فرمایا ''جب انسان کھڑا ہوتا ہے اور تحمید و تسبیح کرتا ہے اس کا نام قیام رکھا۔ اب ہر ایک شخص جانتا ہے کہ حمد و ثنا کے مناسب حال قیام ہی ہے''۔ (جب انسان کھڑا ہو، تسبیح و تحمید کر رہا ہو، اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کر رہا ہو تو کھڑا ہو کے کرتا ہے) فرمایا کہ دیکھو ''بادشاہوں کے سامنے جب قصائد سنائے جاتے ہیں تو آخر کھڑے ہو کر ہی پیش کرتے ہیں۔ تو اِدھر ظاہری طور پر قیام رکھا ہے اور اُدھر زبان سے حمد و ثنا بھی رکھی ہے۔ مطلب اس کا یہی ہے کہ روحانی طور پر بھی اللہ تعالیٰ کے حضور کھڑا ہو''۔ (جب سامنے کھڑا ہو اور سورۃ فاتحہ پڑھ رہا ہو اور حمد و ثنا کر رہا ہو تو روحانی طور پر بھی یہ قیام نظر آنا چاہئے، دل پہ اثر ہونا چاہئے) فرمایا کہ ''حمد ایک بات پر قائم ہو کر کی جاتی ہے۔ جو شخص مُصدّق ہو کر کسی کی تعریف کرتا ہے تو وہ ایک رائے پر قائم ہو جاتا ہے''۔ (جھوٹی تعریفیں تو نہیں ہوتیں جب کسی کی تعریف کی جاتی ہے۔ اگر حقیقی سچا انسان ہے تو کسی کی تصدیق کر کے ہی تعریف کرتا ہے) فرمایا کہ ''اس اَلۡحَمۡدُلِلّٰہ کہنے والے کے واسطے یہ ضروری ہوا کہ وہ سچے طور پر اَلۡحَمۡدُلِلّٰہ اسی وقت کہہ سکتا ہے کہ پورے طور پر اس کو یقین ہو جائے کہ جمیع اقسام محامد کے اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں''۔ (تمام قسم کی جو تعریفیں ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں۔) ''جب یہ بات دل میں انشراح کے ساتھ پیدا ہو گئی تو یہ روحانی قیام ہے''۔ (جب دل میں یہ بات پیدا ہو جائے گی کہ سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں۔ وہی سب تعریفوں کے قابل ہے اور اسی کی تعریف کرنی چاہئے اور اس کے علاوہ کوئی اور دوسرا نہیں جس کی تعریف کی جائے تو یہ صرف ہاتھ باندھ کر کھڑا ہونا، قیام نہیں بلکہ یہ روحانی قیام ہو جائے گا۔ پھر) ''کیونکہ دل اس پر قائم ہو جاتا ہے اور پھر سمجھا جاتا ہے کہ وہ کھڑا ہے۔ حال کے موافق کھڑا ہو گیا تا کہ روحانی قیام نصیب ہو''۔ (یہ اس کی حالت ہے جو دلی حالت ہے اس کے مطابق کھڑا ہو گیا) ''پھر رکوع میں سُبۡحَانَ رَبِّیَ الۡعَظِیۡم کہتا ہے۔ قاعدہ کی بات ہے کہ جب کسی کی عظمت مان لیتے ہیں تو اس کے حضور جھکتے ہیں۔ عظمت کا تقاضا ہے کہ اس کے لئے رکوع کرے۔ پس سُبۡحَانَ رَبِّیَ الۡعَظِیۡم زبان سے کہا اور حال سے جھکنا دکھایا''۔ (زبان نے اللہ تعالیٰ کی عظمت کا اظہار کیا، اس کی پاکیزگی بیان کی اور اس کے ساتھ ہی انسان رکوع میں چلا گیا، جھک گیا) ''یہ اس قول کے ساتھ حال دکھایا''۔ (یعنی وہ بات منہ سے نکلی اور ساتھ ہی جب حالت طاری ہو گئی تو وہ جھکنے کی تھی رکوع کی تھی)

''پھر تیسرا قول ہے سُبۡحَانَ رَبِّیَ الۡاَعۡلٰی۔ اعلیٰ اَفۡعَلُ تفضیل ہے''۔ (یعنی فضیلت دینے کی عملی شکل ہے یہ سجدے کی حالت ہے۔ مطلب ہے یہ فضیلت کا اعلیٰ ترین اظہار ہے) ''یہ بالذّات سجدہ کو چاہتا ہے'' (جب اللہ تعالیٰ کی فضیلت بیان کرنے کا، اس کی پاکیزگی بیان کرنے کا اور بڑائی بیان کرنے کا یہ اعلیٰ ترین اظہار ہو تو پھر یہ اس چیز کو چاہتی ہے کہ سجدہ کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور بالکل جھک جایا جائے) ''اس لئے اس کے ساتھ حالی تصویر سجدہ میں گرنا ہے''۔ (اب ظاہری تصویر اس حالت کی یہ ہو گی کہ انسان سجدے میں گر جائے) اس اقرار کے مناسب حال ہیئت فی الفور اختیار کر لی''۔ (یعنی جب اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی اور اس کا اعلیٰ ہونا اور اس کی سب پر فضیلت کا دل سے اقرار کیا تو ساتھ ہی زمین پر سجدہ میں ماتھا ٹکا دیا۔ یہ اس کا اختیار ہے۔ یہ جو حالت ہے اس کا اظہار ہے) فرمایا کہ ''اس قال کے ساتھ تین حال جسمانی ہیں۔ ایک تصویر اس کے آگے پیش کی گئی۔ ہر ایک قسم کا قیام بھی کیا گیا ہے۔ زبان جو جسم کا ٹکڑا ہے اس نے بھی کہا اور وہ شامل ہو گئی۔ تیسری چیز اَور ہے

وہ اگر شامل نہ ہو تو نماز نہیں ہوتی۔ وہ کیا ہے؟ وہ قلب ہے''۔ (دل ہے) ''اس کے لئے ضروری ہے کہ قلب کا قیام ہو۔ اور اللہ تعالیٰ اس پر نظر کر کے دیکھے کہ دَرحقیقت وہ حمد بھی کرتا ہے اور کھڑا بھی ہے اور روح بھی کھڑا ہوا حمد کرتا ہے۔ جسم ہی نہیں بلکہ روح بھی کھڑا ہے''۔ (یعنی کہ دل سے۔ اللہ تعالیٰ تو دل کی حالت جانتا ہے اس کو پتا لگ رہا ہے کہ جسم کے ساتھ روح بھی کھڑی حمد کر رہی ہے یا جھک رہی ہے یا سجدہ کر رہی ہے) ''اور جب سُبۡحَانَ رَبِّیَ الۡعَظِیۡم کہتا ہے تو دیکھے کہ اتنا ہی نہیں کہ صرف عظمت کا اقرار ہی کیا ہے۔ نہیں، بلکہ ساتھ ہی جھکا بھی ہے اور اس کے ساتھ ہی روح بھی جھک گیا ہے۔ پھر تیسری نظر میں خدا کے حضور سجدہ میں گرا ہے۔ اس کی علوّشان کو ملاحظہ میں لا کر اس کے ساتھ ہی دیکھے کہ روح بھی اُلوہیت کے آستانہ پر گری ہوئی ہے'' (روح بھی گر جائے ساتھ ہی۔ یعنی کہ دل بھی اسی طرح سجدے میں چلا جائے) ''غرض یہ حالت جب تک پیدا نہ ہو لے اس وقت تک مطمئن نہ ہو کیونکہ یُقِیۡمُوۡنَ الصَّلٰوۃ کے معنی یہی ہیں۔ اگر یہ سوال ہو کہ یہ حالت پیدا کیونکر ہو،'' (کس طرح پیدا کی جائے) ''تو اس کا جواب اتنا ہی ہے کہ نماز پر مداومت کی جاوے''۔ (باقاعدگی اختیار کرو نمازیں پڑھنے میں) ''اور وساوس اور شبہات سے پریشان نہ ہو''۔ (نماز پڑھتے ہوئے وسوسے بھی آتے ہیں۔ شبہات بھی پیدا ہوتے ہیں۔ ان سے پریشان نہ ہو بلکہ باقاعدگی سے نمازیں پڑھتے چلے جاؤ) ''ابتدائی حالت میں شکوک وشبہات سے ایک جنگ ضرور ہوتی ہے''۔ (شروع شروع میں جو شکوک وشبہات ہیں، وسوسے ہیں ان سے انسان کی ایک جنگ رہتی ہے۔ شیطان حملے کرتا ہے۔ شیطان سے جنگ جاری رہتی ہے) ''اس کا علاج یہی ہے کہ نہ تھکنے والے استقلال اور صبر کے ساتھ لگا رہے اور خدا تعالیٰ سے دعائیں مانگتا رہے۔ آخر وہ حالت پیدا ہو جاتی ہے جس کا (فرمایا کہ) مَیں نے ابھی ذکر کیا ہے''۔ (ملفوظات جلد نمبر 1 صفحہ 433 تا 435۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس مستقل مزاجی شرط ہے۔ اگر انسان میں پیدا ہو جائے تو اللہ تعالیٰ دوڑ کر پھر اپنے بندے کی طرف آتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ کے فضل بھی نازل ہوتے ہیں۔ لیکن اس حقیقت کو بہت سے لوگ سمجھتے نہیں۔ جلد بازی میں خدا تعالیٰ کے در کو چھوڑ دیتے ہیں یا اس کی اہمیت کو نہیں سمجھتے۔ کم اہمیت سمجھتے ہیں اور دنیا کے داروں کی طرف بھی پھر دوڑ لگا دیتے ہیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ''پھر یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ یہ نماز جو اپنی اصلی معنوں میں نماز ہے دعا سے حاصل ہوتی ہے۔ غیر اللہ سے سوال کرنا مومنانہ غیرت کے صریح اور سخت مخالف ہے کیونکہ یہ مرتبہ دعا کا اللہ ہی کے لئے ہے''۔ (ایک دوسرے سے عام واسطہ پڑتا رہتا ہے۔ سوال ہوتے ہیں لیکن ایسے سوال جن کا تعلق صرف خدا تعالیٰ سے ہے خدا تعالیٰ کو چھوڑ کر کسی سے امید رکھنا اور صرف اسی پر انحصار کرنا یہ چیز غلط ہے) فرمایا کہ ''جب تک انسان پورے طور پر حنیف ہو کر اللہ تعالیٰ ہی سے سوال نہ کرے اور اسی سے نہ مانگے، سچ سمجھو کہ حقیقی طور پر وہ سچا مسلمان اور سچا مومن کہلانے کا مستحق نہیں۔ اسلام کی حقیقت ہی یہ ہے کہ اس کی تمام طاقتیں اندرونی ہوں یا بیرونی، سب کی سب اللہ تعالیٰ ہی کے آستانے پر گری ہوئی ہوں۔ جس طرح پر ایک بڑا انجن بہت سی کَلوں کو چلاتا ہے''۔ (بہت سے پُرزوں کو چلاتا ہے) ''پس اسی طور پر جب تک انسان اپنے ہر کام اور ہر حرکت وسکون کو اسی انجن کی طاقت عظمیٰ کے ماتحت نہ کر لیوے وہ کیونکر اللہ تعالیٰ کی اُلوہیت کا قائل ہو سکتا ہے اور اپنے آپ کو اِنِّیۡ وَجَّہۡتُ وَجۡہِیَ لِلَّذِیۡ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ۔ کہتے وقت واقعی حنیف کہہ سکتا ہے؟ جیسے منہ سے کہتا ہے ویسے ہی ادھر کی طرف متوجہ ہو تو لَاریب وہ مُسلم ہے، وہ مومن اور حنیف ہے''۔ (جس طرح منہ سے کہا ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ بھی ہو جائے تو مسلمان بھی ہے، وہ مومن بھی ہے اور وہ حنیف بھی ہے، موحّد بھی ہے) ''لیکن جو شخص اللہ تعالیٰ کے سوا غیر اللہ سے سوال کرتا ہے اور ادھر بھی جھکتا ہے''۔ (یعنی ایک طرف اللہ تعالیٰ کی طرف جھک رہا ہے یا اللہ تعالیٰ کے علاوہ اس طرف جھک رہا ہے یا اللہ کے ساتھ دوسروں کو بھی ملا رہا ہے)، ''وہ یاد رکھے کہ بڑا ہی بدقسمت اور محروم ہے کہ اس پر وہ وقت آ جانے والا ہے کہ وہ زبانی اور نمائشی طور پر اللہ تعالیٰ کی طرف نہ جھک سکے''۔ (یعنی پھر اللہ تعالیٰ اس سے پرے ہٹ جاتا ہے۔ پھر ایک وقت ایسا آتا ہے کہ وہ ظاہری طور پر بھی جھکنے والا نہیں ہوتا) فرمایا کہ ''ترک نماز کی عادت اور کسل کی ایک وجہ یہ بھی ہے۔ کیونکہ جب انسان غیر اللہ کی طرف جھکتا ہے تو روح اور دل کی طاقتیں اس درخت کی طرح (جس کی شاخیں ابتداءً ایک طرف کر دی جاویں اور اس طرف جھک کر پرورش پالیں) اُدھر ہی جھکتا ہے اور خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک سختی اور تشدد اس کے دل میں پیدا ہو کر اسے منجمد اور پتھر بنا دیتا ہے''۔ (درختوں کی شاخیں اگر باندھ کر ایک طرف کر دی جائیں تو ادھر ہی چلتی جاتی ہیں۔ اس لئے اگر انسان بھی پھر بندوں کی طرف جھکتا ہے تو پھر بندوں کی طرف ہی چلا جاتا ہے اور پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھی اس کا دل سخت ہو جاتا ہے) فرمایا کہ ''جیسے وہ شاخیں۔ (جو ایک طرف جھکتی ہیں) پھر دوسری طرف مُڑ نہیں سکتا۔ اسی طرح پر دل اور روح دن بدن خدا تعالیٰ سے دُور ہوتی جاتی ہے۔ پس یہ بڑی خطرناک اور دل کو کپکپا دینے والی بات ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر دوسرے سے سوال کرے۔ اسی لئے نماز کا التزام اور پابندی بڑی ضروری چیز ہے تاکہ اولاً وہ ایک عادت راسخہ کی طرح قائم ہو اور رجوع الی اللہ کا خیال ہو۔ پھر رفتہ رفتہ وہ وقت خود آ جاتا ہے جب کہ انقطاع کُلّی کی حالت میں انسان ایک نور اور ایک لذّت کا وارث ہو جاتا ہے۔ (پہلے تو کوشش کر کے نماز پڑھنی پڑتی ہے اور آہستہ آہستہ جب عادت پڑ جائے، خالص ہو کے جب اللہ تعالیٰ کی طرف جھکتا چلا جائے تو پھر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بن جاتا ہے) فرمایا

کہ ''مَیں اس اَمر کو پھر تاکید سے کہتا ہوں۔ افسوس ہے کہ مجھے وہ لفظ نہیں ملے جس میں غیر اللہ کی طرف رجوع کرنے کی برائیاں بیان کرسکوں۔ لوگوں کے پاس جاکر منت خوشامد کرتے ہیں۔ یہ بات خدا تعالیٰ کی غیرت کو جوش میں لاتی ہے کیونکہ یہ تو لوگوں کی نماز ہے۔ پس وہ اس سے ہٹتا اور اُسے دور پھینک دیتا ہے۔ مَیں موٹے الفاظ میں اس کو بیان کرتا ہوں۔ گو یہ امر اس طرح پر نہیں ہے مگر سمجھ میں خوب آسکتا ہے''۔ (یہ باتیں اس طرح تو نہیں لیکن ایک دنیاوی مثال ہے وہ سمجھانے کے لئے بیان کرتا ہوں) ''کہ جیسے ایک مردِ غیّور کی غیرت تقاضا نہیں کرتی کہ وہ اپنی بیوی کو کسی غیر کے ساتھ تعلق پیدا کرتے ہوئے دیکھ سکے اور جس طرح پر وہ مرد ایسی حالت میں (یہ بھی صورت ہو جاتی ہے کہ) اس نابکار عورت کو واجب القتل سمجھتا''۔ (بعض لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں) ''بلکہ بسا اوقات ایسی وارداتیں ہوجاتی ہیں۔ ایسا ہی جوش اور غیرت اُلوہیت کا ہے''۔ پس فرمایا کہ ''عبودیت اور دعا خاص اسی ذات کے مدّمقابل ہیں''۔ (یعنی کہ عبودیت و دعا صرف اللہ تعالیٰ سے کرنی چاہئے۔ کیونکہ) ''وہ (اللہ تعالیٰ) پسند نہیں کرسکتا کہ کسی اور کو معبود قرار دیا جاوے یا پکارا جاوے۔ پس خوب یاد رکھو اور پھر یاد رکھو کہ غیر اللہ کی طرف جھکنا خدا سے کاٹنا ہے۔ نماز اور توحید کچھ ہی کہو کیونکہ توحید کے عملی اقرار کا نام ہی نماز ہے اس وقت بے برکت اور بے سُود ہوتی ہے جب اس میں نیستی اور تذلّل کی روح اور حنیف دل نہ ہو''۔

(ملفوظات جلد نمبر 1 صفحہ 167-166- ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم بہت روئے۔ بہت نماز پڑھیں لیکن کچھ حاصل نہ ہوا۔ ایسے لوگوں کی بات کی نفی کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ''بعض لوگوں کا یہ خیال کہ اللہ تعالیٰ کے حضور رونے دھونے سے کچھ نہیں ملتا (یہ بات) بالکل غلط اور باطل ہے۔ ایسے لوگ اللہ تعالیٰ کی ہستی اور اس کے صفات قدرت و تصرف پر ایمان نہیں رکھتے۔ اگر ان میں حقیقی ایمان ہوتا تو وہ ایسا کہنے کی جرأت نہ کرتے۔ جب کبھی کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے حضور آیا ہے اور اس نے سچی توبہ کے ساتھ رجوع کیا ہے اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ اس پر اپنا فضل کیا ہے۔ یہ کسی نے بالکل سچ کہا ہے کہ

عاشق کہ شد کہ یار بحالش نظر نہ کرد

اے خواجہ درد نیست وگرنہ طبیب ہست''

(یعنی وہ عاشق ہی کیا کہ محبوب جس کی طرف نظر ہی نہ کرے۔ اے صاحب! درد ہی نہیں ہے وگرنہ طبیب تو موجود ہے۔ یہ غلط ہے کہ تمہیں درد ہے) ''خدا تعالیٰ تو چاہتا ہے کہ تم اس کے حضور پاک دل لے کر آجاؤ۔ صرف شرط اتنی ہے کہ اس کے مناسب حال اپنے آپ کو بناؤ''۔ (یہ بہت بڑی بات ہے کہ اس کے مناسب حال اپنے آپ کو بناؤ۔ جس طرح اس نے کہا ہے اس طرح چلو) ''اور وہ سچّی تبدیلی جو خدا تعالیٰ کے حضور جانے کے قابل بنا دیتی ہے اپنے اندر کر کے دکھاؤ۔ مَیں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ میں عجیب دَر عجیب قدرتیں ہیں اور اس میں لاانتہا فضل و برکات ہیں مگر ان کے دیکھنے اور پانے کے لئے محبّت کی آنکھ پیدا کرو''۔ (اللہ تعالیٰ سے سچی محبّت پیدا کرو) فرمایا کہ ''اگر سچی محبّت ہو تو خدا تعالیٰ بہت دعائیں سنتا ہے اور تائیدیں کرتا ہے''۔

(ملفوظات جلد نمبر 1 صفحہ 353-352- ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس اپنی حالت ہمیں ایسی بنانے کی ضرورت ہے کہ خدا تعالیٰ ہماری سنے۔ جو یہ اعتراض کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سنتا نہیں ان میں سے اکثریت تو نمازیں بھی پانچ وقت پوری نہیں پڑھتی۔ صرف نماز کا خیال اس وقت آتا ہے جب کوئی دنیاوی مشکل ہو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مَیں ضرور سنوں گا لیکن تم میرے حکموں پر چلو۔ اور ہر ایک اپنا جائزہ لے لے کہ کیا وہ خدا تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرتا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ سے شکوہ ہے تو پہلے اس بات کا جواب دے کہ کتنے ہیں جو (حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک جگہ جو لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے قرآنِ کریم میں سات سو حکم ہیں کہ) ان سات سو حکموں پر عمل کرتے ہیں۔ اگر یہی مقابلہ کرنا ہے تو پھر وہاں بھی مقابلہ آ گیا۔ یہ تو خدا تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس کے باوجود اپنے بندوں پر رحم کرتے ہوئے ان سے صرفِ نظر کرتا ہے۔ ان کی بہت ساری باتوں سے ان کی بعض دعاؤں کو سن بھی لیتا ہے۔ کئی لوگ ہیں جو شاید نمازیں باقاعدہ بھی نہیں پڑھنے والے لیکن ان کی بعض دعائیں سنی گئیں تو یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے بلکہ اللہ تعالیٰ تو دعاؤں کے بغیر ہی اپنی دوسری صفات کے تحت ان کی ضروریات پوری کر دیتا ہے۔ پس شکوہ کرنے کا تو کوئی مقام ہی نہیں ہے۔ پس ہمیں اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلنے کی کوشش کرنی چاہئے اور اس کے مطابق اپنی عبادتوں اور نمازوں اور دوسرے فرائض کو ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ''جب تک انسان کامل طور پر توحید پر کاربند نہیں ہوتا اس میں اسلام کی محبّت اور عظمت قائم نہیں ہوتی''۔ فرمایا کہ ''نماز کی لذّت اور سرور اسے حاصل نہیں ہوسکتا۔ مدار اسی بات پر ہے کہ جب تک بُرے ارادے، ناپاک اور گندے منصوبے بھسم نہ ہوں اَنانیت اور شیخی دُور ہوکر نیستی اور فروتنی نہ آئے خدا کا سچا بندہ نہیں کہلا سکتا''۔ فرمایا کہ ''عبودیت کاملہ کے سکھانے کے لئے بہترین معلّم اور افضل ترین ذریعہ نماز ہی ہے''۔ اگر صحیح کامل عبودیت حاصل کرنی ہے تو اس کے لئے بہترین سکھانے والی چیز جو ہے، معلّم جو ہے وہ نماز ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ''مَیں پھر تمہیں بتلاتا ہوں کہ اگر خدا تعالیٰ سے سچا تعلّق، حقیقی ارتباط قائم کرنا چاہتے ہو تو نماز پر کاربند ہو جاؤ اور ایسے کاربند بنو کہ تمہارا جسم، نہ تمہاری زبان بلکہ تمہاری روح کے ارادے اور جذبے سب کے سب ہمہ تن نماز ہو جائیں''۔

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 170- ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

اللہ تعالیٰ ہمیں یہ توفیق عطا فرمائے کہ ہم اپنی نمازوں کی اس طرح حفاظت کرنے والے ہوں کہ ہماری روح اور ہمارے جذبے نماز کا حق ادا کرنے والے بن جائیں، آمین۔

(الفضل انٹرنیشنل لندن 06 مئی 2016ء)

تعارف کتب

مرتّبہ: صادق محمد طاہر

ذوقِ عبادت
اور
آداب دعا

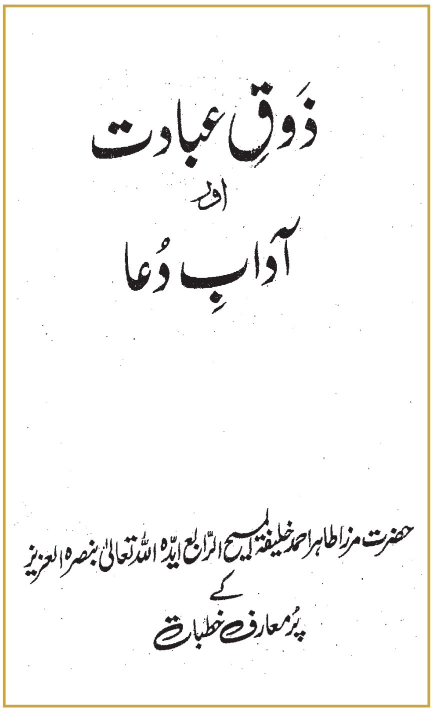

ہے پرے سرحد ادراک سے اپنا مسجود
قبلے کو اہلِ نظر قبلہ نما کہتے ہیں

زیرِنظر کتاب دراصل سیّدنا حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے 24 خطبات کا مجموعہ ہے جو آپ نے 30 نومبر 1990ء تا 02 اگست 1991ء ارشاد فرمائے۔ ان میں کچھ وقفہ بھی آیا لیکن زیادہ تر خطبات تسلسل کے ساتھ حضورؒ نے ارشاد فرمائے اور بعد میں ان خطبات کو نظارت اشاعت نے مندرجہ بالا عنوان کے تحت کتابی صورت میں شائع کیا۔

ان خطبات کا مقصد حضورؒ نے ان الفاظ میں بیان فرمایا: ”بہت سے دوست مختلف ممالک سے جو خطوط لکھتے ہیں۔ ان میں بارہا اس سوال کا اعادہ کیا جاتا ہے یعنی تکرار سے بار بار مختلف دوستوں کی طرف سے یہ پوچھا جاتا ہے کہ عبادت میں مزا پیدا کرنے کی کیا ترکیب ہے؟ بعض لوگ علمی پیاس بجھانے کی خاطر بغیر کسی ہیجان کے لکھتے ہیں اور بعض معلوم ہوتا ہے شدید اعصابی دباؤ کا شکار ہیں۔ بہت کوشش کرتے ہیں، بہت زور مارتے ہیں لیکن عبادت کا مزہ نہیں آتا۔ بعض ایسے بھی ہوتے ہیں جو عبادت کے بیرونی دروازے تک پہنچے ہوئے ہوتے ہیں اور عبادت کو چھوڑ کر جانے کا قصد کر چکے ہوتے ہیں اور وہ گویا مجھے آخری تنبیہ کر رہے ہوتے ہیں کہ ابھی بھی ہمیں سمجھا لو اور بچا لو ورنہ پھر اگر ہم نے عبادت سے منہ موڑ لیا تو ہم ذمہ دار نہیں ہوں گے۔ مختلف دوستوں کو مَیں مختصراً جواب دیتا ہوں لیکن یہ مضمون اتنا اہم ہے کہ باوجود اس کے کہ اس سے پہلے بھی اس پر روشنی ڈال چکا ہوں مگر مَیں سمجھتا ہوں کہ مختلف پہلوؤں سے، مختلف زاویوں سے بار بار اس مضمون کو جماعت کے سامنے کھولنا چاہیے“۔

(خطبہ جمعہ 30 نومبر 1990ء صفحہ 1)

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے سورۃ الفاتحہ کے ہر رکعت میں پڑھنے کی حکمت کو مثالوں سے واضح فرمایا:
اسی طرح قبلہ کی طرف منہ کرنا عرفان حاصل کرنے کا ایک ذریعہ قرار دیا اور فرمایا ”عرفان جتنا جتنا بڑھتا چلا جاتا ہے اتنا اتنا نماز میں لذّت پیدا ہوتی چلی جاتی ہے“۔

(ذوق عبادت اور آداب دعا صفحہ 15)

سورۃ بنی اسرائیل کی آیات 45 تا 47 کی روشنی میں کائنات میں ہر چیز کے خدا کی تسبیح کرنے کو مختلف مثالوں اور روزمرہ مشاہدات کے حوالہ سے ایسے پیارے انداز میں بیان فرمایا کہ دل خدا کی حمد سے بھر جاتا ہے اور بے اختیار اس کی درگاہ میں جھکنے کو بے قرار ہوجاتا ہے۔

چنانچہ حضورؒ نے مختلف جانوروں کی فلموں کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ ”جس طرح ایک مصور کے شاہکار کو دیکھ کر ذہن وہیں نہیں اٹکا رہتا بلکہ مصور کی طرف منتقل ہوتا ہے اور اس کی تعریف کی طرف دل مائل ہوتا ہے بعینہٖ یہی نتیجہ کائنات پر غور کرکے نکلنا چاہیے تھا“۔

(ذوق عبادت اور آداب دعا صفحہ 22)

نیز فرمایا: ”ایک حیرت انگیز خلاّق عظیم ہے جس نے باقاعدہ ایک نظام کے تابع یہ حیرت انگیز کائنات پیدا فرمائی ہے“۔ (ذوق عبادت اور آداب دعا صفحہ 24)

حضور نے جگنو کی مثال دی۔ اس کی روشنی اور رابطہ کا طریق، مختلف جانوروں کی تسبیح اور ان کے آپس میں رابطہ کا طریق، سمندر میں مچھلیوں کی مثال، حضرت سلیمان علیہ السلام کو پرندوں کی زبانیں سمجھانے جیسے اہم مضامین کو بہت ہی لطیف پیرایہ میں بیان فرمایا ہے۔

اور سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاد کہ ”نماز کے الفاظ وہی ہیں لیکن کیفیتیں الگ الگ ہیں“ میں کیفیت کا لفظ اختیار کرنے کی حکمت بھی بیان فرمائی اور فرمایا کہ ”حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیفیت کا لفظ رکھ کر تمام مضامین کو مجتمع کر دیا۔ کیفیت اس آخری احساس کا نام ہے جو مختلف چیزوں سے پیدا ہوتا ہے“۔

اسی طرح حضورؒ نے حواسِ خمسہ کے ذریعہ بھی ذکر کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا: ”حواس خمسہ وہ کھڑکیاں، وہ دروازے ہیں جہاں تک روشنی پہنچ سکتی ہے مگر دروازے اور کھڑکیاں اُچھل اُچھل کر روشنیوں تک نہیں پہنچ سکتے، روشنی ان تک پہنچتی ہے“۔

(ذوق عبادت اور آداب دعا صفحہ 50)

باقی صفحہ 18 پر

اندھیری راتوں کو دنوں میں بدلنے والی

رسول اللہ ﷺ کی عبادات

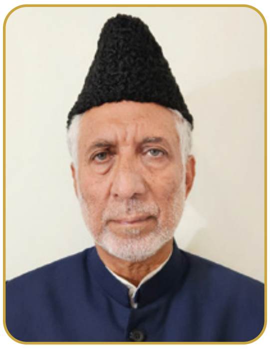

مکرم عبدالسمیع خان صاحب، استاذ جامعہ احمدیہ کینیڈا

حدیث قدسی ہے کہ خداتعالیٰ ایک مخفی خزانہ تھا، اس نے چاہا کہ وہ پہچانا جائے۔ خداتعالیٰ کی پہچان کا یہ عمل اسلامی اصطلاح میں عبودیت کہلاتا ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ آدم خاکی کامل تذلّل اور خضوع کے ساتھ اپنے ربّ کے قدموں میں بچھ جائے اور صرف اور صرف اسی کے نقش قبول کرے اور انہیں دنیا پر ظاہر کرے۔

الوہیت اور عبودیت کے اس درمیانی رشتے کا نام عبادت ہے۔ عبادت وہ سانچہ ہے جس کے ذریعے سے انسان اپنے ربّ کے رنگوں میں ڈھلتا ہے۔ عبادت تہذیب نفس کا وہ راستہ ہے جس پر چل کر سالک راہ اپنی تمام لذّات ومرادات کو خداتعالیٰ کی مرضی کے مطابق بناکر ایک آئینہ کی صورت اختیار کرلیتا ہے جس سے صفاتِ الٰہیہ کا انعکاس ہوتا ہے۔

عبادت ایک ایسا لطیف اور پاکیزہ جذبہ ہے جو محبّت اور خوف کے امتزاج سے انسانی دل کی گہرائیوں میں جنم لیتا ہے۔ دماغ کی لہروں پر سفر کرتا ہے، زبان پر جاری ہوتا ہے، ہونٹوں پر تیرتا ہے، آنکھوں سے چھلکتا ہے اور تمام جوارح کو ہمہ وقت متحرک کرکے اپنے ربّ کے حضور جھکا دیتا ہے۔ عبادت کے اعلیٰ ترین معیار کے ساتھ عبودیت کی یہ بلندترین چوٹی حضرت اقدس محمد مصطفی ﷺ نے سر کی اور خداتعالیٰ نے صرف آپ کو عبداللہ کے لقب سے یاد فرمایا[1]۔ یہی عبودیت جب اپنی تمام کمالیت کے ساتھ حضرت اقدس محمد مصطفی ﷺ کی ذات میں جلوہ گر ہوئی تو کائنات کا سب سے حیرت انگیز انقلاب وقوع پذیر ہوا۔

صحرائے عرب کی تاریک رات میں ہو کا عالم طاری ہے اور خانہ کعبہ کے پڑوسی اور وادیٔ بطحا کے مکین رنگ رَلیاں مناکر خوابِ غفلت میں پڑے ہیں مگر مکّہ سے کئی میل دور ایک پہاڑی غار میں ایک معصوم اور عابد وزاہد عربی نوجوان عبادت میں مصروف ہے[2]۔ عشق الٰہی کی آتش سوزاں نے اس کے قلب وجگر میں ایک آگ لگا رکھی ہے یہاں تک کہ وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى[3]۔ وہ اپنے رب کی تلاش میں سرگرداں ہونے کی انتہائی حالت کو پہنچ گیا۔ چنانچہ خدائے ذوالعرش ابدی زندگی کا پانی لے کر اس دریتیم کی طرف لپکا اور جبریل امین کی تجلی سے قلب محمد ﷺ کے اندر زیتون صفت چراغ (جو پہلے ہی جل اٹھنے کو تیار تھا) بھڑک اٹھتا ہے اور نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ بن کر ساری کائنات کو یہ مژدہ جاں فزا سناتا ہے کہ اب اس کائنات پر کبھی اندھیروں کی حکمرانی نہیں ہوگی۔ كِتَابٌ أَنْزَلْنَاهُ إِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ۔ (سورۃ ابراہیم:2)

آپ کی پُرسوز عبادات اور اندھیری راتوں کی دعاؤں نے اپنے خالق کی تلاش کا مرحلہ کامیابی کے ساتھ طے کرلیا ہے۔ اپنے رب کی تلاش میں اس مقدس سالک کا سفر ختم ہوا تو اس ذاتِ بےکراں کے اندر سفر کا لامتناہی سلسلہ شروع ہوا ہے جس کے پہلے قدم پر آپ نے عبادت کو نئے معانی پہنائے ہیں کہ ہر وہ کام جو رضائے مولیٰ کی خاطر کیا جائے وہ عبادت ہے۔ جب کوئی شخص اپنے اہل وعیال پر نیک نیتی سے خرچ کرتا ہے تو وہ بھی نیکی اور صدقہ ہے[4]۔ گویا کسی کو عبادت کی خاطر اوقات وقف کرنے اور غاروں میں جانے کی ضرورت نہیں۔ عبادت کی مہک زندگی کے ہر عمل سے آسکتی ہے، بس اپنی ہر حرکت وسکون کو اپنے مولیٰ کے نام منسوب کر دیں۔ حضرت عائشہ کے بقول يَذْكُرُ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ أَحْيَانِهِ[5]۔ آپ ہر وقت خدا ہی کا ذکر کرتے رہتے ہیں اور ذکر الٰہی سے آپ کی زبان تَر رہتی ہے۔ اس کی رضا سے آغاز کرتے ہیں اور اس کی خوشی سے انجام کرتے ہیں۔ جذبۂ عشق وخودسپردگی ان بےقرار دعاؤں سے ظاہر ہوتا ہے جو نہایت جامع، فصیح وبلیغ اور دل کو موہ لینے والی ہیں اور گہری حکمتوں اور فلسفے کی رازداں ہیں۔

آپ کو ہر انقلاب میں، رات اور دن کی تبدیلی میں، سورج اور چاند کے گرہن میں اور بہار وخزاں کی آمد میں، ہر تبدیلی میں خدا کی شان نظر آتی۔ اپنے ربّ کا خیال آپ کے دل ودماغ پر اس طرح مستولی رہتا کہ اس سے پل بھر کی جدائی موت معلوم ہوتی۔ کوئی بھی معاملہ ہو اس میں خداتعالیٰ کا ذکر ضرور کرتے ہیں۔ اٹھتے بیٹھتے، سوتے جاگتے، کھاتے پیتے غرضیکہ ہر موقع پر خدا کا نام ضرور لیتے ہیں۔ صبح سے شام تک اور شام سے صبح تک انسان ہزار ہا کیفیات سے گزرتا ہے مگر کوئی ایک بھی کیفیت نہیں جس کے ظاہر ہونے پر رسول اللہ ﷺ نے کوئی دعا نہ کی ہو اور اپنے غلاموں کو نہ سکھائی ہو۔ آپ خدانمائی کا سب سے مصفّٰی اور وسیع آئینہ ہیں جن میں غیروں کو بھی خدا ہی نظر آتا ہے جس کی گواہی آپؐ کے اشدترین مخالف

1- سورہ الجن:20

2- صحیح بخاری باب بدء الوحی حدیث نمبر 3

3- الضحیٰ:8

4- بخاری کتاب الایمان باب ان الاعمال بالنیۃ والحسبۃ حدیث نمبر 54

5- صحیح بخاری کتاب الحیض باب تقضی الحائض المناسک…

معاصرین عَشِقَ محمدٌ ربَّہ کہہ کر دیتے[6]۔ ڈاکٹر سپرنگر جیسا متعصب عیسائی بھی یہ لکھنے پر مجبور ہوگیا۔

اس نبیٔ عربی کے خیال میں ہمیشہ خدا کا تصوّر غالب رہتا تھا۔ اس کو نکلتے ہوئے آفتاب اور برستے ہوئے پانی اور اگتی ہوئی روئیدگی میں خدا ہی کا دستِ قدرت نظر آتا تھا۔ رعد اور طیور کے نغمۂ الٰہی میں خدا ہی کی آواز سنائی دیتی تھی اور سنسان جنگلوں اور پرانے شہروں کے کھنڈروں میں خدا ہی کے قہر کے آثار دکھائی دیتے تھے[7]۔

محبوب ازلی کا قرب اور محبّت کی تپتی ہوئی لہریں آپ کے سینہ و دل میں اور بھی ہیجان پیدا کرتی ہیں۔ دلِ محبوب کے قدموں میں جھک کر آنسوؤں کی صورت بہنے کی تمنا کرتا ہے تو ربّ کریم آپ کو آسمانوں کی سیر کراتا ہے۔ اپنا دیدار عطا کرتا اور واپسی پر 5 نمازوں کا تحفہ عنایت کرتا ہے۔ اور فرماتا ہے کہ ان کا اجر 50 کے برابر ہے[8]۔

نماز مسلمانوں کے لئے فرض مگر محمد عربی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے لئے شب معراج کی یہ یادگار آنکھوں کی ٹھنڈک اور روح کی غذا ہے[9]۔ مگر آپ کا دل فرائض سے آگے بڑھ کر نوافل کے ذریعے اپنے رب کا پیار ڈھونڈتا ہے۔ پنجوقتہ نماز کے علاوہ آپ روزانہ کم از کم 39 رکعتیں سنّت اور نوافل ادا کرتے ہیں[10]۔ چاشت اور تحیۃ المسجد کی رکعات اس کے علاوہ ہیں۔

آپؐ نے زندگی کی ہر کیفیت کو عبادت کے ساتھ باندھ دیا ہے۔ خوشی کی خبر سنتے ہیں تو سجدہ شکر بجالاتے ہیں اور اجتماعی مسرت کا دن آئے تو نماز عید ادا کرتے ہیں۔ کسی کی وفات کی خبر ملے تو نماز جنازہ پڑھتے ہیں۔ سفر سے واپس لَوٹیں تو پہلے مسجد میں دو رکعات ادا کرتے ہیں[11]۔

قحط سالی کا خدشہ ہے تو نماز استسقاء کے لئے کھلے میدانوں کا رخ کرتے ہیں۔ لمبی قرأت کرتے ہیں اس نماز میں ہر رکعت میں ایک کی بجائے 2 رکوع کرتے ہیں۔ کوئی خاص ضرورت پیش آئے تو نماز حاجت کے لئے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ کسی معاملے میں اپنے ربّ سے استصواب کرانا ہو تو نمازِ استخارہ کے لئے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ آسمان پر کوئی نشان ظاہر ہو تو کسوف و خسوف کی اتنی لمبی اور درد بھری نماز ادا کرتے ہیں کہ عام انسان کی برداشت جواب دینے لگتی ہے[12]۔ کوئی بھی مشکل درپیش ہو تو نماز کی نیت کر لیتے ہیں[13]۔ کوئی فوت ہو جائے تو نماز جنازہ کی دعا کے ساتھ اسے رخصت کرتے ہیں بعض روایات کے مطابق 70 شہدائے احد کے جنازے الگ الگ پڑھائے۔ وفات سے کچھ دن قبل بھی ان کی قبروں پر تشریف لے گئے اور پھر جنازہ پڑھایا یا لمبی دعا کی اور اس کے بعد ایک پرسوز خطبہ دیا[14]۔

ایک دفعہ تازہ قبر دیکھی تو پوچھا یہ کس کی ہے۔ صحابہ نے عرض کیا یہ فلاں عورت کی ہے جو فلاں قبیلہ کی خادمہ تھی۔ یہ آج دوپہر کو فوت ہوگئی تھی جبکہ آپ آرام فرما رہے تھے اس لئے ہم نے آپ کو جگانا پسند نہ کیا۔ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اس کا جنازہ پڑھایا اور فرمایا جب تم میں سے کوئی میری موجودگی میں فوت ہو جائے تو مجھے ضرور اطلاع دیا کرو کیونکہ میری دعا اس کے لئے رحمت ہے[15]۔ ان تمام امور میں سے کوئی بھی نہ ہو تو محض اپنے رب کی حمد و ثناء کی خاطر نوافل ادا کرتے ہیں اور چلتے پھرتے ذکرِ الٰہی کرتے ہیں۔

یہ معمولات تو زیادہ تر دن کے اوقات سے تعلق رکھتے ہیں شب بیداریاں اور سحر خیزیاں اس پر مستزاد ہیں۔ تمام دن کی بے پناہ مصروفیات، تعلیم و تربیت اور دعوت الی اللہ کے تھکا دینے والے فرائض اور غیروں کے طعن و تشنیع کے جگر پاش نشتر اور عائلی زندگی کے بوجھ آپ کے وجود کو ماندہ نہیں کر سکتے۔ آپ کی روح عبادت کے لئے پگھلتی اور آنکھ آنسو بہاتی اور سینہ میں آگ پیدا کر دیتی ہے اور آپکو تنہائی کا ذوق اٹھانے کے لئے اندھیری کوٹھڑیوں اور سنسان جنگلوں میں لے جاتی ہے۔ اور آپ کو بے تاب اور دیوانہ اور از خود رفتہ بنا دیتی ہے۔ حضرت عبداللہ بن رواحہؓ اس کا ذکر اشعار میں یوں کرتے ہیں۔

وَفِينَا رَسُولُ اللّٰهِ يَتْلُو كِتَابَهُ
إِذَا انْشَقَّ مَعْرُوفٌ مِنَ الفَجْرِ سَاطِعُ
أَرَانَا الهُدَي بَعْدَ العَمَى فَقُلُوبُنَا
بِهِ مُوقِنَاتٌ أَنَّ مَا قَالَ وَاقِعُ
يَبِيتُ يُجَافِي جَنْبَهُ عَنْ فِرَاشِهِ
إِذَا اسْتَثْقَلَتْ بِالْمُشْرِكِينَ المَضَاجِعُ[16]

یعنی ہم میں اللہ کا رسول موجود ہے جو ہمیں ایسے وقت میں کتاب اللہ پڑھ کر سناتا ہے جب صبح کو پَو پھٹتی ہے۔ اس نے ہمیں راہِ راست دکھائی جبکہ ہم اندھے ہو چکے تھے جس سے ہمارے دل اس یقین سے پُر ہیں کہ اس کا ہر قول پورا ہو کر رہے گا۔ آپ رات اس طرح بسر کرتے ہیں کہ بستر پر آرام کی کروٹ نہیں لیتے اور اس وقت مشرکوں کے بستر خوابِ غفلت سے بوجھل ہوتے ہیں۔

یہ محض شاعرانہ کلام نہیں سچائی کا اظہار ہے۔

سنو! رات کے سناٹے میں اٹھنے والی یہ کربناک آواز اسی کشتۂ تیغِ محبّت کی ہے۔ ذرا قریب ہو کر تو دیکھو آپ سجدہ میں پڑے ہیں۔ سینہ ہنڈیا کی طرح ابل رہا ہے اور بار بار فرماتے ہیں سبحانك و بحمدك لااله الا انت[17]۔ اشکوں کا ایک سیلاب ہے جو آنکھوں سے بہہ رہا ہے۔ آپ کا دل تو ازل سے پاک ہے، یہ آنسو تو اس لاثانی انقلاب کا غازہ اور سرمایہ ہیں جو صدیوں کے مردوں کو زندہ کر رہا ہے اور آنکھوں کے اندھوں کو بینائی بخش رہا ہے اور گونگوں کی زبانوں پر الٰہی معارف جاری کر رہا ہے۔

اس سجدہ ریز وجود کے دائیں طرف جو سایہ نظر آرہا ہے یہ ام المومنین حضرت عائشہؓ ہیں جو رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو بستر پر نہ پا کر گھر سے نکلی ہیں اور سوچ رہی ہیں کہ مَیں کس خیال میں تھی اور رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کس حال میں ہیں۔

ایک اور موقع پر آپ قبرستان میں دعاؤں میں مشغول ہیں۔ حضرت عائشہ تلاش کرتے ہوئے وہاں پہنچتی ہیں تو فرمایا میں اہل بقیع کی بخشش کی دعا کے لئے آیا ہوں[18]۔

حضرت عائشہؓ سوچتی ہیں کہ آپ کی تو ہر بات ہی عجیب ہے۔ ان کی نظروں میں وہ واقعہ لہرا گیا ہے جب

6- المنقذ من الضلال صفحہ 51۔ امام غزالی۔ لاہور 1971ء
7- بحوالہ ''برگزیدہ رسول غیروں میں مقبول'' صفحہ 29
8- بخاری کتاب الصلوٰۃ باب کیف فرضت الصلوٰۃ حدیث نمبر 336
9- سنن النسائی کتاب عشرۃ النساء باب حب النساء
10- بحوالہ سیرۃ النبی شبلی نعمانی جلد دوم صفحہ 253
11- صحیح بخاری کتاب المغازی باب حدیث کعب حدیث نمبر 4066
12- صحیح بخاری کتاب الجمعہ باب صلوٰۃ النساء مع الرجال حدیث نمبر 994
13- سنن ابی داؤد کتاب الصلوٰۃ باب وقت قیام النبی من اللیل حدیث نمبر 1124
14- صحیح بخاری کتاب المغازی باب احد یحبنا حدیث نمبر 4085
15- سنن نسائی کتاب الجنائز باب الصلوٰۃ علی القبر حدیث نمبر 1995
16- (صحیح بخاری کتاب التہجد باب فضل من تعار من اللیل حدیث نمبر 1155)
17- سنن نسائی کتاب عشرۃ النساء باب الغیرہ حدیث نمبر 8859
18- سنن نسائی کتاب عشرۃ النساء باب الغیرہ حدیث نمبر 8861

رسول اللہ ﷺ نے ان کے بستر میں داخل ہوتے ہوئے فرمایا تھا کہ اے عائشہ! کیا آپ مجھے اس بات کی اجازت دیں گی کہ میں یہ رات اپنے رب کی عبادت میں گزار دوں۔ حضرت عائشہؓ عرض کرتی ہیں یا رسول اللہ مجھے تو آپ کا قرب پسند ہے اور آپ کی خوشنودی مقصود ہے مَیں آپ کو خوشی سے اجازت دیتی ہوں۔ آپ اٹھے، وضو کیا اور نماز پڑھنے لگے۔ قرآن کے کچھ حصہ کی تلاوت فرمائی اور پھر رونے لگے۔ یہاں تک کہ آپ کے آنسو دونوں رخساروں تک بہہ آئے۔ پھر آپ بیٹھ گئے اور خدا کی حمد و توصیف کرتے ہوئے پھر رونے لگے یہاں تک کہ رات ڈوب گئی۔ صبح نماز کے وقت حضرت بلالؓ رسول اللہ ﷺ کو جگانے کے لئے آئے تو آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ! کیا آپ کے متعلق اللہ نے یہ خوشخبری نہیں دی کہ:

غفر اللہ لک ماتقدم من ذنبک وما تاخر کیا اللہ نے آپ کے اگلے پچھلے سارے گناہ معاف نہیں کر دیئے فرمایا کیا میں خدا تعالیٰ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں؟[19]۔

آپ جس قدر خدا تعالیٰ کی بندگی بجالاتے ہیں اتنی ہی آتش شوق اور تیز ہوتی ہے اور شرمندۂ احسان ہوتے ہیں کہ الٰہی! اس قدر توفیق تیرے فضل سے ملتی ہے۔ آپ کی عبادت ایک دور تسلسل کا رنگ رکھتی ہے۔ کچھ وقت عبادت میں گزارتے ہیں تو خیال کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہے کہ اس نے اس کام کی توفیق دی اس احسان کا شکر بجالانا ضروری ہے۔ اس جذبۂ شکر سے بے اختیار ہو کر اور عبادت کرتے اور پھر اسے بھی احسان سمجھتے ہیں کہ اس نے شکر بجالانے کی توفیق دی۔ پھر اور بھی شوق کی جلوہ نمائی ہوتی ہے اور اپنے رب کی عبادت میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ کیا عشق ہے کیا محبّت ہے۔ خدا تعالیٰ کی یاد میں کھڑے ہوتے ہیں تو اپنے تن بدن کا ہوش نہیں رہتا۔ خون کا دوران نیچے کی طرف شروع ہو جاتا ہے اور آپ کے پاؤں متورم ہو جاتے ہیں[20]۔ مگر محبّت اس طرف خیال ہی نہیں جانے دیتی۔ عبداللہ بن مسعودؓ جیسے مضبوط جوان صحابہ عشق سے بے تاب ہو کر رسول اللہ کے ساتھ کھڑے ہونے کی کوشش کرتے ہیں مگر یہ عالی منزل تو صرف اور صرف محمد رسول اللہ ﷺ کے لئے ہے کوئی دوسرا اس کی گرد اور پاسنگ کو بھی نہیں پہنچ سکتا[21]۔ اس مقام سے تو آپ اس وقت بھی دست بردار نہ ہوئے تھے جب مکہ کی تمام شیطانی قوتیں اپنے پورے جبر و تشدد کے ساتھ آپ کو عبادت سے ہٹانے پر تل گئی تھیں۔ آپ کے سر پر خاک ڈالی گئی۔ آپ کی راہوں میں کانٹے بچھائے گئے۔ سجدہ کرتے ہوئے آپ کی پشت پر اونٹ کی اوجھڑی پھینکی گئی[22]۔ صحن کعبہ میں آپ کی گردن میں کپڑا ڈال کر گھونٹا گیا[23]۔ ابوجہل نے مسجد حرام میں عبادت کرنے پر آپ کو کئی دفعہ دھمکیاں دیں[24]۔ مگر آپ عبادت الٰہی سے باز نہ آئے تو آپ پر مسجد حرام کے دروازے بند کر دیئے گئے۔ لیکن خدا تعالیٰ نے ساری زمین آپ کے لئے مسجد بنا دی[25]۔

آپ نے عبادت کا جھنڈا ہر حال میں سربلند رکھا۔ عبادت کے اس بلند پرچم کو سرنگوں کرنے کے لئے اہل مکہ نے پے در پے مدینہ پر چڑھائی کی مگر میدان وغا کی گھمبیر اور خون آشام گھڑیوں میں بھی محمد مصطفی ﷺ کی آخری فتح اس پرچم کو بلند کرنا تھا۔ شام احد کو تو دیکھو تمام دن کتنے ہی ہولناک طوفان محمد مصطفی ﷺ اور آپ کے ساتھیوں کے سروں پر سے گزرتے رہتے ہیں۔ زندگی اور موت کے درمیان گھمسان کے رَن میں جسم لہولہان ہو گئے ہیں۔ اور نماز کو کبھی اپنے قیام کے لئے ایسی سخت آزمائش پیش نہیں آئی جیسی آج پیش آئی ہے۔ تمام دن کی شدید محنت اور مشقت اور جانکاہی کے سبب جسم تھکاوٹ کے غلبہ سے مٹی ہوئے جاتے ہیں۔ کاری زخموں نے الگ آفت ڈھا رکھی ہے۔ بوٹی بوٹی اذیت میں مبتلا ہے۔ رسول اللہ کے دندانِ مبارک شہید ہو چکے ہیں چہرہ زخموں سے چور ہے۔ زانوؤں کی کھال چھلی ہوئی ہے مگر شام ہوتی ہے تو محمد مصطفی ﷺ آہستہ آہستہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتے ہوئے مسجد نبوی میں آ رہے ہیں۔ آپ کے قدم نقاہت سے لڑکھڑا رہے ہیں مگر عبادت کے قدموں میں کوئی لغزش نہیں آنے دیتے[26]۔ آپ جنگِ خندق کے دوران دشمن کو بد دعا دیتے ہیں تو صرف اس لئے کہ مسلمان نمازیں بروقت ادا نہیں کر سکے[27]۔

حضرت علیؓ کے سوال کرنے پر رسول اللہ اپنی زندگی کا خلاصہ یوں بیان فرماتے ہیں:

الْمَعْرِفَةُ رَأْسُ مَالِي وَالْعَقْلُ أَصْلُ دِينِي وَالْحُبُّ أَسَاسِي وَالشَّوْقُ مَرْكَبِي وَذِكْرُ اللهِ أَنِيسِي وَالثِّقَةُ كَنْزِي وَالْحُزْنُ رَفِيقِي وَالْعِلْمُ سِلَاحِي وَالصَّبْرُ رِدَائِي وَالرِّضَاءُ غَنِيمَتِي وَالْعَجْزُ فَخْرِي وَالزُّهْدُ حِرْفَتِي وَالْيَقِينُ قُوَّتِي وَالصِّدْقُ شَفِيعِي وَالطَّاعَةُ حَسْبِي وَالْجِهَادُ خُلُقِي وَقُرَّةُ عَيْنِي فِي الصَّلَاةِ وَ فِي حَدِيثٍ آخَرَ: وَثَمَرَةُ فُؤَادِي فِي ذِكْرِهِ وَغَمِّي لِأَجْلِ أُمَّتِي.وَشَوْقِي إِلَى رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ[28]۔

معرفت الٰہی میرا راس المال ہے عقل میرے دین کی جڑ ہے خدا کی بے پناہ محبّت میری بنیاد ہے اس کے پاس جانے کا شوق میری سواری ہے ذکر الٰہی میرا ہمدم ہے۔ خدا پر یقین میرا خزانہ ہے خدا کے حضور میرے دل کی غمزدہ کیفیات ایک وفادار دوست کی طرح میرے ساتھ رہتی ہیں۔ علم میرا ہتھیار ہے اور صبر میرا اوڑھنا بچھونا ہے اللہ کے حضور اپنی عاجزی اور انکساری اور فروتنی میں ہی میں اپنی بڑائی سمجھتا ہوں۔ دنیا سے بے رغبتی میرا پیشہ ہے اور یقین میری قوت اور صدق میرا شفیع۔ میرے لئے یہی کافی ہے کہ خدا کی کامل اطاعت مجھے حاصل رہے۔ جہاد میرا خلق اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کا سرور اور روح کا سکون صرف ان لمحوں میں ملتا ہے جب میں اپنے مولیٰ کے حضور نماز میں کھڑا ہوتا ہوں۔ دوسری روایت میں ہے کہ میرے دل کا سرور ذکر الٰہی میں ہے میرا غم محض میری امت کے لئے اور میرا شوق اپنے رب اعلیٰ کی طرف ہے۔ (باقی آئندہ)

19- تفسیر کشاف زیر آیت ان فی خلق السموت والارض
20- صحیح بخاری کتاب التہجد باب قیام النبی اللیل حدیث نمبر 1130
21- صحیح بخاری کتاب التہجد باب طول الصلوٰۃ فی قیام اللیل حدیث نمبر 1135
22- صحیح بخاری کتاب المناقب باب ذکر مالقی النبی واصحابہ من المشرکین حدیث نمبر 3565
23- صحیح بخاری کتاب المناقب باب ذکر مالقی النبی واصحابہ من المشرکین حدیث نمبر 3567
24- تفسیر ابن کثیر سورۃ العلق جلد 4 صفحہ 529
25- صحیح بخاری کتاب الصلوٰۃ باب جعلت لی الارض مسجداً و طھوراً حدیث نمبر 419
26- شروع الحرب ترجمہ فتوح العرب صفحہ 332 از ممتاز بیگ ذیشان
27- بخاری کتاب المغازی باب غزوۃ الخندق حدیث نمبر 3802
28- الشفاء جلد اوّل صفحہ 146 عیاض بن موسیٰ

بقیہ: ذوق عبادت اور آداب دعا از صفحہ 14

حضورؒ نے ضالّین، مغضوب علیھم کی وضاحت بھی فرمائی اور اپنے ایک کشف کا بھی ذکر فرمایا جس میں خداتعالیٰ کی رہنمائی عطا ہوئی۔

حضورؒ نے فرمایا: ”حقیقت یہ ہے کہ اگر ہم نماز سے بےسوچے سمجھے گزرتے چلے جائیں تو تمام عمر کی نمازیں بھی اس عارف باللہ کی ایک نماز کے برابر نہیں ہوسکتیں جو ایک نماز سے گزرتا ہے مگر اس میں ڈوب کر، اس کو اپنا کر، اس کا ہوکر، اس میں سے نکلتا ہے۔ اسی لیے بعض دفعہ بعض کم فہم لوگ یہ سمجھ لیتے ہیں کہ وہ ایک ہی نماز ہوا کرتی ہے جو خدا سے ملا دیتی ہے اور صرف ایک ہی نماز کافی ہے۔ یہ ایک بالکل غلط اور جاہلانہ تصور ہے۔ بعض جو زیادہ عارف بننے کی کوشش کرتے ہیں اور صوفیانہ مزاج رکھتے ہیں یا نہیں مگر لوگوں کو دکھاتے ضرور ہیں۔ وہ یہ کہا کرتے ہیں کہ میری زندگی کا ایک لمحہ کافی ہے وہ لمحہ جو خدا سے ملا دے۔ اور مفہوم یہ ہوتا ہے کہ بس ایک لمحے کی ملاقات کے بعد پھر ہمیشہ کے لیے چھٹی۔ حالانکہ ملانے والا لمحہ وہ لمحہ ہوا کرتا ہے جو ہمیشہ کے لیے وابستہ کردے۔ جس کے بعد علیحدگی کا کوئی تصور نہ رہے۔ پس ایک نماز کا سوال نہیں ہے۔ سوال ایک ایسی نماز کا ہے جو آپ کا نماز کے ساتھ ایسا گہرا اور دائمی رشتہ باندھ دے، ایسا تعلق پیدا کردے کہ جو پھر کبھی نہ ٹوٹے۔

(ذوق عبادت اور آداب دعا صفحہ 57-58)

ان خطبات میں پُرکشش دنیاوجہان کی مثالیں، سائنس، سمندروں، دریاؤں، چرند پرند اور انسان کے اپنے وجود کے اندر پائی جانے والی کیفیتوں کو حضورؒ نے ایسے دل موہ لینے والے انداز میں بیان فرمایا کہ اس کا ذکر محال ہے۔ ان خطبات کو پڑھ کر ہی نماز کی حقیقی لذّت اور خدا سے عشق وپیار کا مزا لیا جاسکتا ہے۔ جو درد انبیاء اور خلفاء کے دل میں اپنی جماعت کے تعلق باللہ سے متعلق ہوتا ہے وہ درد ان خطبات سے مترشح ہوتا ہے۔ آخر میں اسی درد کی کیفیت پر مشتمل حضورؒ کے الفاظ درج ذیل ہیں۔ حضورؒ نے 2 اگست 1991ء کے خطبہ کے اختتام پر فرمایا:

”اللہ تعالیٰ ہمیں ایسا بنائے کہ ہماری عبادات کو اپنے ذکر سے بھر دے اور ایسے ذکر سے بھر دے کہ جس سے ہماری زندگیاں اللہ تعالیٰ کے ذکر سے ہمیشہ معطر رہیں۔ ہمارے وجود خدا کی ذات سے لذّت پانے والے ہوں، جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اور خدا کی ذات کے رنگ اور اس کی صفات ہماری ذات میں جاری ہونے والی ہوں۔ یہ وہ نماز ہے جو بالآخر انسان کو خدا نما بنادیتی ہے۔ یہ وہ نماز ہے جس کے بعد انسان جتنی دفعہ بھی نماز میں جاتا ہے ہر دفعہ کوئی نیا موتی لے کر نکلتا ہے۔ نیا گوہر لے کر واپس لوٹتا ہے۔ کبھی انسان ایسی نمازوں سے خالی ہاتھ واپس نہیں لوٹا اور جتنی ترقی کرتا ہے اتنا ہی خدا کے رنگ اس میں پہلے سے بڑھ کر چڑھتے چلے جاتے ہیں۔ اتنا ہی زیادہ اس میں انکسار پیدا ہوتا چلا جاتا ہے اتنا ہی زیادہ وہ رکوع اور سجود کا اہل ہوتا چلا جاتا ہے اور تکبر کی بجائے اس میں انکساری بڑھنے لگتی ہے۔ خدا کرے کہ ہمیں، ہمارے بڑوں کو بھی اور چھوٹوں کو بھی موجودہ نسلوں اور آئندہ نسلوں کو بھی ایسی ہی نمازیں نصیب ہوں“، آمین۔ (ذوق عبادت اور آداب دعا صفحہ 515-516)

جلسہ سالانہ
برطانیہ و جرمنی 2025ء

جلسہ سالانہ برطانیہ
بتاریخ 25 تا 27 جولائی 2025ء
بمقام حدیقۃ المہدی اور

جلسہ سالانہ جرمنی
بتاریخ 29 تا 31 اگست 2025ء
بمقام Flugplatz Mendig
منعقد ہوگا، ان شاء اللہ

(ادارہ اخبار احمدیہ جرمنی)

اپنی بگڑی سنوار آدھی رات

جاگ اے شرمسار! آدھی رات
اپنی بگڑی سنوار آدھی رات
یہ گھڑی پھر نہ ہاتھ آئے گی
باخبر، ہوشیار! آدھی رات
وہ جو بستا ہے ذرّے ذرّے میں
کبھی اس کو پکار آدھی رات
اس کے دربارِ عام میں جا بیٹھ
سب لبادے اتار آدھی رات
دو گھڑی عرضِ مدّعا کر لے
وقت ہے سازگار آدھی رات
بابِ رحمت کو کھٹکھٹانے دے
میرے پروردگار! آدھی رات
شدّتِ غم میں کچھ کمی کر دے
اب تو اے غمگسار! آدھی رات
کھلتے کھلتے کُھلے گا بابِ قبول
عرض کر بار بار آدھی رات
اپنے داتا کے در پہ آیا ہے
ایک اُمیدوار آدھی رات
ہوش و صبر و قرار کا دامن
ہو گیا تار تار آدھی رات
میری فریاد کا جواب تو دے
بول اے کردگار! آدھی رات
بےکسوں کو تری کریمی کا
آ گیا اعتبار آدھی رات
اشک در اشک جھلملانے لگا
میرا قرب و جوار آدھی رات
کس لیے بےقرار ہے مضطرؔ
کس کا ہے انتظار آدھی رات

(کلام چوہدری محمد علی مضطرؔ مرحوم)

تحریکِ جدید کے شیریں ثمرات

مولانا صدیق احمد منوّر صاحب، مبلغ انچارج و امیر جماعت فرانس

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم کے ساتھ خاکسار نے 1969ء میں جامعہ احمدیہ ربوہ سے شاہد کی ڈگری حاصل کی اور 1970ء کے آخر میں دفتر تحریکِ جدید کی طرف سے جزیرہ ماریشس کے لیے میری نامزدگی ہوئی۔ 28 نومبر کو ریلوے اسٹیشن ربوہ سے پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ حضرت سیّد میر داؤد احمد صاحبؓ اور دیگر بزرگانِ سلسلہ کی رِقّت آمیز دعاؤں کے سایہ تلے بذریعہ ریل گاڑی کراچی کے لیے روانہ ہوا۔ ماریشس میں قریباً اڑھائی سال مکرم مولانا محمد اسلم قریشی صاحب مرحوم شہید احمدیت کے ساتھ بطور نائب کام کیا۔ ماریشس کی جماعت نہایت مخلص فدائی اور خلافت کی عاشق ہے۔ مجھے مجموعی طور پر قریباً 12 سال اس جماعت میں خدمت کی توفیق ملی، الحمدللہ۔ علاوہ ازیں D.R. Congo، مڈغاسکر، فرنچ گیانا (جنوبی امریکہ) اور آج کل فرانس میں خدمتِ دین کی توفیق مل رہی ہے، الحمدللہ علیٰ ذالک۔

سیّدنا حضرت مصلح موعودؓ کی قائم کردہ الٰہی تحریک ''تحریکِ جدید'' کے نظام کے تحت تبلیغ اسلام کا مقدس فریضہ ادا کرنے کی جو سعادت حاصل ہوئی، اس عرصہ میں بہت سے ایمان افروز واقعات کا مشاہدہ کرنے کا موقع ملا، ان میں سے چند ایک ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔ یہ تمام برکات اللہ تعالیٰ کے فضل اور خلیفہ وقت کی دعاؤں اور اطاعت کے ثمرات ہیں۔

صداقت کا ایک نشان

1976ء میں جزیرہ ماریشس کے قومی انتخابات تھے۔ ملک کی آزادی کے بعد سے لے کر یہاں کے وزیراعظم ''سرسیوساگر رام غلام'' (Sir Seewoosagur Ramgoolam) ہی تھے۔ ان کی لیبر پارٹی مرورِ وقت کے ساتھ کمزور ہو چکی تھی۔ اس کے مقابل پر ایک دوسری پارٹی M.M.M کافی مضبوط ہو چکی تھی۔ اس کا سربراہ ایک نوجوان پُرکشش شخصیت کا مالک تھا۔ ان دو پارٹیوں کے علاوہ اور بھی پارٹیاں تھیں مگر وہ کمزور تھیں۔ لیبر پارٹی کا بظاہر کوئی چانس نہ تھا کہ کامیاب ہو سکے۔

انہی دنوں میں نے ایک خواب دیکھا کہ ہماری مرکزی مسجد دارالسلام میں جلسہ سالانہ ہو رہا ہے اور کافی لوگ مسجد کی اوپر والی منزل پر موجود ہیں۔ خاکسار اس وقت مقامی جماعت کا سربراہ تھا۔ پتہ لگا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ تشریف لائے ہیں اور دارالسلام مسجد کے احاطہ میں تشریف فرما ہیں۔ مَیں حاضر ہوتا ہوں تو فرماتے ہیں کہ جماعت کو بتا دیں کہ میرے ساتھ تجدید بیعت کریں اور اس کے ساتھ ہی حضورؒ کا وجود سرسیوساگر رام غلام صاحب کا روپ اختیار کر لیتا ہے۔ اس خواب کی تعبیر میرے لیے واضح تھی اور یہ ارشاد تھا کہ جماعت احمدیہ قومی انتخابات میں سرسیوساگر رام غلام کو ہی ووٹ دیں اور اس ہدایت سے جماعت کو فائدہ ہوگا۔

انتخابات کے ماحول میں ہر ملک میں بہت گہما گہمی ہوتی ہے اور خاص طور پر جو پارٹی بظاہر مضبوط اور مشہور ہو رہی ہو اسی کو عوام ووٹ دیتے ہیں۔ جب خاکسار نے اس خواب کا احمدیوں سے ذکر کیا تو مختلف تبصرے ہوئے۔ لیکن مجھے یقینِ کامل تھا کہ اس خواب کے مطابق موجودہ وزیراعظم صاحب جیت جائیں گے۔ میں نے اللہ تعالیٰ پر کامل توکل کرتے ہوئے بذریعہ رجسٹری خط وزیراعظم کو اطلاع دی کہ میرے ایک خواب کے مطابق وہ جیت جائیں گے اور احمدی لوگ انہیں ہی ووٹ دیں گے۔

20 دسمبر 1976ء کو ملک میں قومی انتخابات منعقد ہوئے اور صرف ایک پارلیمانی سیٹ کے زیادہ ہونے پر سرسیوساگر رام غلام صاحب ایک بار پھر ماریشس کے وزیراعظم منتخب ہو گئے۔ جن چند سو ووٹوں کے ساتھ یہ فتح ان کو قدرت نے عطا کی وہ ووٹ احمدیوں کے تھے۔ وزیراعظم کی اس کامیابی سے متعدد احمدی آفیسرز بڑی آزمائشوں سے بچ گئے کیونکہ انہوں نے بروقت مذکورہ خواب کے نتیجہ میں اپنا فیصلہ تبدیل کر کے صحیح راستہ اختیار کر لیا اور حکومت کا جماعت کے متعلق رویہ" بہت اچھا ہو گیا، الحمدللہ۔ انتخابات کے بعد جب خاکسار وزیراعظم سے ملاقات کرنے کے لیے گیا تو انہوں نے اکیلے میرا استقبال کیا اور بے حد خوش اور ممنون تھے۔ انہوں نے جھک کر سلام کیا اور کہا مولانا یہ آپ کی دعا ہے جس نے مجھے کامیاب کیا۔ مَیں نے جواباً عرض کیا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جس نے آپ کو عزت سے نوازا اور مجھے دعا کرنے کی سعادت عطا فرمائی۔

محترم وزیراعظم صاحب نے جماعت احمدیہ کا ہمیشہ خیال رکھا۔ وہ احمدی مبلغین کی بہت عزت کرتے تھے اور جماعتی تقریبات میں بھی شامل ہوتے تھے۔ جب پاکستان میں احمدیوں کو غیرمسلم قرار دے دیا گیا تو کچھ عرصہ کے بعد پارلیمنٹ کے ایک مسلمان ممبر یوسف محمد صاحب نے پارلیمنٹ میں بحث کے لیے ایک بل

جمع کرایا جس کا مقصد یہ تھا کہ ماریشس میں بھی احمدیوں کو غیرمسلم قرار دیا جائے۔ جماعتی وفد نے وزیراعظم موصوف سے ملاقات کی اور درخواست کی کہ وہ خصوصی مداخلت کرکے اس بل کو روک دیں۔ چنانچہ انہوں نے آنریبل یوسف محمد کو بلاکر کہا کہ آپ یہ بل واپس لے لیں کیونکہ یہ پاکستان نہیں ہے چنانچہ دشمن کی شرارت اور شر سے جماعت محفوظ رہی، الحمدللہ۔

میدانِ تبلیغ کے ایمان افروز واقعات

عاجز راقم الحروف پر اللہ تعالیٰ کا یہ احسان ہے کہ جوانی کی عمر سے ہی میرے دل میں یہ بات پختہ طور پر راسخ ہے کہ ہر کام اور ہر خدمت میں میری نیّت خداوند کی رضا کا حصول ہو اور کسی قسم کے دکھاوے یا ریاکاری کا عنصر میری خدمات میں شامل نہ ہو۔سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے تحریک فرمائی کہ گرمیوں کے موسم میں بےشمار سیّاح یورپین ممالک، امریکہ، جنوبی امریکہ، جاپان اور فرانس میں پھر رہے ہوتے ہیں، اُس وقت وہ فارغ بھی ہوتے ہیں اور گھر سے دور بھی۔ اگر ان سیاحوں کو جس ملک میں بھی وہ جائیں ایک چھوٹا سادوورقہ ان کی اپنی زبان میں مل جائے تو ان کی طبیعت پر بڑا خوشگوار اثر پڑے گا۔ چنانچہ جماعت نے بڑے زوروشور سے اس پر کام شروع کر دیا اور فوری طور پر ماریشس میں پندرہ زبانوں میں یہ فولڈر شائع ہوگیا۔جس پر حضورؒ نے جلسہ سالانہ 1980ء کے دوسرے روز خطاب میں فرمایا:

’’لیکن سب سے آگے نکل گئی ماریشس کی جماعت۔ انہوں نے ایک لاکھ پانچ ہزار کی تعداد میں یہ فولڈر چھاپا دو صفحے کا۔ اس کا عنوان تھا ’’مہدی موعود اور مسیح موعود آگئے‘‘ ’’احمدیت کیا ہے‘‘ انگریزی زبان میں اور فرنچ میں شائع کیا۔ ایک دن ساری جماعت نے یومِ تبلیغ منایا اور ماریشس کے قریباً ہر گھر میں فولڈر پہنچا دیا۔ پچھتر 75 ہزار فولڈر جماعت احمدیہ نے ایک دن میں تقسیم کر دیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزا دے۔ انہوں نے نمونہ قائم کر دیا دوسروں کے لیے‘‘۔ (خطابات ناصر جلد دوم صفحہ 473)

خاکسار اپنی ڈائری سے یہاں نقل کرتا ہے۔ ’’یہ خبر سن کر بلاشبہ ہم سب کو بہت خوشی ہوئی۔ اُمید ہے کہ اگر خدا کا خلیفہ ہم سے خوش ہوا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی ہم سے خوش ہوگا۔ اس خوشخبری کی اہل ہماری جماعت ماریشس ہے جس کے تعاون کے نتیجہ میں یہ کام ہم نے سرانجام دیا۔حقیقت یہ ہے کہ جب یہ کام ہم نے شروع کیا تو ہمارے وہم وگمان میں بھی نہیں تھا کہ حضورانور اس کو اس قدر پسند فرمائیں گے بلکہ میرے دل میں خوف تھا کہ شاید میں حضورؒ کے حکم کو غلط سمجھا ہوں۔بس یہ قرآنی وعدہ وَیَرۡزُقۡهُ مِنۡ حَیۡثُ لَا یَحۡتَسِبُ ؕ وَمَنۡ یَّتَوَکَّلۡ عَلَی اللّٰهِ فَهُوَ حَسۡبُهٗ کے مطابق ہے۔ جن دنوں اس پمفلٹ کی طباعت کا پروگرام بن رہا تھا تو میرے دماغ نے کہا کہ اگر چند سال پہلے کسی پمفلٹ کی ایک لاکھ تقسیم ہوئی تھی تو اب میں دو لاکھ کی تعداد میں تقسیم کرنا چاہتا تھا۔ پھر نفس کو میری طبیعت نے ملامت کی کہ شاید یہ ریاکاری ہو۔ بہرحال صحیح اندازہ کے مطابق 75 ہزار پمفلٹس تقسیم کیے گئے۔ اِنَّمَا الۡاَعۡمَالُ بِالنِّیَّاتِ، فالحمدللہ علیٰ ذالک۔

مسجد طارق کی تعمیر

اسلام کی اشاعت اور مسلمانوں کی تعلیم وتربیت کے لیے مسجد کا وجود بے حد اہم ہے۔ خاکسار کے ماریشس میں قیام کے دوران تعمیر ہونے والی مساجد میں مسجد طارق بمقام زانچلی بھی ہے۔ اس علاقہ میں ہماری جماعت تو عرصہ سے موجود تھی مگر مسجد نہ ہونے کے باعث جماعت کے احباب متعدد پروگرام منعقد کرنے سے عاجز تھے۔ اللہ تعالیٰ نے 1980ء میں احمدی آبادی کے درمیان ایک قطعہ زمین خریدنے کی توفیق دی۔ زمین کا مالک 65 ہزار روپے کا مطالبہ کرتا تھا اور جماعت نے 60ہزار روپے کی تجویز پیش کی جسے مالک نے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ میرے دل میں یہ خواہش تھی کہ ہمیں اس قطعہ زمین کی ضرورت بھی ہے اور پھر عین احمدی آبادی کے درمیان ہے، اس لئے یہ قطعہ زمین ہمارے لیے حد درجہ اہم ہے۔ دعا کی توفیق ملی۔ اللہ تعالیٰ نے اسے خریدنے کی تحریک میرے دل میں راسخ کر دی۔ ہوا یوں کہ انہی دنوں عاجز نے الفضل میں ایک رپورٹ پڑھی کہ انگلستان کی جماعت نے بریڈفورڈ میں میونسپلٹی کی ایک عمارت خریدنے کا پروگرام بنایا۔ میونسپلٹی نے عمارت کی بولی لگوائی۔ اس پر جماعت نے میونسپلٹی کو خالی چیک ارسال کر دیا اور کہا کہ جس امیدوار کا ٹینڈر سب سے زیادہ ہو اس سے کچھ زیادہ رقم اس چیک میں درج کر دی جائے۔ اس طریق سے جماعت نے وہ مجوزہ عمارت خریدلی۔ یہ رپورٹ پڑھنے کے بعد میرے دل میں

مسجد طارق، ماریشس

تحریک ہوئی اور ہم نے پانچ ہزار روپیہ مزید ادا کرنے کا فیصلہ کر لیا اور جماعت نے مسجد طارق کی زمین 65 ہزار روپے کے عوض خرید لی، الحمدللہ۔

یہ 1980ء کی بات ہے۔ اس زمانہ میں ماریشس کی جماعت میں وسائل نہیں ہوتے تھے۔ اکثر و بیشتر ہم چند احمدیوں سے قرض لے کر اپنا کام کر لیتے تھے پھر تحریک کر کے احمدیوں سے چندہ لے کر قرض کی رقم واپس کر دیتے تھے۔ اس مسجد کی زمین خریدنے کے بعد جلسہ سالانہ ماریشس کے دوران 6 ستمبر کو شام کے اجلاس میں اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں بڑے زور سے یہ جذبہ ڈالا کہ میں صدر اجلاس سے اجازت لے کر مسجد طارق کے لیے چندہ کی تحریک کروں۔ چنانچہ خاکسار نے انتہائی پُردرد انداز میں قرآنِ مجید کی روشنی میں احباب کے سامنے مالی قربانی کی تحریک کی اور احباب کو بتایا کہ عرصہ سے زانچلی کے مقام پر جماعت کے پاس مسجد نہ ہونے سے نقصان ہو رہا ہے۔ جماعت نے 65 ہزار روپے کا قطعہ زمین خرید لیا ہے۔ قرآن مجید میں سراً و علانیۃً قربانیاں کرنے کا ذکر ہے۔ آج کی نشست میں احباب اعلانیہ طور پر اپنے وعدہ جات لکھوائیں۔ سب سے پہلے خاکسار نے اپنا وعدہ ایک ہزار روپے لکھوایا اور پھر اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے دلوں کے اندر ایک عجیب جوش پیدا کر دیا۔ یوں محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے اس مجلس پر اللہ تعالیٰ کے فرشتے نازل ہو رہے ہیں۔ چھوٹے بڑے، خدام و انصار سبھی وعدہ جات لکھوانے کے لیے بے قرار ہو گئے۔ ہر کوئی لبیک لبیک کہہ رہا تھا۔ یہی نظر آ رہا تھا کہ عاشقانِ الٰہی کی ایک جماعت ہے جس کا مقصد اللہ تعالیٰ کو راضی کرنا ہے۔ بعض مخلصین تو نقد رقم لے کر سٹیج پر پہنچ گئے۔ وعدہ جات لکھنے مشکل ہو گئے، الحمدللہ۔ جب کل وعدہ جات کا حساب کیا گیا تو یہ 66 ہزار روپے سے زائد تھے۔ خاکسار نے جب اجلاس کے آخر میں کل وعدہ جات کی رقم بتائی تو ہماری خوشی کی کوئی انتہا نہ تھی اور مسجد اللہ تعالیٰ کی تکبیر اور نعرہ ہائے حمد سے معمور ہو گئی۔ اس پُرکیف روحانی ماحول کو دیکھ کر خاکسار نے سب دوستوں کی معیت میں ایک سجدہ شکر ادا کیا کہ جس رب العالمین نے ہمیں اس قربانی کرنے کا وعدہ کرنے کی توفیق دی ہے اس ہستی کے ہم شکر گزار ہیں۔ واقعی یہ ایسا سماں تھا جو کم ہی دیکھنے کو ملتا ہے۔

اس جلسہ سالانہ کے آخری روز اختتامی تقریر میں پھر راقم الحروف نے مالی قربانی کی تحریک کی اور قرآنی آیت اِنۡ تَتَوَلَّوۡا یَسۡتَبۡدِلۡ قَوۡمًا غَیۡرَکُمۡ کی روشنی میں احباب جماعت کے جذبہ قربانی کو گرمایا اور کہا کہ جن لوگوں نے ابھی تک وعدہ نہیں کیا وہ بھی شامل ہوں۔ اس موقع پر حکومت کی اہم شخصیات اور بشپ آف ماریشس بھی موجود تھے۔ پھر دیکھنے والوں نے دیکھا کہ عاشقانِ احمدیت نے گزشتہ رات والی کیفیت اور جذبہ کو ایک بار پھر دہرایا اور کل وعدہ کی رقم ایک لاکھ چونتیس ہزار روپے تک پہنچ گئی۔ ایک نومبائعہ بہن نے جب قربانی کا یہ نظارہ دیکھا تو کہنے لگی کہ میرا دل چاہتا ہے کہ زور سے چیخیں مار مار کر رونا شروع کر دوں۔ متعدد احمدیوں نے مجھے اس تحریک پر مبارکباد پیش کی۔ ایک قدیمی احمدی مکرم عارف اچھا صاحب نے بتایا کہ میں 60 سال سے احمدی ہوں۔ کبھی اس قسم کا نظارہ قربانی کا میں نے نہیں دیکھا۔ اس فنڈ میں سب سے بڑا وعدہ مکرم احمد ڈومن صاحب کا تھا۔ انہوں نے 4 ہزار روپیہ اگلے ہی روز ادا کر دیا۔ دیگر مہمانوں کے علاوہ بشپ آف ماریشس بھی احمدیوں کی روحِ قربانی کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور کہنے لگے قربانی کی یہ روح واقعی لاجواب ہے۔

23 مارچ 1981ء کو اس مسجد کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ اس کی بنیاد میں سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی دعا کردہ مسجد مبارک ربوہ کی ایک اینٹ نصب کی گئی حضورؒ نے اس کا نام مسجد طارق رکھا، الحمدللہ۔ بہت تھوڑے عرصہ میں جماعت احمدیہ ماریشس کی یہ آٹھویں مسجد مکمل ہو کر جماعت کے لیے جسمانی اور روحانی حسن کا باعث بنی، الحمدللہ علیٰ ذالک۔

بابرگ و بار ہوویں

خاکسار کی بیٹی عزیزہ طاہرہ وجیہہ کی تقریب رخصتانہ 17 اگست 2024ء کو Ginsheim-Gustavsburg جرمنی کے مقامی شادی ہال میں منعقد ہوئی۔ دلہن عزیزہ طاہرہ وجیہہ مکرم شیخ احمد علی سراج فیروز پوری آف لاہور کی پوتی اور حضرت میاں عبدالعزیز صاحب مغل رضی اللہ عنہ کی پڑنواسی ہے۔ دولہا عزیزم سیّد غیور احمد، مکرم ڈاکٹر سیّد نعیم احمد صاحب آف کراچی سابق پرنسپل سائنٹفک آفیسر نیشنل انسٹیٹیوٹ کراچی کے بیٹے اور مکرم سیّد نذیر احمد صاحب کے پوتے ہیں۔ رخصتی کے وقت دُلہن کے ماموں مکرم عبدالباسط طارق صاحب مربی سلسلہ فرانکفرٹ نے دعا کرائی۔ (منور علی شاہد جرمنی)

مجلس ادارت اخبار احمدیہ جرمنی کے رُکن مکرم سلطان احمد قمر صاحب ابن مکرم مبارک احمد قمر صاحب مرحوم کی دعوت ولیمہ مؤرخہ 9 اگست 2024ء کو جامعہ احمدیہ جرمنی میں ہوئی۔ موصوف کی شادی مکرمہ شمشاد مبارک صاحبہ بنت مکرم مبارک علی صاحب مرحوم کے ساتھ ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان ہر دو رشتوں کو ہر لحاظ سے بہت بابرکت فرمائے اور دین و دنیا کی حسنات سے نوازے، آمین۔ (ادارہ اخبار احمدیہ جرمنی)

اِک سے ہزار ہوویں

اللہ تعالیٰ نے خاکسار اور اہلیہ محترمہ ہبۃ المنعم صاحبہ کو مؤرخہ 6 ستمبر 2024ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود کا نام فارس محمود لقمان رکھا گیا ہے۔ بچہ مکرم محمد یوسف مجوکہ صاحب مرحوم کا پوتا اور مکرم محمود احمد اختر صاحب مرحوم کا نواسہ ہے۔

قارئین سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و عافیت سے رکھے، دین و دنیا کی حسنات سے نوازے، اسلام و احمدیت کا خادم اور والدین کے لیے قرۃ العین بنائے، آمین۔ (محمد لقمان مجوکہ)

مرتبہ: سیّد سعادت احمد

کاربن شہر

ایک خوبصورت اور چھوٹا سا شہر کاربن ضلع Wetterau اور جرمنی کے صوبہ Hessen میں فرانکفرٹ کے شمال میں تقریباً 15 کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ہے۔ یہ شہر مندرجہ ذیل سات چھوٹے چھوٹے دیہات پر مشتمل ہے جنہیں 1970ء میں باہم ضم کر کے شہر بنایا گیا ہے۔

Burg-Gräfenrode, Groß-Karben, Klein-Karben, Kloppenheim, Okarben, Petterweil und Rendel

جرمنی کے دیگر شہروں کی طرح Karben کی تاریخ بھی قدیم ہے۔ اس شہر کا پہلا ذکر 774ء میں Lorsch مونسٹری کو عطیہ کی گئی ایک دستاویز میں ملتا ہے۔ یہ کسی وقت میں رومی سلطنت کے دفاعی نیٹ ورک کا حصہ تھا اور اس کے معدنی چشمے 200 سال پہلے رومیوں کے استعمال میں رہے۔

اس شہر میں آج بھی آپ کو قرونِ وسطیٰ کی عمارتیں اور باقیات نظر آئیں گی۔ جن میں 12ویں صدی کا Burg Gräfenrode اور ایک قلعہ Kloppenheim رومن عہد کی یاد دلاتا ہے جو بھی سیاحوں کے لیے حیرت اور دلچسپی کا باعث ہے۔

یہاں Degenfeldsches Schloss کے نام سے ایک قلعہ بھی ہے۔ اس قلعہ کو مختلف تقریبات کے لیے کرایہ پر بھی حاصل کیا جا سکتا ہے۔ عموماً لوگ اپنی شادیوں کی تقریبات اسی قلعہ میں رکھتے ہیں۔ اس کے علاوہ اس قلعہ میں ایک چھوٹا سا عجائب گھر بھی موجود ہے۔ گو یہ چھوٹا سا ہے لیکن اس کے اندر اس علاقہ کی مقامی تاریخ کا مجموعہ ہے جو تاریخ میں دلچسپی رکھنے والوں کے لیے معلومات سے بھرپور ہے۔

کاربن شہر چھوٹا ضرور ہے مگر قدرتی حسن سے مالامال ہے۔ ایک طرف دریائے Nidda تو دوسری طرف لہلہاتے ہوئے خوبصورت کھیت ہیں۔ قدرتی حسن کے قدردان لوگ اس شہر کے قدرتی حسن سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ کیونکہ اسی شہر میں ایک نہایت ہی خوبصورت اور دلکش باغ بھی موجود ہے جو مختلف قسم کے پھولوں، پھلوں اور خوشبودار جڑی بوٹیوں سے بھرا پڑا ہے اور Natur Erlebnis Garten کے نام سے جانا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ کاربن کی پہاڑیوں کے دامن میں 5000 مربع میٹر پر پھیلا ہوا 500 سے زائد اقسام کے گلابوں پر مشتمل نہایت ہی خوبصورت اور شاندار باغ موجود ہے جو Rosenhang کے نام سے جانا جاتا ہے جس کو دیکھنے کے لیے دوردراز سے لوگ کھنچے چلے آتے ہیں۔

اس خوبصورت شہر میں خداتعالیٰ نے محض اپنے فضل سے جماعت احمدیہ جرمنی کو ایک مسجد تعمیر کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ جس کا سنگِ بنیاد حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 7 جون 2014ء کو رکھا اور اس مسجد کا نام ''مسجد صادق'' عطا فرمایا۔ 30 اگست 2023ء کو اس مسجد کا باقاعدہ افتتاح بھی فرمایا۔

Degenfeldschen Schloss Karben

جلسہ یوم خلافت 26 مئی 2024ء

تاریخ جماعت احمدیہ

کاربن Karben

یہ تفصیلی مضمون موجودہ و سابق صدران جماعت کاربن کی طرف سے مہیا کی جانے والی معلومات اور مختلف اخبارات و رسائل میں شائع شدہ رپورٹس کی مدد سے مکرم محمد انیس دیالگڑھی صاحب ممبر تاریخ کمیٹی جرمنی نے مرتب کیا ہے۔ اگر کسی دوست کے علم میں مزید معلومات ہوں تو ان سے درخواست ہے کہ تاریخ کمیٹی جرمنی کو مطلع فرمائیں، جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ (صدر تاریخ احمدیت کمیٹی جرمنی)

فرانکفرٹ سے فریڈبرگ کی سمت قریباً 15 کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع کاربن (Karben) نامی قصبہ میں سب سے پہلے مکرم محمد عارف ورک صاحب 1995ء میں اپنے پانچ افرادِ خانہ کے ساتھ آکر آباد ہوئے۔ ان کے بعد مکرم مرتضیٰ جاوید صاحب مرحوم نے اس شہر میں مکان لیا اور اپنے چار بچوں کے ساتھ سکونت اختیار کی۔ اس کے جلد بعد مکرم سمیع اللہ خان صاحب مع پانچ افرادِ خانہ اور مکرم بشارت احمد سروعہ صاحب بھی مع اہل وعیال یہاں منتقل ہو گئے۔

یہ سب احباب جماعت ابتداء میں فریڈبرگ جماعت میں شامل کئے گئے اور جب یہاں بعض اور بھی خاندان آبسے تو 1998ء میں کاربن جماعت کا قیام عمل میں آیا اور اس وقت ریجن Hessen Mitte میں شامل کی گئی۔ 2010ء میں فریڈبرگ لوکل امارت قائم ہوئی تو 2011ء تک کاربن جماعت اس میں ایک حلقہ کے طور پر شامل رہی۔

اس جماعت کے پہلے صدر 1998ء میں مکرم بشارت احمد سروعہ صاحب (حال یوکے) منتخب ہوئے۔ قریباً تین سال تک خدمت کی توفیق پائی۔ موصوف 2001ء میں برطانیہ منتقل ہو گئے تو مندرجہ ذیل احباب کو بطور صدر جماعت خدمت انجام دینے کی توفیق ملی۔

2001-2005ء	مکرم زاہد محمود باجوہ صاحب
2005-2007ء	مکرم امجد علی خان صاحب
2007-2013ء	مکرم سمیع اللہ خان صاحب
2013-2019ء	مکرم عاطف شہزاد ورک صاحب
2019ء تا 2022ء	مکرم مسعود جاوید صاحب
2022ء تا حال	مکرم عاطف شہزاد ورک صاحب

1998ء میں اس جماعت کی تجنید 34 تھی جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑھ کر اس وقت 300 ہو چکی ہے، الحمدللہ۔

نماز سنٹر سے مسجد کی تعمیر تک

سب سے پہلا نماز سینٹر 1998ء کے اواخر میں کرایہ کی ایک عمارت واقع Am Spitzacker 8

WETTERAUKREIS

Nicht nur gläubige Muslime wollten den Kalifen sehen

Hasrat Mirza Tahir Ahmad zu Gast in Bad Vilbel/Bodyguards müssen den „Statthalter Gottes auf Erden" schützen

Weniger Menschen ohne Arbeit

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے ساتھ منعقد ہونے والی تبلیغی نشست کی تفصیلی خبر کا تراشہ (Frankfurter Rundschau 09.06.2000)

میں قائم کیا گیا۔ یہ وہی سڑک ہے جس کے بالکل قریب اب مسجد کی تعمیر ہوئی ہے۔ اس کے بعد 2013ء میں Rathausstraße 35 پر واقع Alte Rathaus کی عمارت میں نماز سینٹر منتقل کیا گیا جبکہ 31 جولائی 2019ء کو Am Spitzacker 10 پر واقع ایک عمارت میں نماز سینٹر منتقل ہوا۔ اس دوران مسجد کی تعمیر ہو چکی تو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے 3 جنوری 2020ء کو مسجد صادق Karben میں پہلی نماز جمعہ ادا کی گئی، جس کے بعد یہاں باقاعدگی سے نمازیں ادا کی جانے لگیں تاہم اس کا باقاعدہ افتتاح 30 اگست 2023ء کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔

تبلیغی سرگرمیاں

جرمنی کی دیگر جماعتوں کی طرح جماعت کاربن میں بھی وقتاً فوقتاً تبلیغی پروگرام منعقد کئے جاتے رہے۔ تاہم سب پروگراموں کی رپورٹس ریکارڈ میں محفوظ نہیں۔ 03 اکتوبر 1999ء کو پہلی بار Tag der offenen Tür کی تقریب مقامی نماز سنٹر میں منعقد کی گئی جس کی خبر 05 اکتوبر 1999ء Frankfurter Rundschau میں شائع ہوئی اور محترمہ شائلہ بشارت احمد صاحبہ اور محترمہ بشریٰ کاہلوں صاحبہ کا انٹرویو شائع ہوا جس میں انہوں نے جماعت کا تفصیلی تعارف کروایا، خبر کے آخر میں جماعت کے صدر بشارت احمد صاحب اور جماعت فرانکفرٹ کا ٹیلیفون نمبر شائع کیا گیا تا کہ قارئین جماعت کے متعلق مزید معلومات حاصل کر سکیں۔ اسی طرح Tag der offenen Tür ہر سال نماز سنٹر میں منعقد ہوتا رہا اور مسجد کی تعمیر کے بعد 2020ء سے مسجد میں منعقد ہو رہا ہے۔

30 مارچ 2000ء کو Opferfest کا انعقاد بُرگر ہاؤس میں کیا گیا جس میں شہر کے میئر جناب Detlev Engel اور Ausländerbeirat سے Margaret Haas نے بھی شرکت کی۔ اس تقریب میں کل 40 مہمانوں نے شرکت کی۔ اس پروگرام کا تذکرہ 31 مارچ 2000ء کے اخبار Frankfurter Rundschau میں بھی کیا گیا۔

24 اپریل 2000ء کو جماعت کاربن نے اپنے ہمسایوں، دوستوں اور دیگر افراد کو نماز سینٹر میں مدعو کیا اور مکرم زاہد باجوہ صاحب (حال یوکے) اور مکرم محمد عالم سوہل صاحب (ممبر جماعت نوئے ویڈ) نے جماعت کا تعارف پیش کیا۔ اس موقع پر مہمانوں کی چائے اور دیگر لوازمات کے ساتھ تواضع کی گئی۔ اس کی خبر 25 اپریل 2000ء کے اخبار Karben-Wetterau کے صفحہ 22 پر شائع ہوئی جس میں جماعت کا تفصیلی تعارف بھی کرایا گیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کا ورودِ مسعود

اب تک اس جماعت میں ہونے والے تبلیغی پروگراموں میں سے سب سے اہم وہ تبلیغی نشست تھی جو مورخہ 7 جون 2000ء کو سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ حضورؒ دورہ جرمنی کے دوران ازراہِ شفقت سوال و جواب کی ایک نشست کے لئے یہاں تشریف لائے جس میں کل حاضری 450 کے لگ بھگ تھی جبکہ جرمن احباب کی تعداد تقریباً 250 تھی۔ یہ پروگرام Bad Vilbel کے ایک وسیع ہال Dortelweiler Kultur-und Sportforum میں منعقد ہوا۔ 09 جون 2000ء کو مقامی اخبار Frankfurter Rundschau اور Verlag Zeitungsring کے ایک اخبار کی اشاعت Lokalpresse مؤرخہ 29 جون 2000ء کے صفحہ 3 پر نمایاں جلی سرخی کے ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے اس دورہ اور تبلیغی نشست کی تفصیلی خبر شائع کی کہ اس مجلس میں 300 سے زائد مہمان شامل ہوئے اور لکھا کہ دو گھنٹوں تک سفید لباس میں ملبوس باریش شخصیت نے نہایت ہی تحمل، پُروقار اور پُرسکون انداز میں سوالات کے جوابات دئے جس کا جرمن ترجمہ ہدایت اللہ ہیوبش صاحب نے پیش کیا۔ مجلس کے اختتام پر حاضرین کی خدمت میں پُرتکلف کھانا بھی پیش کیا گیا۔ دونوں اخبارات نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی تصویر بھی شائع کی جس میں مقامی انتظامیہ کے ایک ممبر Rudolf Heinrich ایک اعزازی شیلڈ Landrat Gnadl کی طرف سے حضورؒ کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں۔

2001ء میں مختلف مذاہب، قومیتوں اور اداروں کے اشتراک سے Zusammenleben in Karben کے نام سے ایک پروگرام منعقد ہوا۔ جس میں دریائے Nidda کے کنارے دو کلومیٹر پیدل سفر کیا گیا اور اس کے اختتام پر امن کی علامت کے طور پر سفید غبارے فضا میں چھوڑے گئے۔ جماعت

„Wir helfen gern, wenn andere Menschen uns brauchen“

Die kleine Ahmadiyya Muslim Jamaat Gemeinde informierte in ihrem Zentrum in Karben über ihren Glauben

Von Annette Friauf

KARBEN. Schamaila Basharat trägt ein knöchellanges braunes Mantelkleid. Das Haar ist von einem kapuzenartigen Tuch bedeckt. Sie erklärt: „Bei uns tragen Mädchen das von der Pubertät an so. Und wenn sie älter sind, verschleiern sie sich noch mehr.“ Die 15-jährige Muslimin stammt aus der Millionenstadt Karatschi in Westpakistan. Seit sechs Jahren lebt sie mit ihrer Familie im Wetteraukreis, zunächst in Büdingen und Nidda, nun in Karben. Ihren Mitschülern in der Kurt-Schumacher-Schule, auch den muslimischen, muss Schamaila oftmals erklären, warum sie sich des Glaubens wegen an Kleidernormen hält. Die Jugendliche gehört der Ahmadiyya Muslim Jamaat an. Ihr Vater Basharat Ahmad ist Präsident der nach eigenen Angaben 150 Mitglieder zählenden Gemeinde in Karben. Vor zwei Jahren richteten die Pakistani ein Gebets- und Begegnungszentrum in einer Kellerwohnung eines Mehrfamilienhauses in der Okarbener Hauptstraße ein. Ein Raum ist für Männer, ein zweiter für Frauen reserviert.

Der Ort ist nicht leicht zu finden. Nichts deutet von außen auf eine religiöse Stätte hin. „Wir haben ein Minarett gesucht“, sagte das Ehepaar aus Groß-Karben, das wie viele andere interessierte Menschen der Einladung zum Tag der offenen Tür der Ahmadiyya Muslim Jamaat entsprochen hatte. Freundlich bewirtet wurden sie mit scharf gewürztem Kichererbsensalat und Fettgebackenem aus Kartoffelstücken und Koriandergrün. Die Vorstellung von Minaretten bestätigte sich beim Schauen der Fotowand, auf der Moscheen abgebildet sind — die Gemeinde unterhält sechs in Deutschland, eine davon in Frankfurt-Sachsenhausen. Zentren sind beispielsweise in Nidda und Nieder-Eschbach. Das Vorhaben, in Ortenberg eine Moschee zu bauen, wurde von den dortigen Gemeindevertretern abgelehnt (*FR* berichtete).

Die Ahmadiyya Muslim Jamaat, die nach eigener Schätzung weltweit zehn Millionen Mitglieder hat, von denen 17000 in der Bundesrepublik Deutschland leben, folgt der Lehre ihres Begründers Hazrat Mirza Ghulam Ahmad. Der Nachkomme einer indischen Adelsfamilie, der 1885 bis 1908 lebte, verkündete aufgrund einer göttlichen Offenbarung 1891, dass er der verheißende Messias und Mahdi, der erwartete Welt- und Glaubenserneuer, sei. Die Ankunft eines solchen hatte Prophet Mohammed vorausgesagt. Die zentrale Aussage seiner Botschaft war die Wiedererweckung und -belebung des Islam. „Frei von allen Verkrustungen, die durch Jahrhunderte hindurch die Reinheit des Islam in seiner Herkunft verfälscht hatten“, heißt es in der Selbstdarstellung der Gemeinde, will die Ahmadiyya Muslim Jamaat die Lehre des heiligen Koran befolgen. Glaubensfreiheit ist ihr ein wichtiges Element. Seit dem Tod des verheißenden Messias wirkt jeweils ein gewählter Kalif als religiöses Oberhaupt. Der derzeitige, den Besucher des Okarbener Zentrums in einem Fernsehvideo erleben konnten, lebt in England. In Pakistan und einigen anderen Ländern sind die Glaubensanhänger Angriffen der Mullahs ausgesetzt.

Die Mitglieder sind verpflichtet, in ihrem täglichen Leben die sozialen, moralischen und spirituellen Werte, die der Islam einschärft, zu verwirlichen. Schamaila betet wie die anderen Gemeindemitglieder in Karben fünfmal am Tag. Wem es durch Arbeit oder Ausbildung nicht möglich ist, zu diesem Zweck ins Zentrum nach Okarben zu kommen, der darf auch woanders beten, erklärt sie. Aber die Amadiyya Muslim Jamaat gibt sich nicht ausschließlich religiös introvertiert. Aktive Wohlfahrtspflege, der sie sich verschrieben hat, möchte sie gerne auch in Karben betreiben. „Ich soll sagen, dass wir gerne helfen, wenn andere Menschen uns brauchen“, übersetzt Schamaila das Angebot ihres Vaters.

Mehr Informationen erteilen Basharat Ahmad, ☎ 06039/932127, oder die Zentrale für Deutschland in Frankfurt am Main, ☎ 069/554501.

Bushra Kahloom (rechts), Mitglied der Ahmadiyya Muslim Jammat, erläuterte Elli und Helmut Schöbel aus Okarben, was es mit der Gemeinde auf sich hat. Beim Tag der offenen Tür schnupperten viele Besucher in das Gebetszentrum rein. (Bild: Herbert)

3 اکتوبر 1999ء کو نماز سینٹر میں ہونے والے پہلے Tag der offenen Tür کی خبر، (Frankfurter Rundschau 05 Oktober 1999)

کاربن کے 10 مرد و خواتین شامل ہوئیں جنہوں نے ماٹو ''محبّت سب کے لیے نفرت کسی سے نہیں'' کا بینر اٹھا رکھا تھا۔صدر جماعت کی طرف سے ایک نوجوان نے حاضرین کو جماعت احمدیہ کا تعارف بھی کروایا۔

2002ء میں عیدالاضحی کے موقع پر Opferfest کے نام سے تقریب منعقد کی گئی جس میں غیر از جماعت مہمانوں کو دعوت دی گئی۔

2004ء کے موسم گرما میں Groß-Karben میں قلعہ Leonhardisches میں نسلی امتیاز کے خلاف منائے جانے والے ہفتہ میں مکرم مسعود جاوید صاحب کے ساتھ ایک خادم نے شرکت کی۔

25 جنوری 2013ء کو سینٹ میکائیل چرچ میں ایک تبلیغی پروگرام منعقد ہوا جس میں مکرم حماد ہیرٹر صاحب نے لیکچر دیا اور بتایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رحمت للعالمین تھے اور آپ کا دین بھی دنیا اور ہر انسان کے لئے باعث رحمت ہے۔تقریب میں Frankfurter Neupresse اور Wetterau Zeitung کے نمائندگان بھی موجود تھے اور اس کی خبر بھی اخبارات میں شائع کی۔

31 جنوری 2014ء کو سالِ نَو کا استقبالیہ پروگرام (Neujahrsempfang) نماز سنٹر میں منعقد ہوا جس میں 12 جرمن مہمانوں نے شرکت کی۔

اس سے قبل پہلا Neujahrsempfang پرانے Rathaus والے نماز سنٹر میں ہوا تھا۔

اس پروگرام میں شہر کی کابینہ کے ممبر Hr. Philip von Leonhardi جو کلچر اور انٹیگریشن (Stadtrat für Kultur und Integration) کے ذمہ دار ہیں، نے جماعت کے کاموں کو سراہا۔اسی طرح (Ausländerbeirat) Frau Sabander نے بھی شرکت کی۔ Frankfurter Neupresse کے نمائندے نے بھی شرکت کی اور پروگرام کی خبر اخبار میں شائع کی۔

31 مارچ سے 2 اپریل 2014ء کو پہلی بار تبلیغی نمائش (Islamausstellung) Bürgerzentrum میں لگائی گئی جس کا افتتاح شہر کے میئر جناب Guido Rahn (CDU) نے اور جناب Philipp Von Leonhardi نے کیا۔ میئر (Burgermeister) نے جماعت احمدیہ کی کاوشوں کو سراہا۔اس نمائش میں شہر کی متعدد اہم شخصیات نے شرکت کر کے اور اسلام احمدیت کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔اخبار Frankfurter Neue Presse کے نمائندے نے بھی شرکت کی اور اس نمائش کی خبر شائع کی۔

24 جنوری 2018ء کو دوسری مرتبہ یہ نمائش لگائی گئی۔

23 اپریل 2015ء کو جماعت کاربن نے خلافت کے موضوع پر برگرسنٹرم (Bürgerzentrum) کاربن میں ایک میٹنگ منعقد کی اور بتایا کہ خلافت دنیا میں انصاف اور اَمن قائم کرنے کی ضامن ہے۔مقامی اخبار Zeitungsring Lokalpresse کی 25 اپریل کے شمارے میں اس کی خبر شائع ہوئی۔

2 فروری 2016ء Zeitungsring Lokalpresse میں Muslime für den Frieden کے عنوان سے خبر شائع ہوئی۔

26 جنوری 2018ء کو کاربن کے مقامی اخبار Zeitungsring Lokalpresse میں جماعت کی ایک میٹنگ جو نئے سال کے آغاز پر کی گئی تھی کے متعلق خبر شائع کی گئی۔

مؤرخہ 28 جولائی 2022ء کو بین المذاہب کانفرنس منعقد کی گئی۔جس میں یہودیت، عیسائیت اور مسلمانوں کے بعض نمائندوں نے شرکت کی۔ باہمی رواداری اور برداشت کے موضوع پر اظہارِ خیال کیا۔

مؤرخہ 30 مارچ 2023ء کو جماعت احمدیہ کے صدسالہ جشن تشکر کی مناسبت سے ایک پروگرام ٹاؤن ہال میں منعقد ہوا۔اس موقع پر شہر کے میئر اور مختلف سیاسی پارٹیوں اور سماجی تنظیموں کے نمائندوں نے شرکت کی۔ اس موقع پر جماعت احمدیہ کا تفصیلی تعارف پیش کیا گیا اور ایک نمائش کا بھی اہتمام کیا گیا۔

14 نومبر 2015ء کو شہر کی طرف سے وسیع پیمانہ پر کی جانے والی شجر کاری مہم میں جماعت کاربن نے شرکت کی۔ 05 مارچ 2019ء کو Rathausstraße. کاربن پر پودا لگایا گیا۔اس موقع پر شہر کے میئر نے بھی شرکت کی۔

مؤرخہ 05.03.2019 کو Rathausstraße کاربن میں پودا لگانے کے بعد

جماعت احمدیہ جرمنی کے 100 سال پورے ہونے پر دیگر جماعتوں کی طرح کاربن جماعت نے بھی ایک پُروقار استقبالیہ کا اہتمام کیا۔ اس پروگرام میں شہر کی انتظامیہ اور بہت سی سیاسی وسماجی شخصیات نے شرکت کی۔ اس موقع پر برگر ماسٹر جناب Guido Rahn نے تقریر کرتے ہوئے جماعت احمدیہ جرمنی کے قیام پر سَو سال پورے ہونے پر مبارکباد پیش کی اور جماعت کی خدمات کو سراہا۔ 25 مئی 2023ء کے مقامی اخبار میں ”مسجد میں گفتگو اور طعام“ کے عنوان سے اس پروگرام کی خبر شائع ہوئی۔

کاربن شہر کی انتظامیہ نے جماعت احمدیہ کاربن کے نمائندوں کو مختلف تہذیبوں کے اجتماع کے موقع پر دعوت دی جس میں جماعت کا تعارف بھی کروایا گیا۔

اس وقت جماعت کاربن میں 29 واقفینِ نَو اور 42 واقفاتِ نَو ہیں۔

مسجد کی تعمیر تک یہاں کسی مربی سلسلہ کی تعیناتی نہ تھی، فریڈبرگ یا فرانکفرٹ کے مربیان کے زیرِ نگرانی یہ جماعت رہی۔ مسجد کے باقاعدہ افتتاح کے بعد یہاں سب سے پہلے مکرم نوید الحق شمس صاحب کی تقرری ہوئی ہے جو مسجد سے متصل مربی ہاؤس میں سکونت پذیر ہوئے ہیں۔

کاربن شہر کے قبرستان میں دو احمدی مکرمہ نصرت جہان صاحبہ (والدہ مکرم زبیر خلیل صاحب و نانی جان مکرم عبدالرفیق احمد صاحب) اور مکرم سعید احمد بھٹی صاحب مدفون ہیں۔ ہر دو کی وفات 2023ء میں ہوئی تھی۔ 24 مئی 2024ء کو وفات پانے والے مکرم سمیع اللہ خان صاحب (سابق صدر جماعت کاربن) کی تدفین بھی اسی قبرستان میں ہوئی ہے۔

وقارِ عمل

1999ء سے یہاں ہر سال یکم جنوری کو وقارِ عمل کیا جاتا ہے اور مقامی اخبارات میں اس کی خبر شائع ہوتی ہے۔

17 مئی 2019ء کو مسجد صادق کی تعمیر کے ایک مرحلہ کی باتصویر خبر شائع ہوئی جس میں عاطف ورک صاحب بھی موجود ہیں۔

یکم ستمبر 2023ء کے مقامی اخبار میں مسجد کے افتتاح کی خبر مع تصویر شائع ہوئی۔ اور حضورِ انور کے مسجد کے افتتاحی خطاب کا کچھ حصہ شامل اشاعت کیا گیا۔

2003ء سے جماعت کاربن کے ایک رکن مکرم عبدالرفیق احمد صاحب ایک ماہر قانون دان ہیں۔ آپ بچپن سے ہی جماعتی خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ مجلس خدام الاحمدیہ کے ساتھ ساتھ آپ کو جماعت کے مرکزی شعبہ تعلیم اور خارجہ میں خدمت کا موقع ملا۔ 2008 تا 2010ء آپ نیشنل سیکرٹری امور خارجیہ رہے۔ 2019ء سے آپ صدر دارالقضاء بورڈ جرمنی کے طور پر گراں قدر خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔ آپ کو سماجی فلاحی خدمات کے اعتراف کے طور پر شہر کی طرف سے 2016ء میں خصوصی اعزاز سے بھی نوازا گیا ہے۔ آپ ٹیبل ٹینس کے ماہر کھلاڑی بھی ہیں اور پورے ضلع میں دوسری پوزیشن کا اعزاز حاصل کر چکے ہیں۔

مکرم مسعود جاوید صاحب تین سال تک صدر جماعت رہے ہیں، موصوف کو مرکزی سطح پر شعبہ جائیداد میں 1998ء سے 2004ء تک بطور آرکیٹیکٹ خدمت کی توفیق بھی ملی ہے۔ آپ 2015ء تا 2020ء مقامی پارلیمنٹ میں بطور غیرملکیوں کے نمائندہ (Ausländerbeirat) منتخب ہوئے۔

مکرم عامر جاوید صاحب مرحوم کمپیوٹر پروگرامنگ کے ماہر تھے۔ آپ جماعت کے شعبہ تجنید کے اوّلین کارکنان میں سے تھے، 1998ء سے تاوفات (2004ء) آپ نے شعبہ اشاعت (سافٹ ویئر) میں باقاعدگی سے ٹھوس خدمت کی توفیق پائی، فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔

سالِ نَو کے موقع پر یکم جنوری 2019ء کو جماعت کاربن کی طرف سے شہر میں کئے جانے والے وقارِ عمل کے بعد

مسجد صادق کاربن کی تعمیر

یہ تفصیلی مضمون موجودہ و سابق صدران جماعت کاربن کی طرف سے مہیا کی جانے والی معلومات اور مختلف اخبارات و رسائل میں شائع شدہ رپورٹس کی مدد سے مکرم عرفان احمد خان صاحب ممبر تاریخ کمیٹی جرمنی نے مرتب کیا ہے۔ اگر کسی دوست کے علم میں مزید معلومات ہوں تو ان سے درخواست ہے کہ تاریخ کمیٹی جرمنی کو مطلع فرمائیں، جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(صدر تاریخ احمدیت کمیٹی جرمنی)

جماعت کاربن کے 1998ء میں قیام کے جلد بعد پہلا نماز سنٹر کرائے کی ایک عمارت میں قائم ہوا جہاں عبادات کی ادائیگی کے علاوہ جماعتی اجلاسات بھی منعقد کئے جاتے تھے۔ البتہ افراد جماعت کی تعداد میں بتدریج ہونے والے اضافہ اور 2007ء میں لوکل امارت قائم ہونے کے بعد افرادِ جماعت میں مقامی مسجد کی تعمیر کی ضرورت محسوس ہونے لگی تھی لیکن وسائل اور قانونی مجبوریاں راہ میں رکاوٹ بنی ہوئی تھیں۔ مسجد کے لئے زمین کے حصول کی پہلی کوشش مکرم سمیع اللہ خان صاحب مرحوم کے دورِ صدارت میں ہوئی لیکن پلاٹ کی قیمت مقامی جماعت کی استطاعت سے زیادہ تھی۔ احباب وخواتین مالی قربانی کر کے ابھی نوّے ہزار یورو جمع کر پائے تھے کہ پلاٹ ہاتھ سے نکل گیا۔ دوسری کوشش میں جماعت کا ایک وفد جس میں مکرم نیشنل امیر صاحب، مکرم عاطف شہزاد ورک صدر جماعت اور مکرم مسعود جاوید صاحب سیکرٹری جائیداد شامل تھے 12 اگست 2013ء کو شہر کے میئر سے ملا۔ چنانچہ اس ملاقات میں شہر کے میئر نے 1600 مربع میٹر کے پلاٹ کی نشاندہی کی۔ جماعت نے اپنی استطاعت اور وقتی ضرورت کے مطابق 834 مربع میٹر خریدنے میں دلچسپی ظاہر کی۔ جس پر میئر جناب Guido Rahn پلاٹ کو دو حصوں میں تقسیم کرنے پر راضی ہو گئے۔ اس ملاقات میں یہ بھی طے پایا کہ مسجد کے مینار کی اونچائی چھ میٹر اور گنبد کی اونچائی دو میٹر ہو گی۔

چنانچہ شہر کی اِنتظامیہ کی طرف سے اِجازت کے ساتھ ہی مسجد کی تعمیر کے ابتدائی کام کا آغاز کر دیا گیا۔ ایک طرف احباب جماعت بڑھ چڑھ کر وعدہ جات اور نقد ادائیگیاں کرنے لگے جس میں مقامی احمدی خواتین بھی کسی سے پیچھے نہ رہیں۔ دوسری طرف ستمبر 2013ء میں مسجد کی تعمیر کی تحریری اجازت حاصل کرنے کے لئے قواعد کے مطابق درخواست جمع کروادی گئی جس کی تحریری منظوری کا خط نومبر 2013ء میں ہی موصول ہو گیا۔ 26 فروری 2014ء کو ایک لاکھ اسی ہزار یورو میں مسجد کے لئے خریدا جانے والا پلاٹ جماعت کے نام منتقل ہو گیا۔ جس کے بعد مسجد کا نقشہ مکرم ہارون سیّد صاحب نے بنانا شروع کر دیا جس کے 18 مئی تک مکمل ہو جانے کے بعد مکرم

وقاص بن ساجد آرکیٹیکٹ نے اس کی منظوری حاصل کی لیکن اس دوران پارکنگ کا قانون مقامی طور پر تبدیل ہوگیا اور نقشہ کو برقرار رکھنے کے لئے جماعت کو مزید 75 مربع میٹر جگہ خریدنا پڑی اور اس طرح مسجد کے پلاٹ کا کل رقبہ 909 مربع میٹر ہوگیا۔

مسجد کا سنگ بنیاد

تعمیر سے پہلے کے تمام مراحل مکمل ہونے پر مسجد کے سنگِ بنیاد کی تیاری شروع کر دی گئی اور مرکز کی طرف سے اس خوشکن اطلاع کے بعد کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دورہ جرمنی 2014ء کے دوران مسجد کا سنگِ بنیاد رکھیں گے صدر جماعت مکرم عاطف شہزاد ورک نے درج ذیل 14 افراد پر مشتمل انتظامی کمیٹی ترتیب دے دی جس نے سنگِ بنیاد کے روز تک تمام انتظامی امور سرانجام دیئے۔

مکرم فرخ امین طاہر صاحب، صدر کمیٹی	مکرم مسعود قمر بشیر جاوید صاحب
مکرم سلمان ورک صاحب	مکرم حمود الرحمٰن صاحب
مکرم احتشام حیدر صاحب	مکرم توصیف نور صاحب
سیّد محب اللہ صاحب	مکرم دانیال وڑائچ صاحب
نعمان خان صاحب	مکرم فرید احمد تبسم صاحب
مکرم نوید یونس گوندل صاحب	مکرم منور احسان صاحب
مکرم فاروق حیدر صاحب	مکرم فاروق احمد وڑائچ صاحب

مسجد صادق کے سنگِ بنیاد کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 7 جون 2014ء کی منظوری عطا فرمائی تھی۔ چنانچہ مسجد کے پلاٹ پر اس روز خواتین اور مرد حضرات کے لئے دو بڑے خیمہ جات لگائے گئے جن کو خوبصورتی سے سجایا گیا تھا اور تمام مہمانوں کے لئے بیٹھنے کا انتظام تھا۔ سنگ بنیاد کے راستہ پر سرخ اور باقی جگہ پر سبز قالین بچھایا گیا تھا۔ مقامی جماعت کے علاوہ قریبی جماعتوں کے افراد اور مہمانان حضور کی آمد کے منتظر تھے۔
حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فریڈبرگ میں مسجد دارالامان کا افتتاح فرمانے کے بعد ساڑھے سات بجے شام کاربن تشریف لائے تو احباب و خواتین نے خیر مقدمی نعرے لگا کر حضور کا والہانہ استقبال کیا۔ مکرم عاطف شہزاد ورک صاحب صدر جماعت، مکرم مظفر احمد ظفر ریجنل امیر اور شہر کے میئر Philip von Leonhardi نے حضور کا استقبال کیا۔ حضور پہلے مردانہ خیمہ میں تشریف لائے جہاں سنگِ بنیاد سے قبل ایک مختصر تقریب کا اہتمام کیا گیا تھا۔ تلاوت قرآن کریم مع اردو و جرمن ترجمہ کے بعد مکرم نیشنل امیر صاحب نے شہر اور مقامی جماعت کا تعارف کرواتے ہوئے جماعت اور شہر کی انتظامیہ کے درمیان خوشگوار تعلقات کا ذکر کیا۔ شہر کے میئر نے اپنی مختصر تقریر میں مسجد کے سنگ بنیاد کو شہر کے لئے اہم دن قرار دیا۔ انہوں نے جماعت کے ساتھ اچھے تعلقات اور سماجی میدان میں جماعت کے بھر پور تعاون کا بھی ذکر کیا۔ گرین پارٹی کے مقامی رہنما Mario Schäfer نے تقریر میں کہا کہ آج کا دن خوشی کا دن ہے۔ احمدیہ جماعت جرمنی میں مسلمانوں کی پہلی تنظیم ہے جس کو صوبہ ہیسن میں چرچ کے برابر مقام ملا ہے۔ آپ سکولوں میں مذہب اسلام کی تدریس میں ہمارے ساتھ شامل ہیں، آپ ہمارے پارٹنر اور مددگار ہیں۔
مہمانوں کے اس اظہار خیال کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تقریب سے خطاب فرمایا۔

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد صادق کا سنگِ بنیاد رکھ رہے ہیں

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد و تعوّذ کے بعد فرمایا:
دنیا میں ہر جگہ جماعت احمدیہ کا یہی پیغام ہے کہ جہاں اللہ تعالیٰ نے انسان کو مختلف قوموں میں پیدا کیا ہے یہ مختلف اقوام ایک دوسرے کی پہچان ہیں۔ لیکن جب ایک جگہ اکٹھے ہوجاتے ہیں تو پھر اصل پہچان تقویٰ ہے، اللہ تعالیٰ کا خوف اور اس کا ڈر ہے۔ اس کے حکموں پر عمل ہے اور یہی تقویٰ ہے جو پھر عبادات کی طرف مائل کرتا ہے۔ پس یہ سوچ ہم احمدیوں کی ہے کہ ہم مختلف قوموں کے ساتھ مل جل کر اس لیے رہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو اور ایک دوسرے کا خیال رکھو۔ اس مسجد کا نام صادق رکھا گیا ہے جس کا مطلب سچا اور سچائی کو پھیلانے والا۔ سچائی کی اہمیت ہر احمدی کے عمل سے واضح ہوتی ہے۔ مسجد ایک ایسی جگہ بننے جارہی ہے جہاں لوگ صرف خدا تعالیٰ کی عبادت کے لیے ہی اکٹھے نہیں ہوتے بلکہ سچے پیغام کو پہنچانے اور اس پر عمل کرنے کے لیے بھی اکٹھے ہوتے ہیں۔
حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب کے آخر پر اجتماعی دعا کروائی جس کے بعد مسجد صادق کا سنگ بنیاد رکھنے کے لئے مخصوص جگہ پر تشریف لے گئے جہاں حضور نے دعاؤں کے ساتھ مسجد کا سنگ بنیاد رکھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بعد درج ذیل احباب و خواتین کو مسجد کی بنیاد میں اینٹ رکھنے کی سعادت حاصل ہوئی۔

حضرت آپا جان (بیگم صاحبہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)
مکرم عبداللہ واگس ہاوزر صاحب امیر جماعت جرمنی
Philip von Leonhardi صاحب میئر کاربن شہر
مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر
مکرم حیدر علی ظفر صاحب مشنری انچارج جرمنی
مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری
مکرم چوہدری افتخار احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ جرمنی
مکرم محمد نعمان صاحب معاون صدر مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی
مکرمہ امۃ الحئی صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ جرمنی
مکرم خاور افتخار صاحب نیشنل سیکرٹری ضیافت جرمنی
مکرم مظفر احمد ظفر صاحب ریجنل امیر
مکرم عاطف شہزاد ورک صاحب صدر جماعت

مسجد صادق کاربن کی تعمیر میں وقارِ عمل کرنے کی توفیق پانے والے خوش نصیب سیّدنا امیر المومنین خلیفۃالمسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہمراہ

بیٹھے ہوئے: مکرم سعید احمد گیسلر صاحب، مکرم تحسین رشید صاحب مربی سلسلہ، مکرم صداقت احمد صاحب مبلغ انچارج جرمنی، سیّدنا امیر المومنین خلیفۃالمسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز،
مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت جرمنی، مکرم مظفر احمد بھٹی صاحب، مکرم عاطف شہزاد ورک صاحب صدر جماعت
کھڑے ہوئے: مکرم اشفاق احمد گھمن صاحب، مکرم عظیم وڑائچ صاحب، مکرم معوذ گوندل صاحب، مکرم احسن احمد گھمن، مکرم حسن عثمان بھٹی صاحب، مکرم ذبیح محسن احمد گھمن صاحب،
مکرم علیم احمد منگلا صاحب، مکرم فہیم احمد منگلا صاحب، مکرم انصر احمد صاحب، مکرم شرجیل احمد صاحب، مکرم منور احسان صاحب، مکرم محمد رفیق صاحب، مکرم حافظ ہبۃالبسیط صاحب، مکرم ذوالفقار احمد صاحب، مکرم اصغر اعوان صاحب

مسعود جاوید صاحب سیکرٹری جائیداد
مکرم محمد عارف ورک صاحب، زعیم انصاراللہ
مکرم فرخ امین طاہر صاحب، قائد مجلس خدام الاحمدیہ
محترمہ بشریٰ جاوید صاحبہ، صدر جماعت لجنہ اماءاللہ
عزیزہ علیشہ سبین، واقفہ نَو
عزیزم معین احمد گوندل، واقفِ نَو

سنگِ بنیاد رکھنے کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس مارکی میں تشریف لائے اور مہمانوں و احباب جماعت کے ساتھ چائے نوش فرمائی۔ بیت السبوح روانگی سے قبل بچوں اور بچیوں میں چاکلیٹ تقسیم کئے۔ اراکین مجلس عاملہ کے ساتھ تصویر بنوائی۔ سنگِ بنیاد کی اس تقریب میں 77 جرمن مہمان شامل ہوئے جن میں 9 سیاسی و سماجی شخصیات شامل تھیں۔ سنگِ بنیاد میں HR ٹی وی کا نمائندہ اور دو اخبارات Neupresse اور Wetterauzeitung کے نمائندے بھی شامل ہوئے جنھوں نے مذکورہ اخبارات میں سنگِ بنیاد کی تفصیلی خبریں شائع کیں۔

مسجد صادق کی تعمیر

سنگِ بنیاد رکھے جانے کے بعد 2016ء میں مسجد کی تعمیر شروع ہوئی اور مسجد کی دیواریں کھڑی کی جانے لگیں تو بعض ہمسایوں نے تعمیر کے خلاف مقدمہ دائر کر دیا۔ علاوہ ازیں مخالفین نے مسجد کی تعمیر کے خلاف مختلف حربے استعمال کرنا شروع کر دیئے جس میں سے ایک تعمیراتی سرکاری ادارے سے No Objection سرٹیفیکیٹ جس کو جرمن زبان میں Baulast کہا جاتا ہے، لاکر دینے کا مطالبہ مقامی جماعت سے کیا گیا جو بالکل نیا مطالبہ تھا۔ اس سرٹیفیکیٹ کو جاری کروانے کے دورانیہ میں مخالفین کو سرکاری انتظامیہ کو دباؤ میں لانے کا موقع ملتا رہا۔ ایک مرحلہ ایسا بھی آیا کہ شہر کے میئر نے جماعت کو مشورہ دیا کہ ہم اس جگہ مسجد نہ بنائیں بلکہ وہ نیا پلاٹ دینے کو تیار ہے۔ لیکن جماعت کا اصرار تھا کہ جس جگہ مسجد کا سنگِ بنیاد رکھ دیا گیا ہے اور جس پلاٹ پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک قدم پڑ چکے ہیں ہم اس جگہ کو چھوڑنے کے لئے ہرگز تیار نہیں۔ اس مشکل وقت میں جماعت کے افراد نے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دعا کے لیے خطوط لکھے اور خود بھی دعائیں کیں۔ 10 اگست 2016ء کو مقامی تعمیراتی دفتر کی طرف سے مقرر مدّت میں تعمیر شروع نہ کرنے پر ڈرانے کے لیے جرمانہ کے خطوط آنے لگے۔ ان دنوں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جرمنی میں تھے۔ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو ساری صورت حال بتا کر دعا کی درخواست کی گئی۔ 18 اگست کو جمعہ کے روز صدر جماعت ایک کام کے سلسلہ میں سرکاری افسر مسٹر Busch Volkmar سے ملے اور ملاقات کے دوران اپنی اس مشکل کا بھی ذکر کر دیا۔ انہوں نے حیرت انگیز طور پر اُسی وقت مطلوبہ سرٹیفیکیٹ جاری کر کے اس کی نقل صدر صاحب کو دے دی جبکہ باقاعدہ دفتری خط سوموار 21 اگست کو جماعت کو بذریعہ ڈاک موصول ہوگیا، الحمدللہ علیٰ ذالک۔

چنانچہ ان مراحل کو طے کرنے اور تعمیر کو دوبارہ شروع کرنے میں وقت لگا اور 24 مئی 2018ء کو مسجد کی تعمیر کا آغاز وقارِ عمل سے کیا جاسکا جو ستمبر 2019ء تک جاری رہا۔ روزانہ خدام اور انصار کی ڈیوٹی لگائی جاتی رہی۔ کم از کم پانچ احباب ہر روز وقارِ عمل کے لیے موجود ہوتے جبکہ چھٹی والے دنوں میں احباب کی تعداد میں نمایاں اضافہ ہو جاتا اور ایک سال سے زائد عرصہ تک یہی صورت حال رہی۔ لجنہ اماءاللہ وقارِ عمل میں شامل ان احباب کے لئے گھروں سے کھانا تیار کر کے مسلسل بھجواتی رہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے، آمین۔

مسجد کی تعمیر پانچ مراحل میں مکمل ہوئی، پہلے مرحلہ میں کھدائی کی گئی اور بنیادوں کا فرش (Bodenplatte)

بنایا گیا۔ دوسرے مرحلہ میں بنیاد سے شروع کر کے چھت تک دیواروں کی چنائی کی گئی۔ تیسرے مرحلہ میں مسجد کی چھت مکمل کی گئی۔ چوتھے مرحلہ میں مینار اور گنبد تعمیر کئے گئے۔ جبکہ پانچویں مرحلہ میں دیواروں کو پلستر کیا گیا، کھڑکیاں، دروازے نصب کئے گئے، پوری عمارت میں گرمائش کا نظام لگایا گیا، فرش پر ٹائلز نیز سینٹری کا کام ہوا، بجلی، سولر پینلز، تین عدد ٹی وی لگائے گئے، ساؤنڈ سسٹم، باورچی خانہ کی تنصیب، مسجد میں کارپٹ بچھانے کا کام، مردانہ و زنانہ ہالز کے درمیان عارضی دیوار کھڑی کرنے کا کام، صحن کی تیاری اور پارکنگ کا کام مکمل کیا گیا۔ اس طرح مسجد صادق کی تعمیر میں 90 فیصد کام وقارِ عمل کے ذریعہ کیا گیا۔جس کے لیے وقارِ عمل میں حصہ لینے والے افراد کے نام دعا اور ریکارڈ کی غرض سے درج کئے جارہے ہیں۔

مکرم سلمان ورک صاحب	مکرم عاطف شہزاد ورک صاحب
مکرم علیم احمد منگلا صاحب	مکرم محمد اعظم منگلا صاحب
مکرم اشفاق احمد گھمن صاحب	مکرم فہیم احمد منگلا صاحب
مکرم احسن احمد گھمن صاحب	مکرم ذبیح محسن گھمن صاحب
مکرم مسعود قمر بشیر جاوید صاحب	مکرم عثمان احمد بھٹی صاحب
مکرم سرفراز صاحب (Langenselbold)	مکرم شمائل رحمان صاحب
مکرم فاروق احمد چیمہ صاحب	مکرم محمد رفیق صاحب
مکرم عبدالرفیق صاحب	مکرم توصیف نور صاحب
مکرم غضنفر گھمن صاحب	مکرم بشارت احمد نومی صاحب
مکرم نثار گھمن صاحب	مکرم ولید گھمن صاحب
مکرم نوید گوندل صاحب	مکرم معوذ گوندل صاحب
مکرم صادق پرویز صاحب	مکرم عظیم وڑائچ صاحب

Lokales

Freitag, 17. Mai 2019 - 114 - Seite 23

Guten Morgen, liebe Leser!

Fühlen Sie sich hundsmiserabel? Wie ein geprügelter Hund oder ein begossener Pudel? Als ob Sie vor die Hunde gehen? Das ist aber ein dicker Hund! Oder auch nicht, denn wenn der Hund in der Pfanne verrückt wird, deutet des Pudels Kern darauf hin, dass hier Menschen und deren Gefühlslagen gemeint sind, nicht Tiere. Seitdem abends neben meinem Schreibtisch ein Hundeschwanz wackelt und ich sicher sein kann, dass im Gegensatz zum Haushalt der Familie Lohse in Loriots Kinofilm »Pappa ante portas« an dem Schwanz auch tatsächlich ein Hund dranhängt, sehe ich Redewendungen mit Hunden kritisch. Was kann der Hund dafür, wenn sich Menschen hundsmiserabel fühlen? Und wann haben Sie zum letzten Mal einen (mit was auch immer!) begossenen Pudel gesehen? Das sind rhetorische Hilfskonstrukte, die menschliches Verhalten auf Hunde projizieren. Da muss beim ersten Rendezvous ein Anstandswauwau dabei sein, und wer vor dem Futtertrog bzw. in der Kantine seinen inneren Schweinehund nicht in den Griff bekommt, sieht am Ende aus wie ein Rollmops. Wobei es nicht wenige Möpse gibt, die tatsächlich aussehen wie ein aufgespießter und mit Gurken

Der Rohbau steht

Die in Karben lebenden Muslime erhalten ein Gebetshaus. Das Zentrum der Ahmadiyya-Gemeinde im Okarbener Gewerbegebiet Spitzacker steht im Rohbau. Zur Einweihung im Herbst wird hoher Besuch erwartet.

Von Holger Pegelow

Am späten Nachmittag dieses Montags ist die Baustelle verwaist, die Umzäunung ist verschlossen. Doch auch von außen ist gut erkennbar, was sich am Spitzacker 18a tut. Der Rohbau für die Moschee der muslimischen Ahmadiyya-Gemeinde steht.

Ein Jahr ist vergangen, seit die Arbeiten dort begonnen haben. Besonders schnell ist das nicht. Dafür hat der Vorsitzende der Gemeinde, Atif Virk, eine ganz einfache Erklärung: »Die Moschee wird mit vielen freiwilligen Helfern gebaut.« Viele Gemeindemitglieder packen mit an. Da sie aber berufstätig seien, kämen sie zu unterschiedlichen Zeiten. Mal seien mehr, mal weniger auf der Baustelle. Aber hin und wieder auch niemand. »Samstags sind schon mal fünf bis acht Leute im Einsatz«, sagt Virk. Insgesamt strebe man an, dass man als Gemeinde 80 Prozent

اخبار Wetterau Zeitung میں زیرِ تعمیر مسجد صادق کاربن کی خبر (17.05.2019)

مکرم منور احسان صاحب	مکرم ملک عبدالطیف صاحب
مکرم ذوالفقار احمد ظفر صاحب	مکرم حافظ ہبۃ البسیط صاحب
مکرم شرجیل احمد صاحب	مکرم سلطان علی صاحب
مکرم فرید احمد تبسم صاحب مع بچگان (ولید تبسم اور جلید تبسم)	مکرم جعفر احمد صاحب (Königstedten)
مکرم انصر احمد صاحب	مکرم طاہر احمد صاحب (حال مقیم فرید برگ)
مکرم زوہیب احمد صاحب	مکرم مختار احمد گھمن صاحب
مکرم معین احمد گوندل صاحب	مکرم منصور احمد صاحب
مکرم انتصار حیدر صاحب	مکرم احتشام حیدر صاحب
مکرم چوہدری عامر شہزاد صاحب	مکرم احتشام احمد صاحب
مکرم منور چودھری صاحب	مکرم قاصد احمد چوہدری صاحب
مکرم خالد محمود باجوہ صاحب	مکرم رانا محبوب احمد صاحب
مکرم ظہیر احمد صاحب	مکرم سجاد سلطان صاحب
مکرم دانیال وڑائچ صاحب	مکرم زوہیب احسان صاحب
مکرم بلال ناصر صاحب	مکرم سمیر منظور صاحب
مکرم سمیع اللہ خان صاحب	مکرم ملک صلاح الدین صاحب
مکرم فرخ امین طاہر صاحب	مکرم محمد رفیع صاحب
مکرم دانیال منگلا صاحب	مکرم حسیب الرحمن صاحب

پہلے تین مراحل مکرم عاطف شہزاد ورک صاحب کے دورِ صدارت میں مکمل ہوئے اور آخری دو مراحل میں مکرم مسعود قمر بشیر جاوید صاحب نے بحیثیت صدر جماعت کام کی نگرانی کی۔

جنوری 2020ء میں مسجد تیار ہوگئی تو نماز سینٹر کی بجائے مسجد میں نمازوں کی ادائیگی شروع کر دی گئی اور پہلا نماز جمعہ 10 جنوری 2020ء کو مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت جرمنی نے پڑھایا۔

نامہ نگار خصوصی

مسجد صادق کاربن کا افتتاح

تعمیر مسجد کے بعد افتتاح کی تقریب ابھی منعقد نہ ہوئی تھی کہ دنیا کو کورونا کی وباء کی لپیٹ میں آ گئی جس کے نتیجہ میں لوگوں کے ایک جگہ جمع ہونے پر پابندی لگ گئی۔ تین سال بعد جب حکومت کی طرف سے معاشرتی زندگی دوبارہ شروع کرنے کی اجازت دی گئی تو مسجد صادق کے افتتاح کی تقریب سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دستِ مبارک سے مؤرخہ 30 اگست 2023ء کو عمل میں آئی، الحمدللہ۔

تیاری

مرکز کی طرف سے افتتاح کی تاریخ ملتے ہی صدر صاحب جماعت نے دو انتظامی کمیٹیاں تشکیل دیں۔ مسجد کے افتتاح سے متعلق امور کے لیے بنائی جانے والی کمیٹی کے صدر مکرم طاہر احمد اشرف صاحب تھے اور ان کے ساتھ درج ذیل احباب نے انتظامی امور میں ہاتھ بٹایا۔

مکرم سلمان ورک صاحب، مکرم احتشام حیدر صاحب، مکرم شعیب احمد باجوہ صاحب، مکرم خالد مجید صاحب، مکرم عرفان احمد بھٹی صاحب، مکرم عثمان احمد بھٹی صاحب، مکرم شرجیل احمد اشرف صاحب، مکرم وہاج الدین اکبر صاحب، مکرم اظہر احمد صاحب، مکرم مختار احمد گھمن صاحب۔ علاوہ ازیں اس موقع پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی موجودگی میں مہمانوں کے اعزاز میں ہونے والی خصوصی تقریب کے لئے بھی ایک کمیٹی تشکیل دی گئی جس کے صدر مکرم شائل رحمٰن صاحب تھے اور درج ذیل احباب اس کمیٹی کے ممبر تھے۔

مکرم مظفر احمد فاروقی صاحب، مکرم عرفان احمد صاحب، مکرم یاسر احمد صاحب، مکرم مسعود جاوید صاحب، مکرم حبیب الرحمٰن صاحب، مکرم شرجیل احمد اشرف صاحب، مکرم احد کلیم صاحب، مکرم اسداللہ ملک صاحب، اس تقریب میں شمولیت کے لیے 700 دعوت نامے جاری کئے گئے۔

افتتاحی تقریب

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے افتتاح کے لیے 30 اگست 2023ء کی سہ پہر پانچ بج کر سات

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد صادق کے افتتاح کے روز نماز ظہر وعصر کی ادائیگی کے بعد احباب جماعت کاربن سے ازراہ شفقت گفتگو فرما رہے ہیں

منٹ پر مسجد صادق میں ورود فرما ہوئے۔ مقامی جماعت کے افراد نے بڑے پُرجوش اور والہانہ انداز میں محبّت بھرے نعروں سے اپنے پیارے امام کا استقبال کیا کہ آج ہر کوئی بے حد خوش تھا۔ بچوں اور بچیوں نے گروپس کی صورت میں خیرمقدّمی دعائیہ نظمیں پیش کیں۔ اس موقع پر کاربن جماعت کے صدر مکرم عاطف شہزاد ورک صاحب، ریجنل امیر مکرم مظفر احمد بھٹی صاحب اور مقامی مربی سلسلہ مکرم تحسین رشید صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد کی بیرونی دیوار پر نصب تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور دعا کروائی۔ جس کے بعد حضور انور مسجد کے ہال میں تشریف لے آئے اور نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں جس کے ساتھ ہی مسجد کا باقاعدہ افتتاح بھی عمل میں آیا۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد مسجد میں ہی کھڑے کھڑے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے چند منٹ احباب جماعت سے گفتگو فرمائی۔ حضور انور نے جماعت کی تجنید کے بارہ میں دریافت فرمایا تو لوکل صدر صاحب جماعت نے عرض کیا کہ ہماری تجنید 280 کے قریب ہے۔

حضور انور کے استفسار پر کہ یہاں سے لوگ کام کاج کے لیے کہاں جاتے ہیں اس پر صدر صاحب نے عرض کیا کہ فرانکفرٹ جاتے ہیں اور آجکل بہت سے لوگ اپنے گھروں سے بھی آن لائن کام کر رہے ہیں۔

بعدازاں حضور انور نے اس شہر میں نئے آنے والے احباب کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ اس پر ایک نوجوان نے بتایا کہ وہ احمد خان منگلا صاحب کے بیٹے ہیں اور 2018ء میں ربوہ سے یہاں آئے تھے۔

ربوہ سے آنے والے ایک طالبعلم نے بتایا کہ وہ یہاں فی الحال کام بھی کر رہے ہیں اور ساتھ جرمن زبان کا کورس بھی کر رہے ہیں۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد سے ملحقہ کامن روم اور دفتر کا معائنہ فرمایا۔ اس دوران بچے باہر قطاروں میں کھڑے ہو چکے تھے۔ حضور انور نے ازراہ شفقت بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔ پھر مسجد کے اس حصہ میں تشریف لے آئے جہاں خواتین موجود تھیں۔ یہاں بھی بچیوں نے حضور انور کی موجودگی میں دعائیہ نظمیں پڑھ کر اپنے آقا سے محبّت واخلاص کا اظہار کیا۔ خواتین کی تعداد زیادہ ہونے کی وجہ سے باہر مارکی میں بھی خواتین کا انتظام کیا گیا تھا۔ حضور انور اس مارکی میں بھی تشریف لے گئے اور ازراہِ شفقت بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔ اس روز حضور انور نے مسجد کے بیرونی احاطہ میں بادام کا پودا بھی لگایا۔ پھر حضور کے قریب ہی اس جگہ تشریف لائے جہاں جناب میئر پودا لگانے کے لیے منتظر تھے چنانچہ حضور انور کی موجودگی میں موصوف نے بھی پودا لگایا۔ اس کے بعد حضور انور مسجد کی محراب کی بیرونی جانب تشریف لائے۔ اس موقع پر شہر نے میئر حضور انور کے ساتھ بے تکلفی اور اپنائیت کے ساتھ گفتگو کرتے رہے۔ ممبران مجلس عاملہ جماعت کاربن اور کارکنان شعبہ سو مساجد، مسجد کی تعمیر کے دوران وقارِ عمل کرنے والی ٹیم نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ گروپ کی صورت میں تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔

نامہ نگار خصوصی

استقبالیہ تقریب

مسجد صادق کاربن

مسجد کے افتتاح کے موقع پر ایک استقبالیہ تقریب کا اہتمام شہر کے ٹاؤن ہال میں کیا گیا تھا۔ اس تقریب میں کاربن کے علاوہ گردونواح سے بھی جرمن مہمانوں کو مدعو کیا گیا تھا۔ اس تقریب کے لئے مسجد کا افتتاح فرمانے کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پانچ بج کر پچاس منٹ پر رونق افروز ہوئے۔

تقریب کا آغاز تقریب کے ناظم مکرم وہاج بن ساجد صاحب کے خیرمقدّمی الفاظ سے ہوا جس کے بعد موصوف نے تلاوت قرآنِ کریم کے لئے مکرم حافظ بدر یاسر اشرف صاحب کو بلایا، بعدازاں مکرم یاسر احمد صاحب نے تلاوت کی گئی آیات کریمہ کا جرمن ترجمہ پیش کیا۔ پھر مکرم امیر صاحب جماعت جرمنی نے حاضرین کو مسجد کا تعارف کراتے ہوئے بتایا کہ نماز ہال کے ساتھ ایک کثیرالمقاصد کمرہ بھی تعمیر کیا گیا ہے۔ ان دونوں کا تعمیراتی رقبہ 126 مربع میٹر ہے اس کے علاوہ ایک دفتر اور بعض چھوٹے کمرے بھی موجود ہیں۔ مسجد سے ملحقہ ایک کچن اور گیسٹ روم بھی ہے۔ گنبد کا قطر 6 میٹر ہے۔ دو مینار تعمیر کئے گئے ہیں اور ہر ایک کی اونچائی 7 میٹر ہے۔ اس کے علاوہ ایک دفتر بھی ہے اور بعض اور چھوٹے کمرے ہیں جو بطور دفاتر استعمال کیے جائیں گے۔ اس مسجد کی تعمیر پر 9 لاکھ پچاس ہزار یورو لاگت آئی ہے۔

امیر صاحب نے اس شہر کے تعارف میں بتایا کہ سال 1970ء میں شہر کاربن کے قیام کا آغاز ہوا لیکن شہر کی تاریخ اس سے بھی بہت قدیم ہے۔ علاوہ ازیں امیر صاحب نے جماعت کاربن کے قیام اور اس کی تدریجی ترقی اور تبلیغی و تربیتی کاوشوں کا ذکر کیا۔

2013ء میں مسجد کے لیے پلاٹ کے حصول کی بات چیت ہوئی اور عمارت کی ابتدائی درخواست منظور ہوگئی تو 2014ء میں 834/ مربع میٹر کا یہ قطعہ زمین حاصل کرنے کی توفیق ملی۔ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 07/جون 2014ء کو یہاں تشریف لاکر مسجد صادق کا سنگِ بنیاد رکھا تھا۔

بعدازاں کاربن کے نواحی شہر Bad Nauheim سے قومی اسمبلی کی ممبر Natalie Pawlik صاحبہ کو تقریر کرنے کی دعوت دی گئی۔ موصوفہ نے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں مؤدبانہ سلام عرض کرنے کے بعد محترم نیشنل امیر صاحب، مقامی میئر صاحب اور تمام معزز مہمانوں کو بھی سلام پیش کیا اور مقامی احباب جماعت کی نہ صرف دعوت کا بلکہ اس اَمر کا بھی شکریہ ادا کیا کہ انہیں مسجد صادق کے افتتاح کے موقع پر تقریر کا موقع دیا گیا ہے۔ انہوں نے اس اَمر پر اظہارِ اطمینان کیا کہ افرادِ جماعت احمدیہ کو اس مسجد کے افتتاح سے ایک ایسی جگہ میسر ہے جس میں وہ اَمن سے اللہ کی عبادت اور دیگر پروگرام کر سکتے ہیں۔

انہوں نے مزید کہا کہ مذہبی آزادی جرمنی کے آئین کا ایک بنیادی حصہ ہے۔ لیکن اگر ہم مختلف ممالک کی طرف نظر دوڑائیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ یہ حقوق ہر جگہ اس طرح سے ہر ایک کو میسر نہیں ہیں۔ لوگوں کو ان کے مذہب

کی وجہ سے ظلم سہنے پڑتے ہیں۔ افسوس سے یہ کہنا پڑتا ہے کہ احمدی مسلمانوں پر بھی ایسا ظلم ہوتا ہے۔ جیسا کہ پاکستان یا بورکینافاسو میں آپ کے ساتھیوں پر ظلم کیا جاتا ہے، مذہب کے نام پر گرفتار کیا جاتا ہے، آپ کی مساجد اور قبرستان کی بے حرمتی کی جاتی ہے۔ آپ کے لیے امن سکون سے رہنا بھی ممکن نہیں یہاں تک کہ آپ کی جانیں بھی خطرہ میں رہتی ہیں۔ یہ واقعات دنیا کو بتانے چاہئیں تا کہ رائے عامہ بے دار ہو۔ موصوفہ نے دوٹوک الفاظ میں کہا کہ مستقل امن تب ہی قائم کیا جاسکتا ہے جب ہم ایسے حالات پیدا کریں کہ ہر شخص آزادی کے ساتھ اپنی زندگی گزار سکے۔ موصوفہ نے کہا کہ اس علاقہ میں ہم سب کا آپس میں مل جل کر رہنے کا ذکر کرنا ضروری ہے، مذہب کی وجہ سے ہم میں فاصلہ نہیں ہونا چاہیے اور اس کام میں جماعت احمدیہ مسلمہ کا بھی ایک بہت مثبت کردار ہے۔

موصوفہ نے کچھ ماہ قبل Nidda میں جماعت احمدیہ کی طرف سے منعقد ہونے والے صد سالہ جوبلی پروگرام کا بھی ذکر کیا اور کہا کہ اس وقت مجھے یہ موقع ملا تھا کہ مَیں خود اس بات کی گواہ بن سکی کہ آپ لوگوں کا ماٹو ''محبت سب کے لیے نفرت کسی سے نہیں'' صرف الفاظ ہی نہیں بلکہ آپ لوگ ایسا عمل بھی کرتے ہیں۔ آپ لوگ کچھ چھپاتے نہیں اور جرمنی میں آپ لوگ فعال ہیں اور سب سے آپ رابطے رکھتے ہیں۔ میری آپ لوگوں کے لیے یہی تمنا ہے کہ مسجد صادق میں آپ لوگ آپس میں خوشی سے ملیں اور امن قائم کرنے میں کوشاں رہیں، شکریہ۔

پھر Wetterau سے CDU کے صوبائی ممبر پارلیمنٹ جناب Tobias Utter نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔ موصوف نے سب سے پہلے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں اور پھر تمام حاضرین کو سلام پیش کیا اور خوش آمدید کہا۔ موصوف نے کہا کہ مجھے دوسری مرتبہ یہ خاص اعزاز حاصل ہو رہا ہے کہ میں جماعت احمدیہ کی مسجد کے افتتاح کے موقع پر کچھ بیان کرسکوں، سب سے پہلے آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ احمدیہ مسلم جماعت Karben کو آج مسجد کے افتتاح کا موقع مل رہا ہے۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ جرمنی میں حقیقتاً مذہبی آزادی ہے۔ یہ آزادی ہر ایک کو ہر جگہ اس طرح میسر نہیں۔ تاہم تعمیراتی کام کے دوران قانونی مشکلات کا تو سامنا کرنا پڑا ہوگا لیکن اس کے باوجود آپ نے مسجد مکمل کرلی ہے۔

مسجد ایک ایسی جگہ ہے جہاں عبادت کی جاسکے لیکن ساتھ ہی اس جگہ پر لوگ آپس میں ملتے بھی ہیں اور یہ ایک امن کی جگہ بھی ہے، امید ہے کہ اس مسجد سے ہمیشہ امن کا پیغام ملے گا۔ مجھے یہ بھی خوشی ہے کہ جماعت احمدیہ کو صرف اپنے جماعت کے ممبران کی فکر نہیں ہوتی بلکہ خدمتِ انسانیت بھی اس کی ترجیحات میں شامل ہے جیسا کہ عزت مآب (حضور انور) نے سوموار کو[1] یہ بات واضح کی کہ ہمسائے کی خدمت مذہبی طور پر فرض ہے اور یہ منظر Hessen کی احمدی سوسائٹی کے فعّال ممبران میں دیکھنے کو ملتا ہے۔

موصوف نے پاکستان میں احمدیوں اور عیسائیوں پر مظالم کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ایسے ظالم لوگ ناجائز طور پر مذہب کا نام استعمال کرتے ہیں، ایسے لوگوں کا مذہب سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ ایسی تاریکی کے وقت میں خدا کے نور کی اور پیار اور امن کی ضرورت بڑھ جاتی ہے۔ اسی لئے خلیفۃ المسیح نے اپنی مختلف ملاقاتوں اور مختلف خطابات میں امن قائم کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے جو آپ کی تصنیف Die Weltkrise und der Weg zum Frieden میں تفصیل سے موجود ہے۔

آخر پر موصوف نے کہا کہ ہمارے لیے یہ بڑے اعزاز کی بات ہے کہ خلیفۃ المسیح ایک بار پھر Karben تشریف لائے اور اپنی آمد سے مسجد کے افتتاح کو رونق بخشی۔ دعا ہے کہ خدا تعالیٰ کا یہ گھر ہمیشہ ایک رواداری والا گھر رہے، جہاں لوگوں کی مدد کی جائے اور ایک دوسرے کی مدد کرنے کی ترغیب دلائی جائے اور خدا تعالیٰ کا پیار ہمیں ملے۔

اس کے بعد Karben شہر کے میئر جناب Guido Rahn حاضرین سے مخاطب ہوئے اور سب سے پہلے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہا، اسی طرح تمام حاضرین کو سلام کہنے کے بعد کہا کہ ہمارے لیے یہ نہایت ہی اعزاز کی بات ہے کہ جماعت احمدیہ کے روحانی سربراہ 2014ء کے بعد اب دوسری بار ہمارے پاس Karben میں تشریف لائے ہیں، اس لئے آج کا یہ پروگرام ہمارے شہر کے لیے بھی بہت اہمیت کا حامل ہے۔ میئر صاحب نے کہا کہ آج مجھے بطور میئر اس امر پر خوشی ہو رہی ہے کہ اس ہال میں صرف احمدیہ جماعت کے ممبران نہیں ہیں بلکہ حاضرین کو دیکھ کر یقین ہو جاتا ہے کہ آپ لوگ تو صحیح رنگ میں Karben کا حصہ بن چکے ہیں۔ آپ نے تقریباً تمام سیاسی پارٹیوں کے نمائندے بلائے ہوئے ہیں، پولیس کے نمائندگان موجود ہیں، فائر بریگیڈ موجود ہے، لوکل سپورٹس کلبوں کے نمائندگان حاضر ہیں۔ جماعت احمدیہ کو Karben میں 25 سال ہو چکے ہیں، اس کے بعد یہ آپ لوگوں کا وطن بن چکا ہے۔

مسجد کی تعمیر میں تاخیر کے حوالہ سے میئر صاحب نے بھی تعمیراتی کام میں پیش آنے والی مشکلات کا ذکر کیا اور کہا کہ بے شک کچھ دیر لگی ہے لیکن اب یہ کام مکمل ہو گیا ہے۔ Karben شہر میں ہم ہر ایک کو خوش آمدید کہیں گے جو ہمارے آئین کے مطابق امن میں رہنا چاہتا ہو۔ آپ لوگ تو خاص طور پر ان تمام چیزوں کا خیال رکھتے ہیں بلکہ معاشرے کے مفید وجود بھی ہیں۔ یہ دوسروں کو بھی دیکھنا ہوگا بلکہ آپ سے سیکھنا ہوگا۔ یہ بات بالکل ناقابلِ برداشت ہے کہ کسی پر صرف اس کے مذہب یا کسی اور قومیت ہونے کی بنا پر ظلم کیا جائے۔ یہ نہایت ہی افسوس کی بات ہے، اسی لیے مَیں کہتا ہوں کہ Karben شہر ہر ایک کو خوش آمدید کہتا ہے خواہ اس کا تعلق کسی بھی مذہب سے ہو۔

مہمان مقررین کے اظہار خیال کے بعد چھ بج کر تینتیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حاضرین سے خطاب فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور تسمیہ کے بعد حضور انور نے فرمایا:

تمام معزز مہمانان کرام! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ایک لمبے عرصے کی روک کے بعد آخر جماعت احمدیہ مسلمہ کو اس شہر میں ایک چھوٹی سی مسجد بنانے کی توفیق ملی۔ اس کے لیے شہر کے میئر،

1- مسجد مبارک Florstadt کے افتتاح کے موقع پر۔ ناقل

کونسلر اور شہری سب کا مَیں شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے ہمارے اس مسجد کی تعمیر کو ممکن بنانے میں ہماری مدد کی اور یہ شکریہ صرف زبانی شکریہ نہیں بلکہ ہمارا ایک مذہبی فریضہ ہے، اسلام کا یہ حکم ہے۔ بانیٔ اسلام ﷺ نے یہ فرمایا کہ اگر تم لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتے تو خداتعالیٰ کا بھی شکریہ ادا نہیں کرتے۔ پس اس لحاظ سے ہمارا یہ مذہبی فریضہ بھی ہے کہ آپ لوگوں کا شکریہ ادا کریں جنہوں نے اس کام میں ہماری مدد کی اور آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کو اس شہر میں ایک چھوٹی سی، خوبصورت مسجد میسر آ گئی۔

مکرم امیر صاحب جماعت جرمنی نے اس شہر کی تاریخ بیان کرتے ہوئے ذکر کیا کہ مسجد شہر کے درمیان میں ہے۔ یہ ایک بڑی اچھی بات ہے کیونکہ جہاں شہر میں دنیاوی اور مادی چیزوں کے لیے بہت ساری سہولتیں مہیا کی جاتی ہیں وہاں مذہب پر عمل کرنے والوں کے لیے بھی ایک جگہ ہونی چاہیے تاکہ وہ اس جگہ جمع ہو کر اپنے خدا کی عبادت کر سکیں۔ چاہے یہاں مسجد بھی ہو، چرچ بھی ہو اور دوسرے مذاہب کی عبادت گاہیں بھی ہو سکتی ہیں اور ہونی چاہئیں۔ یہ سب جب اکٹھے ہوں گے تب پتہ لگے گا کہ مذہب ایک دوسرے کے ساتھ مل بیٹھ کر اور تعاون سے رہنے کی تعلیم دیتا ہے۔ کوئی مذہب ایسا نہیں، کسی مذہب کا بانی ایسا نہیں جنہوں نے شدّت پسندی کی تعلیم دی ہو، فساد پیدا کرنے کی تعلیم دی ہو۔ ہمارے ایمان کے مطابق تمام انبیاء خداتعالیٰ کی طرف سے آئے اور خداتعالیٰ نے ان کو یہ تعلیم دے کر بھیجا کہ تم خدا کی عبادت کرنے کی طرف توجہ دلاؤ، لوگوں کو ایک دوسرے کے حق ادا کرنے کی طرف توجہ دلاؤ، امن، پیار، محبّت اور بھائی چارے کو فروغ دینے کی طرف توجہ دلاؤ۔

پس اس لحاظ سے یہ ایک اچھی بات ہے کہ یہاں ہمیں ایسی جگہ مسجد مل گئی جہاں سے ہم اپنے اردگرد کے ماحول میں اسلام کی حقیقی تعلیم کے بارے میں لوگوں کو بتا سکیں گے۔ بعض غلط قسم کے مسلمانوں نے اسلام کے بارے میں جو غلط تصوّر پیدا کر دیا ہے، بدقسمتی سے اکثریت اس

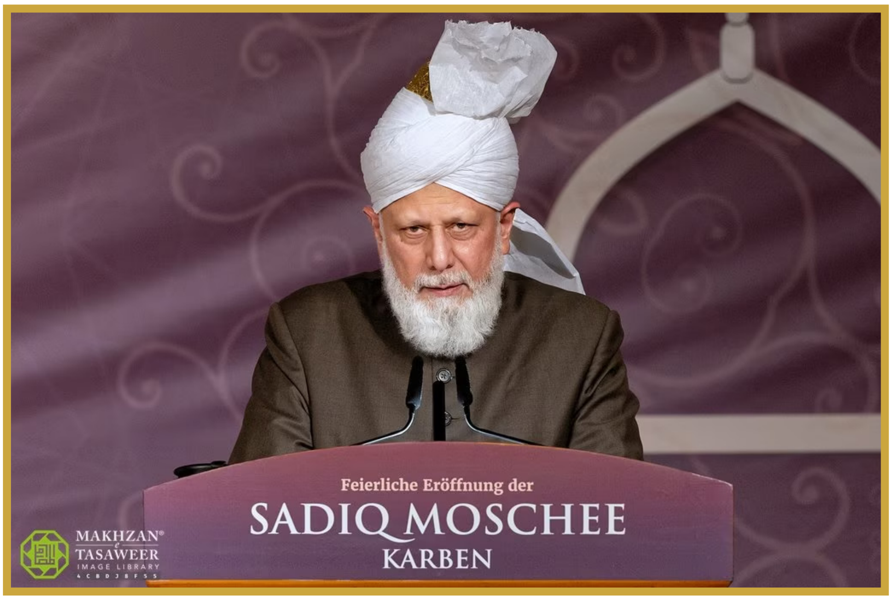

غلط تصوّر کی تعلیم پر چل رہی ہے، اسے ہم ردّ کرنے والے بنیں گے اور قرآن اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی سنّت اور آپؐ کے عمل سے یہ بتائیں گے کہ اسلام کی حقیقی تعلیم تو امن، پیار، محبّت اور آشتی کی تعلیم ہے۔

جیسا کہ بتایا گیا ہے کہ بعض لوگوں نے شروع میں مسجد کی مخالفت بھی کی اور شاید ان کی یہ مخالفت ایک حد تک جائز بھی ہو کیونکہ انہوں نے مسلمانوں کے رویّے دیکھے۔ انہوں نے دیکھا کہ مسلمانوں میں شدّت پسندی پائی جاتی ہے۔ انہوں نے دیکھا کہ مسلمانوں کے اکثر ملکوں میں ایک دوسرے کے حق نہیں ادا کیے جا رہے تو شاید اس وجہ سے ان کو اعتراض ہوا ہو۔ لیکن جب وہ ہماری مسجد دیکھیں گے، ہمارے احمدیوں کے رویے دیکھیں گے، حقیقی اسلام کا نمونہ دیکھیں گے تو ان کے شکوک و شبہات دور ہو جائیں گے اور جیسا کہ خود لوگوں کے عمل نے ثابت کیا کہ وہی لوگ جو مخالف تھے آج ہمارے دوست بھی ہیں اور انہوں نے مخالفت ترک کر دی اور آہستہ آہستہ آئندہ بھی اس میں ان شاءاللہ مزید کمی ہوتی جائے گی اور لوگوں کو مسجد اور اسلام کی تعلیم کے بارے میں مزید تعارف ہوتا چلا جائے گا اور ہم امید رکھتے ہیں کہ ہمارا دوستی کا یہ دائرہ بڑھتا چلا جائے گا۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اسی طرح حکومت کی طرف سے مذہبی امور کی نمائندہ بھی آئیں۔ انہوں نے بڑی اچھی بات کی کہ مذہبی آزادی ہونی چاہیے اور جرمنی کا ملکی قانون مکمل طور پر مذہبی آزادی دیتا ہے اور اس کے لیے ہم حکومت کے شکرگزار بھی ہیں کیونکہ یہ مذہبی آزادی ہی ہے جس کی وجہ سے بہت سے پاکستانی لوگ یہاں آ کر اس لیے آباد ہوئے کیونکہ اپنے ملک میں مذہبی آزادی نہیں تھی اور یہاں آ کر ان کو آرام سے رہنے کی توفیق ملی تاکہ مذہبی آزادی کا حق صحیح طور پر استعمال کر سکیں اور کوئی روک ٹوک نہ ہو۔ ان کے اپنے ملکوں میں مذہبی آزادی کو پامال کیا جاتا ہے یا کسی قسم کی آزادی کو پامال کیا جاتا ہے جبکہ اِن ملکوں میں ان کو خوش آمدید کہا جاتا ہے اور اپنے اندر جذب کرنے کی اجازت دی جاتی ہے۔ یہ بھی بڑی خوش کن بات انہوں نے کہی کہ مختلف مذاہب کے لوگ باہم پیار سے رہتے ہیں اور یہی تعلیم ہے جیسا کہ میں نے شروع میں ذکر کیا کہ ہر مذہب کا بانی یہی تعلیم لے کر آیا کہ جہاں تم اپنے پیدا کرنے والے کی عبادت کرو وہاں آپس کے حقوق ادا کرو اور ایک دوسرے سے خوش اخلاقی سے پیش آؤ۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ دوسروں کے حقوق ادا کرنا اسلام کا بنیادی حکم ہے۔ اسلام یہ تعلیم نہیں دیتا کہ صرف اپنے حقوق کے لیے لڑو، اسلام یہ کہتا ہے کہ دوسروں کے حق ادا کرنے کی بھی کوشش کرو۔ جب تم دوسروں کے حق ادا کرو گے تو پھر دنیا میں امن بھی قائم ہو گا اور محبّت اور پیار کا معاشرہ بھی قائم ہو گا اور یہی چیز ہے جس کی ہمیں آج دنیا میں ضرورت ہے۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ممبر آف پارلیمنٹ صاحب کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ان سے دو دن پہلے بھی ملاقات ہوئی تھی۔تقریر میں ان کی باتیں بھی سنیں۔ انہوں نے وہی باتیں ایک نئے انداز میں آج پیش کیں اور جماعت احمدیہ کے ساتھ پُرخلوص تعلق کا اظہار کیا اس لیے ان کا بھی میں شکرگزار ہوں۔ اس بات کا بھی انہوں نے ذکر کیا کہ بعض جگہ پر مذہب کے نام پر خون کیے جا رہے ہیں جس کی کبھی مذہب اجازت نہیں دیتا۔ مذہب تو کہتا ہے کہ دوسروں کی خدمت کرو۔ جہاں جماعت احمدیہ قائم ہے، جہاں جہاں لوگ ہماری جماعت میں شامل ہوتے ہیں، خاص طور پر افریقہ اور ساؤتھ امریکہ کے ممالک میں وہاں یہ نہیں کہ ہم صرف احمدی مسلمانوں کی خدمت کرتے ہیں بلکہ ہر مذہب کے ماننے والے کی ہم خدمت کر رہے ہیں۔ افریقہ میں ہمارے سکول اور ہسپتال قائم ہیں۔ اسی طرح ہم نے ماڈل ولیج بنائے ہیں۔ پانی کی سہولتیں مہیا کر رہے ہیں ان سے فائدہ اٹھانے والے اسّی فیصد وہ لوگ ہیں جن کا جماعت احمدیہ سے کوئی تعلق نہیں، جو عیسائی ہیں یا دوسرے مذاہب سے تعلق رکھنے والے ہیں۔

پس جماعت احمدیہ تو مذہبی آزادی کا صرف باتوں میں پرچار نہیں کرتی بلکہ ہم عملاً اس بات کا اظہار کر رہے ہیں۔ دنیا کے مختلف غریب ممالک میں بلاتفریق مذہب غریبوں کو تعلیم مہیا کی جارہی ہے، ان کا علاج کیا جارہا ہے، ان کو پینے کا پانی میسر کیا جارہا ہے۔ہم یہاں ترقی یافتہ ملکوں میں رہتے ہوئے اس بات کا تصور نہیں کرسکتے کہ صاف پانی پینے کی کیا اہمیت ہے۔ باوجود اس کے کہ حکومت کی طرف سے بار بار یہ یاددہانی کرائی جاتی ہے کہ پانی کو احتیاط سے استعمال کریں۔ وہ لوگ جن کو پینے کا صاف پانی کیا میسر آنا ہے، ان کے بچوں کو تو تھوڑا سا پانی لینے کے لیے بھی کئی میل یا کلومیٹر کا سفر کرنا پڑتا ہے۔ پھر ایک بالٹی اٹھا کر سر پر لے کر آتے ہیں اور اپنی روزمرہ کی ضرورت پوری کرتے ہیں۔ ان ملکوں میں چھوٹے چھوٹے دور دراز گاؤں میں، ریموٹ ایریاز میں، ہمارے رضاکار جاتے ہیں، کام کرتے ہیں، نلکے لگاتے ہیں، پمپ لگاتے ہیں اور ان کو پانی مہیا کرتے ہیں۔ اور جب انہیں گھر کے سامنے ٹیپ واٹر مل جاتا ہے، پینے کا صاف پانی میسر آجاتا ہے، تو ان کی خوشی دیکھنے والی ہوتی ہے۔ شاید یہاں کسی کی لاٹری نکل آئے تو اس کو بڑی رقم کی لاٹری سے جتنی خوشی ہوتی ہوگی ان کو صاف پانی دیکھ کر خوشی ہوتی ہے کہ اس تکلیف سے بچ گئے کہ اتنی دور سے جا کے پانی لے کے آئے ہیں اور وہ بھی گندا پانی جس کو پینے کے بعد پھر بیماریاں پھیلتی ہیں۔ پس جماعت احمدیہ یہ خدمات بھی دنیا میں سرانجام دے رہی ہے اور جہاں جہاں ہماری جماعت قائم ہوتی ہے، مسجدیں بنتی ہیں، وہاں ساتھ ساتھ یہ پراجیکٹ ہوتے ہیں۔ اور کوئی شرط نہیں کہ احمدی مسلمان ہو تو سہولتیں ملیں گی، نہیں، بلکہ جیسا کہ میں نے کہا اسّی فیصد لوگ وہ ہیں جو غیر مسلم ہیں اور ہمارے پراجیکٹس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔

انہوں نے عورتوں کے حقوق کے بارے میں افغانستان کی مثال دی کہ ان کے حقوق ادا نہیں کیے جارہے۔ اسلام کی تعلیم، قرآنِ کریم کی تعلیم تو یہ ہے کہ عورتوں سے حسن سلوک کرو۔ اعلیٰ رنگ میں ان سے حسن سلوک کرو۔ قرآن کا یہ حکم ہے کہ جیسے تمہارے یعنی مردوں کے جذبات ہیں ویسے ہی عورتوں کے بھی جذبات ہیں۔ جیسی تمہاری خواہشات ہیں، ان کی بھی خواہشات ہیں۔ ان کو عزت و احترام سے دیکھو اور ان کی خواہشات کو پورا کرنے کی کوشش کرو۔ ہاں اسلامی تعلیم اور مذہبی تعلیم کے مطابق، قرآن کریم نے جو لائحہ عمل دیا ہے اس کے اندر رہتے ہوئے اس آزادی کا استعمال جائز ہے۔ ہماری احمدی مسلمان عورتوں میں بہت ساری ڈاکٹرز ہیں، انجنیئرز ہیں، ایگریکلچرسٹ ہیں، اکانومسٹ ہیں اور مختلف پیشوں سے تعلق رکھنے والی ہیں اور بعض خدمت کے لیے بھی باہر جاتی ہیں اور اپنی زندگیاں اس کام کے لیے پیش کرتی ہیں۔ سو اس لحاظ سے عورتوں کے سب حقوق ہیں، اسی طرح جائیداد کا حق ہے۔ اسلام میں ہر قسم کا حق دیا گیا ہے۔

بہرحال مذاہب کی عزت بہت ضروری ہے اور تمام مذاہب کو اکٹھا رہنے کے لیے، دنیا میں امن قائم کرنے کے لیے اور معاشرے میں پیار اور محبّت پھیلانے کے لیے یہ ضروری ہے کہ ایک دوسرے کی عزّت کی جائے۔ اور اسلام ہر مذہب کی عزت کا حکم دیتا ہے۔ گذشتہ دنوں جب ہماری مسجد مبارک (Florstadt) کا افتتاح ہوا تو مَیں نے بتایا تھا کہ اسلام صرف اپنی مسجد کی حفاظت کی تعلیم نہیں دیتا بلکہ اسلام یہ کہتا ہے کہ اگر کوئی چرچ پر حملہ کرے تو اس کی بھی تم نے حفاظت کرنی ہے، اگر کوئی Synagogue پہ حملہ کرے تو اس کی بھی حفاظت کرنی ہے، اگر کوئی Temple پر حملہ کرے تو اس کی بھی حفاظت کرنی ہے۔ پس یہ جو اسلام کے نام پر چرچوں کو جلاتے ہیں یا کسی قسم کے حملے کرتے ہیں، یہ اسلام کی تعلیم نہیں ہے۔ قرآنِ کریم کی تعلیم تو اس کے بالکل خلاف ہے، وہ تو کہتا ہے کہ سب مذاہب کی حفاظت کرو۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ میئر صاحب نے بھی بہت اعلیٰ باتیں کیں۔ انہوں نے سیاسی پارٹیوں کا ذکر کیا کہ آج اس مجلس میں مختلف سیاسی پارٹیوں کے لوگ شامل ہیں اور یہ بات ظاہر کرتی ہے کہ جماعت احمدیہ اپنے آپ کو اس معاشرے میں نہ صرف Integrate کر رہی ہے بلکہ ان سب کو اکٹھا کر کے ایک پلیٹ فارم پر لے کر آرہی ہے اور اس کی وجہ یہی ہے کہ ہم چاہتے ہیں کہ آپس میں محبّت اور پیار اور بھائی چارے کی فضا قائم ہو۔ انسان کو بحیثیت انسان ایک دوسرے کی عزّت اور احترام کرنا چاہیے۔ اور یہی چیز ہے جو ہمیں ایک دوسرے کا حق ادا کرنے والی بنائے گی، یہی اسلام کا حکم ہے۔ اسلام اور قرآنِ کریم نے کہا ہے کہ تمہارے لیے دو حکم ہیں۔ ایک اپنے پیدا کرنے والے کا حق ادا کرو اور ایک یہ کہ آپس میں بندے ایک دوسرے کا حق ادا کریں اور اس کے لیے تفصیل بتائی کہ کس طرح حق ادا کرنا ہے۔ اگر یہ چیزیں پیدا ہو جائیں کہ صرف اپنے حق کے لیے نہ لڑو بلکہ دوسرے کا حق ادا کرنے

کی طرف بھی توجہ دو تو پھر ہی حقیقی امن، پیار اور محبّت کی فضا قائم ہوتی ہے۔ پس ہم تو حق ادا کرنے والے اور حقیقی امن قائم کرنے والے لوگ ہیں۔ ہمسایوں کے حق کی بات کی ہے تو ہمسایوں کے حق کی بات میں مَیں صرف اتنا کہہ دوں کہ بانی اسلام ﷺ نے اس بات پر اتنا زور دیا کہ ان کے صحابہؓ نے خیال کیا کہ شاید وراثت میں بھی ہمسایوں کو شامل کرلیا جائے گا۔ اس حد تک اسلام کی تعلیم ہے۔

پس یہ باتیں ایسی ہیں جو پیار، محبّت، امن اور بھائی چارے کو فروغ دیتی ہیں، یہی چیز ہے جس کے لیے آج ہم تمام دنیا میں کام کر رہے ہیں اور یہی تعلیم ہے جس کے لیے بلاتفریق مذہب ہم ہر ایک سے تعلق رکھنا چاہتے ہیں اور یہی تعلیم ہے جو دنیا میں امن اور حقیقی بھائی چارہ قائم کرنے والی ہوگی۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے بصیرت افروز خطاب کا اختتام ان الفاظ میں فرمایا کہ مجھے امید ہے کہ اس مسجد کے بننے کے بعد یہاں کے لوگ اور مسجد کی عمارت کی یہاں موجودگی آپ لوگوں کو اسلام کی حقیقی تعلیم سے مزید متعارف کروائے گی اور آپ کو پتہ لگے گا کہ اسلام کے بارے میں جو غلط نظریات بعض غلط لوگوں نے پھیلا دیئے ہیں وہ ان لوگوں کے اپنے ذاتی مفادات ہیں جس کا اسلام کی تعلیم سے کوئی تعلق نہیں۔ اسلام کی تعلیم تو پیار محبّت اور بھائی چارے کی تعلیم ہے اور مَیں دعا کرتا ہوں کہ خداتعالیٰ دنیا کے انسانوں کو یہ توفیق دے کہ وہ آپس میں پیار اور محبّت اور بھائی چارے سے رہنے والے ہوں اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اپنے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد صادق کے احاطہ میں بادام کا پودا لگا رہے ہیں

پیدا کرنے والے خدا کو پہچاننے والے ہوں اور اس کی عبادت کرنے والے ہوں، آمین۔

حضور کا یہ خطاب چھ بجکر پچاس منٹ تک جاری رہا جس کے آخر پر حضور نے اجتماعی دعا کروائی۔ جس کے بعد سب مہمانوں نے حضور کے ساتھ کھانا تناول کیا۔

اس تقریب میں 99 مہمان شامل ہوئے جن میں سیاسی پارٹیوں کے مقامی قائدین، کیتھولک اور پروٹسٹنٹ چرچ کے نمائندے، سماجی اور رفاہی تنظیموں کے سربراہان، پولیس، فائر بریگیڈ، وکلاء، سپورٹس کلب اور زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے مہمان شامل تھے۔

مسجد صادق کاربن کے افتتاح کے موقع پر جماعت کاربن کے اطفال و ناصرات حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استقبال کے لیے مسجد کے باہر کھڑی ہیں

ادبی صفحہ

(مرتّبہ: مدبّر احمد خان)

ابنِ انشاء کی کچھ کہانیاں

ابنِ انشاء

کچھوا اور خرگوش

ایک تھا کچھوا، ایک تھا خرگوش۔ دونوں نے آپس میں دوڑ کی شرط لگائی۔ کوئی کچھوے سے پوچھے تو نے کیوں لگائی؟ کیا سوچ کر لگائی؟ دنیا میں احمقوں کی کمی نہیں۔ ایک ڈھونڈو ہزار ملتے ہیں۔ طے یہ ہوا کہ دونوں میں سے جو نیم کے ٹیلے تک پہلے پہنچے وہ میری سمجھا جائے۔ اسے اختیار ہے کہ ہارنے والے کے کان کاٹ لے۔

دوڑ شروع ہوئی۔خرگوش تو یہ جا وہ جا۔ پلک جھپکنے میں خاصا دور نکل گیا۔میاں کچھوے وضع داری کی چال چلتے منزل کی طرف رواں ہوئے۔تھوڑی دور پہنچے تو سوچا بہت چل لیے۔ اب آرام بھی کرنا چاہیے۔ ایک درخت کے نیچے بیٹھ کر اپنے شان دار ماضی کی یادوں میں کھو گئے جب اس دنیا میں کچھوے راج کیا کرتے تھے۔ سائنس اور فنونِ لطیفہ میں بھی ان کا بڑا نام تھا۔ یونہی سوچتے میں آنکھ لگ گئی۔کیا دیکھتے ہیں کہ خود تو تختِ شاہی پر بیٹھے ہیں۔ باقی زمینی مخلوق شیر چیتے، خرگوش، آدمی وغیرہ ہاتھ باندھے کھڑے ہیں یا فرشی سلام کررہے ہیں۔آنکھ کھلی تو ابھی سستی باقی تھی۔ بولے ابھی کیا جلدی ہے۔ اس خرگوش کے بچے کی کیا اوقات ہے۔ میں بھی کتنے عظیم ورثے کا مالک ہوں۔ واہ بھئی وا میرے کیا کہنے!

جانے کتنا زمانہ سوئے رہے تھے۔ جب جی بھر کے ستالیے تو پھر ٹیلے کی طرف رواں ہوئے۔ وہاں پہنچے تو خرگوش کو نہ پایا۔ بہت خوش ہوئے۔ اپنے کو داد دی کہ واہ رے مستعدی۔ میں پہلے پہنچ گیا۔ بھلا کوئی میرا مقابلہ کرسکتا ہے؟ اتنے میں ان کی نظر خرگوش کے ایک پلے پر پڑی جو ٹیلے کے دامن میں کھیل رہا تھا۔ کچھوے نے کہا۔ 'اے برخوردار تو خرگوش خاں کو جانتا ہے'۔

خرگوش نے کہا۔ 'جی ہاں۔ جانتا ہوں، میرے ابّا حضور تھے۔معلوم ہوتا ہے آپ ہیں وہ کچھوے میاں جنہوں نے باوا جان سے شرط لگائی تھی۔ وہ تو پانچ منٹ میں یہاں پہنچ گئے تھے۔ اس کے بعد مدتوں آپ کا انتظار کرتے رہے۔ آخر انتقال کر گئے۔ جاتے ہوئے وصیّت کر گئے تھے کہ کچھوے میاں آئیں تو اُن کے کان کاٹ لینا۔ اب لائیے ادھر کان'۔ کچھوے نے فوراً اپنے کان اور اپنی سری خول کے اندر کرلی۔ آج تک چھپائے پھرتا ہے۔

لومڑی اور کوّا

ایک کوّا روٹی لیے ہوئے ایک درخت کی ٹہنی پر بیٹھا تھا۔ ایک لومڑی کا گزر ادھر سے ہوا۔منہ میں پانی بھر آیا (لومڑی کے)۔سوچا کوئی ایسی ترکیب کی جائے کہ یہ اپنی چونچ کھول دے اور یہ روٹی کا ٹکڑا میں جھپٹ لوں۔

پس اس نے مسکین صورت بنا کر اور منہ اوپر اٹھا کر کہا۔ 'کوّے میاں! سلام۔ ترے حسن کی کیا تعریف کروں کچھ کہتے ہوئے جی ڈرتا ہے۔ واہ واہ واہ، چونچ بھی کالی، پَر بھی کالے۔ آج کل دنیا کا مستقبل کالوں ہی کے ہاتھ میں ہے۔ افریقہ میں بھی بیداری کی لہر دوڑ گئی ہے۔لیکن خیر یہ سیاست کی باتیں ہیں۔ آمد برسرِ مطلب۔ مَیں نے تیرے گانے کی تعریف سنی ہے۔ تو اتنا خوب صورت ہے تو گاتا بھی اچھا ہوگا۔ مجھے گانا سننے کا شوق یہاں کھینچ لایا ہے۔ ہاں تو ایک آدھ ٹھمری ہوجائے'۔

کوّا پھولا نہ سمایا، لیکن سیانے پن سے کام لیا۔ روٹی کا ٹکڑا منہ سے نکال کر پنجے میں تھاما اور لگا کائیں کائیں کرنے۔ بی لومڑی کا کام نہ بنا تو یہ کہتی ہوئی چل دی۔ 'ہت تیرے کی۔ بےسُرا بھانڈ۔معلوم ہوتا ہے تو نے بھی حکایاتِ لقمان پڑھ رکھی ہیں'۔

پیاسا کوّا

ایک پیاسے کوّے کو ایک جگہ پانی کا مٹکا پڑا نظر آیا۔ بہت خوش ہوا لیکن یہ دیکھ کر مایوسی ہوئی کہ پانی بہت نیچے فقط مٹکے کی تہہ میں تھوڑا سا ہے۔سوال یہ تھا کہ پانی کو کیسے اوپر لائے۔ اپنی چونچ تر کرے۔

اتفاق سے اس نے حکایاتِ لقمان پڑھ رکھی تھیں۔ پاس ہی بہت سے کنکر پڑے تھے۔ اس نے اٹھا کر ایک ایک کنکر اس میں ڈالنا شروع کیا۔ کنکر ڈالتے ڈالتے صبح سے شام ہوگئی۔ پیاسا تو تھا ہی، نڈھال ہوگیا۔ مٹکے کے اندر نظر ڈالی تو کیا دیکھتا ہے کہ کنکر ہی کنکر ہیں۔ سارا پانی کنکروں نے پی لیا ہے۔ بے اختیار اس کی زبان سے نکلا ہت ترے لقمان کی، پھر بے سُدھ ہو کر زمین پر گر گیا اور مر گیا۔

اگر وہ کوّا کہیں سے ایک نلکی لے آتا تو مٹکے کے منہ پر بیٹھا بیٹھا پانی کو چوس لیتا۔ اپنے دل کی مراد پاتا۔ ہرگز جان سے نہ جاتا۔

(ابن انشاء، اردو کی آخری کتاب۔صفحہ 110 تا 114، کتاب والا، دہلی، 2002ء)

ملکی و عالمی خبریں

منور علی شاہد

کہتے ہیں تثلیث کو اب اہلِ دانش الوداع

جرمنی روایتی اور بنیادی طور پر ایک مسیحی ملک ہے۔ لیکن حالیہ برسوں کے دوران اس ملک میں حیرت انگیز طور پر نمایاں تبدیلی آئی ہے۔ 1990ء میں جب پہلی بار مغربی اور مشرقی جرمنی میں سروے کیا گیا تھا تب کل آبادی کا 70 فیصد سے زائد مسیحی مذہب سے تعلق رکھتا تھا جس میں 80 فیصد جرمن شہریوں میں 35.8 فیصد کیتھولک جبکہ 36.9 فیصد کا تعلق پروٹسٹنٹ سے تھا اور یہ دونوں مجموعی طور پر 72.7 فیصد بنتے تھے۔ جبکہ 2023ء کی ایک رپورٹ کے مطابق سال کے اختتام تک کیتھولک مسیحوں کی تعداد 20.35 ملین جب کہ 18.56 کا تعلق پروٹسٹنٹ سے تھا۔ ان اعداد و شمار سے گرجاگھروں سے لاتعلق رہنے والے مسیحیوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کا پتہ چلتا ہے۔ جرمن مسیحی شہریوں کے گرجا گھروں سے دوری کی متعدد وجوہات میں بچوں کی شرح پیدائش میں کمی اور عمر رسیدہ افراد کی اموات میں اضافہ ہے جبکہ جزوی طور پر گرجاگھروں سے وابستہ جنسی سکینڈلز بھی شہریوں کی دوری کا سبب بنے ہیں۔

جرمنی میں چاند کی نقل تیار

جرمن شہر کولون (Köln) کے قریب چاند کی سطح کا ایک ماڈل فعال کر دیا گیا ہے۔ یورپی خلائی ایجنسی (ای ایس اے) اور جرمن ایرو اسپیس سینٹر (ڈی ایل آر) نے مشترکہ طور پر لونا اینالاگ (Luna Analog Facility) نامی یہ تنصیب تیار کی ہے۔ ای ایس اے کے ڈائریکٹر جنرل جوزف اشباخر (Josef Aschbacher) نے ایک پریس بریفنگ کے دوران کہا کہ یہ تنصیب چاند کی سطح پر موجود حالات کی عکاس ہے اور خلابازوں کو چاند پر جانے کے لیے تیار کرتی ہے جس میں غیر یورپی خلاباز مثلاً امریکی خلائی ادارے ناسا کے خلاباز بھی شامل ہیں۔ لونا نامی یہ تنصیب ایک 'ریگولیتھ ٹیسٹ بیڈ' ہے، جو مصنوعی مواد سے بنایا گیا ہے۔ یہ چاند کی سطح کی ہو بہو نقل ہے۔ یہاں کسی بھی مون مشن پر جانے سے قبل مختلف ٹریننگ کورسز کرنے کی تمام تر سہولتیں موجود ہیں۔ (بشکریہ: DW)

روس اور یوکرائن کے مابین قیدیوں کا تبادلہ

متحدہ عرب امارات کی ثالثی کے نتیجہ میں روس اور یوکرائن کے مابین مزید 239 جنگی قیدیوں کا تبادلہ ممکن ہوا ہے۔ عالمی ذرائع ابلاغ کے مطابق جنگی قیدیوں کے ساتویں تبادلہ کے نتیجہ میں اب تک 1788 قیدی رہا ہو چکے ہیں۔ سفارتی ماہرین اسے متحدہ امارات کی بڑی سفارتی کامیابی قرار دیتے ہیں جس سے جنگ زدہ دونوں ممالک کے ساتھ دوستانہ تعلقات کا بھی پتہ چلتا ہے۔

47 کرپٹو کرنسی ایکسچینجز کے خلاف کارروائی

انسداد جرائم کے جرمن وفاقی اداروں BKA[1] اور ZIT[2] نے کارروائی کرکے جرمنی بھر میں 47 کرپٹو کرنسی ایکسچینجز کو سیل کر دیا ہے۔ حکام کے مطابق کریک ڈاؤن کا نشانہ بننے والی ایکسچینج سروسز سے منی لانڈرنگ ہو رہی تھی۔ ان سروسز پر صارفین کے اندراج اور ان کے کوائف کی جانچ پڑتال کیے بغیر رقوم کے لین دین کے کاروبار کے الزامات ہیں۔

1- Bundeskriminalamt
2-Zentralstelle zur Bekämpfung der Internet- und Computerkriminalität

جرمن سرحدوں کی سخت نگرانی

جرمنی کی اتحادی حکومت نے تارکین وطن کی جرمنی آمد روکنے کے لیے اپنی سرحدوں کے داخلی راستوں پر پاسپورٹ کی چیکنگ کے نظام کو مزید سخت کر دیا ہے۔ ذرائع ابلاغ کے مطابق اس سے قبل مشرقی اور جنوبی سرحدی راستوں پر قانونی کاغذات کی جانچ پڑتال کی جا رہی تھی لیکن اب اسے آئندہ چھ ماہ تک شمالی اور مغربی سرحد کے لیے بھی بڑھا دیا گیا ہے۔ ان سرحدی راستوں میں ڈنمارک، ہالینڈ، بیلجیئم، لکسمبرگ اور فرانس ممالک شامل ہیں۔ سرحدوں کی نگرانی میں جرمنی کے علاوہ یورپین ممالک کے دیگر 8 ممالک بھی شامل ہیں۔ سرحدوں کی نگرانی کے فیصلے پر عمل درآمد سے اب جرمنی سمیت یورپ بھر میں سیاسی پناہ کی غرض سے آنے والے تارکین وطن کی مشکلات میں اضافہ ہو گیا۔

ای امیگریشن سسٹم متعارف کرانے کی تیاریاں

برطانوی حکومت نے دَورِ حاضر کے تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے امیگریشن نظام کو ڈیجیٹل کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ برطانوی ہائی کمیشن کے مطابق یہ تبدیلیاں بتدریج کی جائیں گی جس کے بعد بائیو میٹرک کے حامل افراد کو رہائشی اجازت ناموں اور پاسپورٹ پر چسپاں ویگنیٹ سٹیکرز اور سیاہی کے ٹھپوں کی کوئی ضرورت نہ رہے گی۔ برطانوی کمیشن کے مطابق برطانیہ میں چھ ماہ سے زائد عرصہ تعلیمی یا ورک پرمٹ ویزہ جاری ہوتا ہے تو اس ویزہ تک رسائی کے لئے یو کے وی آئی (یو کے ویزہ اینڈ امیگریشن) پر ایک آن لائن اکاؤنٹ بنانا ہوگا جس سے ویزہ کا حصول ممکن ہو سکے گا۔

مرتّبہ: مدبّر احمد خان

تاریخ جرمنی

Otto von Bismarck (1815–1898)

1848ء کے انقلاب اور ایک متحد جمہوری جرمنی کے قیام میں ناکامی کے بعد جرمنی چھوٹی چھوٹی ریاستوں میں دوبارہ تقسیم ہوگیا۔ کچھ سال Liberal طاقتیں خاموش رہیں اور آہستہ آہستہ دوبارہ کھڑی ہونا شروع ہوئیں۔ اس کے پیچھے انگلستان کی کامیابیاں بھی تھیں جو روس کے مقابلے میں لبرل تصور کیا جاتا تھا۔ اس دوران آسٹریا اور پرشیا میں Industrialisation زوروں پر تھی۔ تاہم آسٹریا بالخصوص کوئلہ نہ ہونے کی وجہ سے صنعت اور معیشت میں پرشیا سے پیچھے رہ گیا۔ سیاسی سطح پہ پھر بھی آسٹریا باقی جرمن ریاستوں سے اپنے تعلقات میں پرشیا کی نسبت زیادہ مضبوط تھا۔

1864ء میں ڈنمارک کے ساتھ جرمن اتحاد کی جنگ ہوئی جس کے دوران جرمن عوام میں حُب الوطنی کا جذبہ بہت بڑھ گیا۔ اس کو دیکھ کر آسٹریا مجبور ہوا کہ وہ پرشیا کے ساتھ متحد ہو کے لڑے۔ ڈنمارک کو شکست دینے کے بعد جب زمین کی تقسیم ہوئی تو پرشیا نے آسٹریا کے خلاف جارحیت دکھائی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ پرشیا اور آسٹریا کی جنگ ہوئی جس میں شمالی ریاستیں پرشیا کے ساتھ رہیں جبکہ جرمنی کی باقی ریاستوں نے آسٹریا کا ساتھ دیا۔ Otto von Bismarck اس وقت پرشیا کا Minster President تھا اور اس حیثیت میں Bismarck نے اطالیہ کو اپنے ساتھ ملالیا۔ آسٹریا کو اس جنگ میں شکست ہوئی۔

اس کے نتیجے میں یہ معاہدہ ہوا کہ جرمن اتحاد ٹوٹ گیا اور دریائے Main کے شمال کی ریاستیں ایک شمالی جرمن اتحاد میں بندھ گئیں۔ بلکہ باندھ دی گئیں۔ پرشیا نے دراصل جرمنی کی شمالی ریاستوں کو اپنا مفتوح بنالیا تھا یا وہ مجبوراً اتحاد میں شامل ہوگئیں۔ جنوبی جرمن اتحاد کوشش کے باوجود قائم نہ ہوسکا۔

Bismarck شمالی جرمن اتحاد کا چانسلر بنا اور اس کا سربراہ پرشیا کا بادشاہ یعنی Wilhelm اوّل۔ Bismarck خارجہ امور کا بھی ذمہ دار تھا، لیکن اس کے ساتھ ایک پارلیمان بھی قائم کی گئی جس پر قانون سازی اور بجٹ کی ذمہ داریاں تھیں، ہر چند کہ اس ملک کا 80 فیصد پرشیا تھا، اس لیے باقی ریاستوں کی کوئی خاص حیثیت نہیں تھی۔ Bismarck ایک بہت شاطر سیاست دان تھا۔ اسے ایک پارٹی کی بے پناہ حمایت حاصل تھی اور اپنی فوج اور معیشت کی کامیابی کے بل بوتے پر اس نے جمہوریت نما آمریت کی داغ بیل ڈالی تھی۔

ابھی چند ہی سال گزرے تھے کہ 1870ء میں فرانس سے جنگ ہوگئی، جس میں پرشیا یعنی شمالی جرمن اتحاد فتح یاب ہوا۔ چونکہ جرمنی کی جنوبی ریاستوں کی معیشت شمالی جرمن اتحاد سے بندھی تھی، اس لیے اس جنگ کے نتیجے میں، ایک متحد جرمن ریاست کا قیام منطقی انجام تھا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اور فرانس کے شاہی محل Versailles میں پرشیا کے بادشاہ Wilhelm اول کی تاج پوشی عمل میں آئی۔ نیز فرانس کو اپنا علاقہ Elsass جرمنی کو دینا پڑا اور حرجانے کے طور پر بہت بھاری رقم ادا کرنی پڑی۔

اس جرمن قیصریت میں Bismarck چانسلر مقرر ہوا۔ 1871ء میں پارلیمان کا انتخاب ہوا۔ جو جماعتیں انتخاب میں لڑیں، ان میں سوشلسٹ، لبرلز اور کیتھولکس تھے۔ Bismarck لبرلز کے نزدیک رہا اور حکمتِ عملی کے تحت ان کی حمایت کرتا رہا۔ خود Bismarck نے اپنی طرزِ سیاست وہی رکھی جو شمالی جرمن اتحاد کے وقت تھی۔ یعنی وہ جمہوری انداز کے بجائے آمریت کے انداز کے زیادہ قریب تھا۔

کلیسا کے خلاف تو Bismarck نے گویا اعلانِ جنگ کر دیا۔ کلیسا کی طاقت کو تقریباً دینی وعظ تک محدود کر دیا۔ سکولز کی سرپرستی بھی کلیسا سے چھین لی۔ کسی قسم کی سیاسی سرگرمی پادریوں کے لیے بالکل ممنوع کر دی اور سِول کورٹ میں شادی جائز کر دی۔ اس کے علاوہ بھی پابندیاں عائد کیں۔ جرمنی میں پہلے چند سال بہت اچھے گزرے۔ لیکن جونہی فرانس سے جنگ میں لی گئی دولت ختم ہوئی، معیشت منہ کے بل نیچے گری۔ جرمن قوم کو بہت سخت دن برداشت کرنے پڑے۔ سیاسی جماعتیں اب سرگرم اور طاقتور ہوتی جارہی تھیں۔ Bismarck کی ابتدائی کامیابی کے بعد اب ناکامیوں نے سیاسی پارٹیز کو بہت گنجائش فراہم کردی۔ Bismarck نے کوشش کی کہ اب سوشلسٹس کی حمایت اسے حاصل ہوجائے کیونکہ معیشت کی کمزوری سے غریب کو خاصا نقصان پہنچتا ہے۔ اور وہ ایسے موقعوں پر سوشلسٹ کی طرف دیکھتا ہے۔ اُدھر فرانس سے ایک اور جنگ کی تیاری تھی کہ انگلستان اور روس نے فرانس کی حمایت کا اعلان کر دیا۔ جرمنی چاہتے ہوئے بھی اب اس جنگ میں قدم نہیں رکھ سکتا تھا۔ Bismarck اور جرمنی ایک نازک موڑ پر کھڑے تھے۔ (جاری ہے)

حوالہ جات:

- Schlaglichter der deutschen Geschichte, Helmut M. Müller, bpb, Brockhaus 2002
- Die kürzeste Geschichte Dutschlands, James Hawes, Ullstein 2019, Berlin

سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ جرمنی

رپورٹ: محترمہ لبنیٰ ثاقب صاحبہ، منتظمہ رپورٹنگ سالانہ اجتماع 2024ء

اللہ تعالیٰ کے فضل سے لجنہ اماء اللہ جرمنی کا 42 واں سالانہ اجتماع مورخہ 12 تا 14 جولائی 2024ء بمقام کارلسروئے کامیابی سے منعقد ہوا، الحمدللہ۔ اس بابرکت موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت اپنا خصوصی پیغام ارسال فرمایا جسے صدر لجنہ اماء اللہ جرمنی مکرمہ حامدہ سوسن چوہدری صاحبہ نے افتتاحی اجلاس میں پڑھ کر سنایا۔ نیز اِسے چھاپ کر تقسیم بھی کیا گیا۔ اِمسال سالانہ اجتماع کا موضوع ''ذاتی اصلاح (تقویٰ)'' تھا۔ اسی مناسبت سے اجتماع کے جملہ پروگرام ترتیب دیئے گئے تھے۔ 11 جولائی کو شام ساڑھے چھ بجے لجنہ اماء اللہ کی اجتماع گاہ میں نگران اعلیٰ و صدر لجنہ اماء اللہ اور منتظمہ اعلیٰ نے انتظامات کا معائنہ کیا، اس دوران نائب منتظماتِ اعلیٰ بھی ہمراہ تھیں۔

پہلا روز مورخہ 12 جولائی 2024ء

سالانہ اجتماع کا باقاعدہ آغاز مورخہ 12 جولائی بروز جمعۃ المبارک نماز جمعہ کی ادائیگی نیز حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا براہِ راست خطبہ جمعہ سُننے کے بعد سہ پہر چار بجے مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ جرمنی کی زیرِ صدارت تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ صدر صاحبہ کے افتتاحی کلمات اور دُعا کے بعد علمی مقابلہ جات کا باقاعدہ آغاز ہوا۔ نیز بیرونی احاطہ میں بنائے گئے سٹیج پر بیک وقت دلچسپ گفتگو کے پروگرام بھی ہوئے۔ افتتاحی تقریب کے بعد ناصرات الاحمدیہ کی اجتماع گاہ میں نیشنل سیکرٹری صاحبہ ناصرات کی زیرِ صدارت مقابلہ جات کروائے گئے۔ نماز مغرب و عشاء کی باجماعت ادائیگی کے بعد اجتماع کے پہلے دن کا اختتام ہوا۔

دوسرا روز مورخہ 13 جولائی 2024ء

دن کا آغاز نماز تہجد و نماز فجر کی باجماعت ادائیگی اور درس القرآن سے ہوا۔ ساڑھے نو بجے مکرمہ صدر صاحبہ کی زیرِ صدارت لجنہ کی اجتماع گاہ میں علمی مقابلہ جات کروائے گئے۔ صدر صاحبہ نے ناصرات کی اجتماع گاہ میں بچیوں سے جرمن زبان میں گفتگو کی۔ ناصرات الاحمدیہ کی طرف سے ایک فیچر پروگرام سٹیج سے دکھایا گیا۔ دوپہر ایک بجے وقفہ برائے طعام ہوا۔

مہمانِ خصوصی کے ساتھ یادگار نشست

اِمسال مہمان خصوصی مکرمہ امۃ الشکور طیبہ احمد صاحبہ اہلیہ سیّد ہاشم اکبر صاحب تھیں (والدہ سیّد طالع احمد صاحب شہید) موصوفہ کے ساتھ نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد ایک ایمان افروز نشست ہوئی جس میں ناصرات بھی موجود تھیں۔ آغاز میں مختصر پس منظر اور مہمان خصوصی کا تعارف کروایا گیا اور سکرین پر مکرم سیّد طالع احمد صاحب شہید کے بارہ میں ویڈیوز دکھائیں۔ مکرمہ امۃ الشکور طیّبہ صاحبہ نے سیّد طالع احمد شہید صاحب کے خلافت سے عشق، خداتعالیٰ کی وحدانیت پر یقین، نیز بطور بیٹا، شوہر، باپ ایمان افروز واقعات سُنائے۔

اس نشست کے اختتام پر نو مبائعات کے علمی مقابلہ جات کروائے گئے اور عائشہ اکیڈمی کا تعارف کروایا گیا۔ علمی مقابلہ جات میں دوسری اور تیسری پوزیشن حاصل کرنے والی، نیز شعبہ صنعت و دستکاری کے تحت کروائے جانے والے مقابلہ جات کے بھی انعامات تقسیم کیے گئے۔ شعبہ اُمورِ طالبات کے تحت 24-2023ء میں تعلیمی میدان میں نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والی 121 لجنہ ممبرات میں تعلیمی ایوارڈز تقسیم کئے گئے۔

تیسرا روز مورخہ 14 جولائی 2024ء

اس روز نماز تہجد، نماز فجر کی باجماعت ادائیگی اور درس القرآن کے بعد صبح دس بجے مکرمہ نیشنل صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ جرمنی کی زیرِ صدارت تلاوت قرآن پاک سے چوتھے اجلاس کا آغاز ہوا۔

فیچر پروگرام

فیچر پروگرام کا موضوع ''ذاتی اصلاح (تقویٰ)'' تھا جس میں لجنہ اماء اللہ کی نئی صدی کے آغاز پر حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خواتین کی ذمہ داریوں سے متعلق ارشاد پر فوری لبیک کہنے والی لجنہ کے تعلق باللہ، پردہ، ایک احمدی عورت کی شخصیت سے متعلق ریکارڈ کئے گئے انٹرویوز دکھائے گئے۔ آخر میں صدر صاحبہ نے لجنہ ممبرات کو اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ اس کے بعد ایک گروپ نے ترانہ پیش کیا۔ نماز اور کھانے کے وقفہ کے بعد مرکزی سٹیج سے سیکرٹری صاحبہ تربیت نے اچھے الفاظ کے استعمال، دھیمی آواز اور عزّت سے بات کرنے، بڑوں کا لحاظ رکھنے اور بچوں سے عزّت کا سلوک کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

اختتامی کارروائی

وقفہ برائے طعام و نماز ظہر و عصر کے بعد صدر صاحبہ کی زیرِ صدارت اختتامی اجلاس کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ عمومی کارروائی کے بعد سیکرٹری صاحبہ تعلیم نے سالانہ اجتماع کی رپورٹ پیش کی۔ بعدازاں نیشنل جنرل سیکرٹری صاحبہ نے جرمنی بھر کی لجنات کی کارکردگی پر سالانہ رپورٹ 2023-2022ء پیش کی اور بہترین مجالس اور سالانہ اجتماع پہ بہترین حاضری پر ریجنز کو انعامات تقسیم کئے گئے۔ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ازراہِ شفقت دستخطوں سے اسناد بہترین مجالس تقسیم کی گئیں۔

مجالس	اوّل	دوئم	سوئم
بڑی مجالس	Rodgau	Rödermark	Koblenz Moschee
درمیانی مجالس	Betzdorf	Aziz Moschee	Wittlich
چھوٹی مجالس	Meschede Bremerhaven	Frontenhausen	Soltau

نیشنل اجتماع کے موقع پر لجنہ ممبرات و ناصرات کی بہترین حاضری کے لحاظ سے ریجنز میں سے باڈن، منہائیم اور گروس گیراؤ بالترتیب اول، دوم و سوم رہے۔

بعدازاں ناصرات الاحمدیہ اور لجنہ اماءاللہ کے مقابلہ جات میں اوّل پوزیشن حاصل کرنے والی ممبرات میں انعامات تقسیم کئے گئے۔جس کے بعد صدر لجنہ اماءاللہ جرمنی نے اختتامی خطاب فرمایا۔ دعا کے ساتھ لجنہ اماءاللہ جرمنی کا سالانہ اجتماع بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا، الحمدللہ۔

خواتین و ناصرات کے علمی و دیگر مقابلہ جات

سالانہ اجتماع میں گروپ اوّل و دوئم کے علاوہ معلّمات کا مقابلہ حسن قرأت گروپ اوّل و دوئم، پریزینٹیشن، اردو/نظم، مقالہ نویسی، مقابلہ نظم لکھنا، مقابلہ کوئز حقیقۃ الوحی، بیت بازی کے علاوہ نَومبائعات کے مابین حسنِ قرأت، حفظ دُعا، قصیدہ اور پریزینٹیشن کے مقابلہ جات کروائے گئے۔ الغرض 13 علمی مقابلہ جات میں 400 اور صنعت و دستکاری کے 5 مقابلہ جات (سلائی، کروشیہ، ٹیبل میٹ سیٹ، ڈیجیٹل کیلیگرافی، موزائیک) میں 159 لجنہ ممبرات نے حصہ لیا۔

ریجنز کے مابین مقابلہ نمائش

سالانہ اجتماع کے موقع پر ذاتی اصلاح (تقویٰ) کے حوالہ سے ایک نمائش کا اہتمام کیا گیا تھا، جس میں 26 ریجنز میں سے 25 نے حصہ لیا۔ پوزیشنز کے لحاظ سے اوّل Rüsselsheim، دوم Hessen Süd، سوم Taunus رہے۔

تقویٰ کے موضوع پر خصوصی نمائش

سالانہ اجتماع کے بابرکت موقع پر اجتماع گاہ میں تقویٰ سے متعلق جرمن زبان میں خصوصی نمائش لگائی گئی تھی۔ اس نمائش کو چار متفرق تربیتی موضوعات پردہ اور حیا، زندگی کا مقصد، ایمان کی ترغیب، نماز اور دُعا میں تقسیم کر کے سٹیشنز بنائے گئے تھے، ہر سٹیشن پر موضوع کے حوالے سے قرآن کریم، احادیث نبویہ ﷺ، ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام و خلفائے سلسلہ عالیہ پر مبنی بینرز اور فلائرز پر معلومات درج کی گئی تھیں۔

ناصرات الاحمدیہ کی اجتماع گاہ میں نیشنل سیکرٹری ناصرات کی زیرصدارت ناصرات کے علمی مقابلہ جات کروائے گئے، جن میں بالترتیب 8 علمی مقابلہ جات میں 319 اضافی مقابلہ جات میں 48 تخلیقی مقابلہ جات میں 118 اور تفریحی سرگرمیوں میں 500 ناصرات نے حصہ لیا۔

ناصرات کے علمی مقابلہ جات کے علاوہ دیگر سرگرمیوں میں ایک Entdeckungsraum (دریافت کی جگہ) بنایا گیا۔ جس میں 7 صفات باری تعالیٰ المبدی، اللطیف، المصوّر، الحسیب، الباری، الہادی اور العظیم کے نام سے سات سٹیشن بنائے گئے اور ان سے متعلق قرآن کریم کی آیات کا انتخاب کیا گیا۔ اس کا بُنیادی مقصد قرآنی احکامات کی روشنی میں نظام شمسی کا علم حاصل کرنا، نیز قرآنی تعلیمات کی روشنی میں سائنسی علوم کا موازنہ پیش کیا گیا۔ یہاں اندازً 300 ناصرات نے وزٹ کیا۔

Planetarium (سیاروں کی سیر) شاملین کی دلچسپی کو مدِّنظر رکھتے ہوئے فرم کے توسط سے ایک خیمہ میں تقریباً دس دس منٹ کے دورانیہ کے لیے سیاروں کی فلم دکھائی گئی۔ یہاں پر شاملین نے بھرپور دلچسپی لی اور اندازاً سات سو لجنہ ممبرات و ناصرات نے نمائش دیکھی۔

ناصرات الاحمدیہ دستکاری نمائش

ناصرات الاحمدیہ کے تین تخلیقی مقابلہ جات ٹِک مارک (معیار سوم)، خطاطی (معیار دوم، اوّل) فوٹوگرافی (معیار اوّل، دوم) کروائے گئے۔ جن میں مجموعی طور پر تینوں معیاروں کی 88 ناصرات نے حصہ لیا۔ ان کی بنائی گئی اشیاء کی دستکاری نمائش لگائی گئی۔

دُعائیہ خطوط

سالانہ اجتماع کے موقع پر حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دُعائیہ خطوط لکھنے کا انتظام بھی کیا گیا تھا۔

Talklounge

لجنہ ممبرات و ناصرات کی اجتماع گاہوں کے بیرونی احاطہ میں ٹاک لاؤنج میں اردو و جرمن میں متفرق موضوعات مثلاً تقویٰ کے فروغ میں خواتین کا کردار، خلافت کی ضرورت واہمیت اور سوشل میڈیا پر گفتگو کی گئی۔

AMSV کی صدر کا انتخاب

مکرمہ مشعل چوہدری صاحبہ نیشنل سیکرٹری اُمور طالبات کی زیرصدارت AMSV (احمدیہ مسلم سٹوڈنٹ ایسوسی ایشن) کی صدر کے انتخاب کی کارروائی بھی عمل میں لائی گئی۔ نیز اِس شعبہ کے تحت طالبات کے لیے ”امتحانی مراحل میں کامیابی حاصل کرنا“ کے موضوع پر ایک لیکچر بھی دیا گیا اور باہم تبادلہ خیال بھی کیا گیا۔

بچوں کے خصوصی علمی مقابلہ جات

اِمسال اجتماع کے موقع پر پہلی مرتبہ معذور بچوں کے لئے خصوصی علمی مقابلہ جات کروائے گئے، جن میں 11 بچوں نے حصہ لیا۔ نیز اِس شعبہ کے تحت ماؤں کو اہم معلومات بھی بہم پہنچائی گئیں۔

معلوماتی سٹینڈ

شاملین اجتماع کی سہولت کے پیشِ نظر تعلیم القرآن پروجیکٹ، وصیت، وقف عارضی، عائشہ اکیڈمی، النصرت، تبلیغ، رشتہ ناطہ، اُمور طالبات، Amsv (احمدیہ مسلم سٹوڈنٹ تنظیم) AMJV (احمدیہ مسلم وکلاء تنظیم) Amvti، ہیومینٹی فرسٹ کے سٹال لگائے گئے جہاں دورانِ وقفہ معلومات فراہم کی جاتی رہیں۔

اِمسال شعبہ خدمت خلق کے تحت Stefan Morsch Stiftung کے تعاون سے پروجیکٹ کیا گیا جس کا بُنیادی مقصد کینسر کے مریضوں کے علاج میں معاونت تھا۔ چنانچہ 151 لجنہ ممبرات نے اپنے لعاب کا نمونہ بطور عطیہ دیا۔ اجتماع کے اختتام پر جملہ ڈیوٹی کارکنات کو جزاکم اللہ احسن الجزاء کے خوبصورتی سے بنائے گئے دُعائیہ کارڈز بطور تحفہ دیئے گئے۔ اجتماع لجنہ کی منتظمہ اعلیٰ مکرمہ نسیم احمد صاحبہ اور مکرمہ تہمینہ بلال صاحبہ نیشنل سیکرٹری ناصرات منتظمہ اعلیٰ ناصرات تھیں۔ لجنہ ممبرات و ناصرات کے کل 84 انتظامی شعبہ جات کا قیام عمل میں لایا گیا۔ ڈیوٹی کارکنات کے لیے امسال کا ہدف ”مسکراتے ہوئے خدمت سرانجام دیں“ مقرر کیا گیا تھا۔ اجتماع کی حاضری 10,500 رہی، الحمدللہ علیٰ ذالک۔

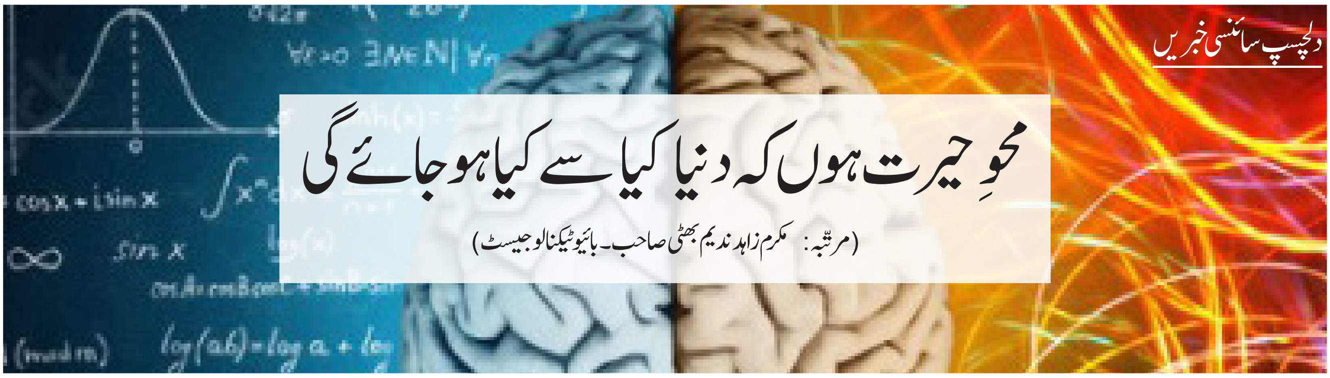

محوِ حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہو جائے گی

(مرتبہ: مکرم زاہد ندیم بھٹی صاحب۔ بائیوٹیکنالوجیسٹ)

مچھر کے کاٹنے سے موت

امریکہ کے شمال مشرقی علاقے میں رہنے والے لوگوں کو مچھروں میں ایک نایاب مگر مہلک وائرس ’ای ای ای‘ کے پائے جانے کی تصدیق کے بعد محتاط رہنے کو کہا گیا ہے۔ امریکی ریاست میسی چوسٹس (Massachusetts) کی متعدد آبادیوں میں رہنے والوں کو اس وائرس کے پھیلاؤ کی وجہ سے سب سے زیادہ محتاط رہنے کا کہا گیا ہے۔ ایسٹرن ایکوئن انسیفلائٹس (Eastern Equine Encephalitis) ایک خطرناک وائرس ہے جو مچھر کے کاٹنے سے پھیلتا ہے اور اسے ’ٹرپل ای‘ بھی کہا جاتا ہے۔ ای ای ای یا ٹرپل ای ایک ایسا وائرس

ہے جو بنیادی طور پر پرندوں، گھوڑوں اور انسانوں میں مچھروں کے کاٹنے سے منتقل ہوتا ہے۔ اس وائرس سے متاثر ہونے والے زیادہ تر افراد میں اس کی علامات ہی ظاہر نہیں ہوتیں۔ یہ کم پایا جانے والا مگر ایک انتہائی مہلک وائرس ہے۔ ٹرپل ای متاثرہ افراد میں تیز بخار اور دماغ پر خطرناک سوزش کا سبب بن سکتا ہے۔ سی ڈی سی کا کہنا ہے کہ اس وائرس کی وجہ سے بیمار پڑ جانے والے افراد میں سے ایک تہائی کی موت واقع ہو سکتی ہے۔[1]

دودھ کے دانتوں کی صفائی کیوں ضروری ہے

دودھ کے دانتوں کو عام زبان میں کچے دانت بھی کہا جاتا ہے اور عام تصور ہے کہ ان دانتوں کو اگر کچھ مسئلہ درپیش بھی ہو تو ان کے گرنے کے بعد پکے یا مستقل دانت ٹھیک نکل آتے ہیں۔

ڈاکٹرز اس مفروضے کی نفی کرتے ہیں اور بتاتے ہیں، کہ منہ کی صفائی نہ ہو تو بچوں کے منہ میں کیڑا لگنے کا امکان بہت بڑھ جاتا ہے اور اس وجہ سے بچوں کا کھانا پینا تک داؤ پر لگ جاتا ہے۔ ڈاکٹرز کے مطابق دودھ کے دانتوں کی صفائی نرم برش اور بچوں والی ٹوتھ پیسٹ (کم فلورائیڈ والی) سے کرنی چاہیے اور اگر دانتوں کا رنگ سیاہی مائل ہونے لگے، بچے کے مسوڑھوں پر سوجن آئے یا ان سے خون آئے یا پھر بچے کے دودھ کے دانت وقت سے پہلے گرنے لگیں تو ایسی صورت میں بچوں کو فوراً دانتوں کے ڈاکٹر کے پاس لے جائیں۔[2]

شہد کی مکھیاں اور انسانی بقا

اقوامِ متحدہ کے ادارہ برائے خوراک و زراعت کے مطابق دنیا کی کل زرعی زمین کا 35 فیصد یا انسانی خوراک کی پیداوار کا ایک تہائی حصہ شہد کی مکھیوں جیسے جانداروں پر منحصر ہے۔ یاد رہے کہ پولنیشن کا عمل اس وقت ہوتا ہے جب پولن کے ذرے ایک پھول سے دوسرے پھول

میں منتقل ہوتے ہیں۔ یہ گری دار میوے اور بیج بناتے ہیں۔ اقوامِ متحدہ کی رپورٹ کے مطابق 80 فیصد پودوں میں یہ عمل شہد کی مکھیوں اور تتلیوں کے ذریعے ہوتا ہے۔

جب شہد کی مکھیاں پھولوں سے رس اکٹھا کرتی ہیں تو شہد کی مکھیوں کے پاؤں سے پولن چپک جاتا ہے اور پھر دوسرے پھولوں تک انہی مکھیوں کے ذریعے پھیل جاتا ہے۔ یہ جنگلات اور نخلستانوں کے پھیلاؤ کی بنیادی وجہ ہے۔ شہد کی مکھیوں کے بغیر نہ صرف سبزیوں اور تیل کے بیجوں بلکہ بادام، اخروٹ، کافی، کوکو بینز، ٹماٹر، سیب وغیرہ کی فصلوں کے پولینیشن کو بھی نقصان پہنچے گا۔

اقوام متحدہ کی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ یہ انسانی خوراک میں غذائیت کی کمی کا باعث بنتا ہے۔ اس لیے شہد کی مکھیاں نہ صرف شہد کی پیداوار کے لیے بلکہ عالمی خوراک کی پیداوار کے لیے بھی اہم ہیں۔[3]

1-www.bbc.com/urdu/articles/cly80kj0y13o

2-www.bbc.com/urdu/articles/c4glr2mggv9o

3-www.bbc.com/urdu/articles/c1vvng75k2eo

ہم احمدی انصار ہیں

کارگزاری ماہ جون 2024ء

رپورٹ: مکرم میاں عمر عزیز صاحب، ایڈیشنل قائد عمومی مجلس انصاراللہ جرمنی

شجر کاری مہم: مجلس انصاراللہ جرمنی نے دورانِ ماہ شہری انتظامیہ کے ساتھ مل کر مجالس Osnabrück, Biebesheim, Nasir Bagh, Kiel اور Delmenhorst میں پودے لگائے۔ 12 جون کو مجلس Osnabrück Nord میں ایک مقامی نرسری سکول میں پودا لگایا۔ اس موقع پر سکول کے اساتذہ و انتظامیہ سمیت 17 غیر احمدی افراد اور سکول کے 15 بچے موجود تھے۔سکول کی انتظامیہ نے جماعت کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اس مہم کو سراہا۔مورخہ 22 جون کو مجلس Stockstadt نے Bensheim شہر کے داخلی راستہ پر دو پودے لگائے۔تقریب میں میئر جناب Marcus Rahner کے علاوہ 5 جرمن احباب بھی شامل ہوئے۔مورخہ 24 جون کو مجلس ناصر باغ کو Groß Gerau شہر میں پودا لگانے کی توفیق پائی جس میں شہر کے میئر Mr. Jörg Rüddenklau نے بطور مہمانِ خصوصی شرکت کی۔ مزید پانچ جرمن مہمان بھی اس تقریب میں شامل تھے۔مہمانوں نے اس مہم کو سراہتے ہوئے جماعت کے بےلوث خدمت کے جذبے کی بھی تعریف کی۔ 25 جون کو مجلس Kiel نے سکول میں پھلدار پودا لگایا جس میں سکول کے پرنسپل جناب Daude نے اچھے الفاظ میں جماعت کا تعارف کروایا۔مہمانوں میں جرمن فوج کے کمانڈر Mr. Oberst Axel Schneider بھی شامل ہوئے۔ 30 جون کو مجلس Delmenhorst کو پودا لگانے کی توفیق ملی۔جس میں قصبہ Berne کے میئر Mr. Hartmut Schierenstedt اور ان کے دفتر کے مزید چند احباب شامل ہوئے۔مکرم مربی صاحب نے اس موقع پر جماعت کا تعارف کروایا اور میئر کو اعزازی شیلڈ بھی پیش کی۔

ان تمام تقریبات کی تشہیر مقامی اخبارات اور سوشل میڈیا پر بھی باقاعدگی کے ساتھ کی جاتی رہی جس کی بدولت جماعت کا پیغام ہزاروں افراد تک پہنچا۔

احمدیہ لنگر: مجلس انصاراللہ جرمنی کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے مستقل بنیادوں پر احمدیہ لنگر اور احمدیہ موبائل لنگر کا اہتمام کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ ماہ جون میں علاقہ نورڈ کی 9 مجالس میں 779 افراد کو کھانا مہیا کیا گیا۔ اسی طرح مجلس عاملہ علاقہ نورڈ نے ایک مقامی چرچ میں بےگھر افراد کو کھانا تقسیم کرنے کا ایک خصوصی پروگرام بھی کیا جس میں 105 ضرورت مند افراد کو کھانا مہیا کیا گیا۔ مورخہ 23 جون کو مجلس میونخ علاقہ بائرن نے 335، علاقہ Nord Ost کی مجلس برلن نے، 200 افراد کو کھانا مہیا کیا۔مقامی جرمن احباب نے ان پروگرامز کو بہت سراہا اور جماعت کے متعلق معلومات حاصل کرتے رہے۔

تبلیغی سرگرمیاں: دوران ماہ مجالس München, Simbach, Delmenhorst, Essen, Limburg اور Bad Camberg میں تبلیغی سٹال لگائے گئے۔ بڑے پوسٹرز جن پر امن کے متعلق اسلامی تعلیمات درج تھیں آویزاں کئے گئے۔ان پوسٹرز کو دیکھ کر بہت سے جرمن احباب اسلامی تعلیمات سے آگاہی حاصل کرتے رہے۔300 افراد میں جماعتی لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔

علاقائی اجتماعات: ماہ جون میں 10 علاقہ جات Hessen Taunus, Nord Ost, Hessen West, Nordrehin, Nord Westfalen, Hessen Süd, Hessen Süd Ost اور Baden میں اجتماعات منعقد کئے گئے۔ ان اجتماعات میں مکرم بشیر احمد ریحان صاحب صدر مجلس انصااللہ جرمنی، نائب صدران اور دیگر نیشنل عاملہ ممبران کو شامل ہونے کی توفیق ملی۔ پروگرام کے مطابق اجتماعات کا آغاز صبح ساڑھے نو بجے پرچم کشائی کے بعد دعا اور افتتاحی تقریب سے ہوا۔تقریب کے بعد علمی اور ورزشی مقابلہ جات کا آغاز ہوا۔ دوپہر ڈیڑھ بجے کھانے اور نمازِ ظہر و عصر کا وقفہ کیا گیا۔ بعدازاں تلقین عمل کا پروگرام ہوا جس میں مکرم صداقت احمد صاحب مبلغ انچارج جرمنی، مکرم نفیس احمد عتیق صاحب، مکرم فاتح احمد ناصر صاحب، مکرم عدیل احمد شاد صاحب، مکرم ریاض محمود باجوہ صاحب، مکرم مشہود احمد ظفر صاحب، مکرم آفاق احمد صاحب اور مکرم سیّد سلیمان شاہ صاحب مربیان سلسلہ نے منصب خلافت اور انصاراللہ کی ذمہ داریوں کے موضوع پر تقاریر کیں۔ اس کے بعد شام 18:30 بجے تک مقابلہ جات جاری رہے۔ اختتامی تقریب میں اجتماعات کی رپورٹس پیش کی گئیں جس کے بعد مکرم صدر صاحب مجلس انصاراللہ جرمنی اور دیگر مرکزی نمائندگان نے بھی انصار بھائیوں کو ''منصبِ خلافت اور انصاراللہ کی ذمہ داریاں'' کے حوالے سے توجہ دلائی۔ اس کے بعد علمی اور ورزشی مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشنز حاصل کرنے والے انصار میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ دعا کے ساتھ یہ تمام اجتماعات اختتام پذیر ہوئے۔ان اجتماعات میں کل 2717 انصار اور 461 مہمان شامل ہوئے۔

چیریٹی واک: ماہ جون میں Eppelheim, Selingenstadt, Bensheim, Altenstadt, Ratingen اور Bad Soden میں چیریٹی واکس منعقد کی گئیں۔ جن میں 125 جرمن اور 454 احمدی احباب کو شرکت کی توفیق ملی۔ اس موقعہ پر جمع ہونے والی رقوم کے امدادی چیک مقامی سماجی تنظیموں میں تقسیم کئے گئے۔مقامی اخبارات اور میڈیا میں بھی اس چیریٹی واک کی تشہیر کی گئی جس کے ذریعہ جماعت کا پیغام ہزاروں جرمن احباب تک پہنچا۔

قسط چہارم

آدھی صدی کا سفر

مکرم عرفان احمد خان صاحب۔ جرمنی

تیسرے خط کی روئیداد

جیسا کہ مَیں نے پہلے عرض کیا میرے پاس تیسرا سفارشی خط بروک بانڈ کے مکرم حبیب اللہ بٹ صاحب کے نام تھا۔ بروک بانڈ کا دفتر شہر سے بہت دُور ماڑی پور کی طرف تھا۔ جہاں جانے کے لئے کئی بسیں بدلنا پڑتیں۔ فون پر رابطہ میں ناکامی کے بعد میں ایک روز ان کے دفتر جاپہنچا۔ استقبالیہ پر موجود خاتون کو پیشگی اطلاع دئے بغیر میرا یوں چلے آنا اچھا نہ لگا۔ اس روز محترم بٹ صاحب سے ملاقات ہو تو گئی لیکن وہ پہلی اور آخری ملاقات ثابت ہوئی۔ انہوں نے محترم چودھری محمد علی صاحب کا خط اور میری درخواست دونوں کو پڑھا اور ایک ہفتہ کے بعد فون کرنے کا ارشاد فرمایا۔ مَیں جب بھی فون کرتا ان کی سیکرٹری اگلے ہفتہ فون کرنے کا کہہ کر فون بند کر دیتی۔ یہ آنکھ مچولی چند ہفتوں تک جاری رہی۔ درمیان میں ایک صاحبِ فراست نے مشورہ دیا کہ مَیں مکرم میجر شمیم صاحب کے نوٹس میں یہ بات ضرور لاؤں۔ مکرم میجر شمیم صاحب کراچی کے نائب امیر تھے اور خود بھی کراچی ڈویلپمنٹ اتھارٹی کے کرتا دھرتا رہ چکے تھے۔ مَیں نے ان کے گوش گزار کر دی۔ انہوں نے مجھے بروک بانڈ میں فون کرنے سے منع کر دیا اور کراچی گیس میں انجینئر نعیم خان صاحب سے متعارف کروا دیا۔ جس کی قسمت میں تقدیر نے جرمنی جانا لکھا ہو اسے کراچی گیس میں کامیابی ملنا محال تھا۔ البتہ مَیں جب بھی نعیم خان صاحب کے پاس حاضر ہوا انہوں نے روحانی بھائی ہونے کا ثبوت دیا۔ حال احوال پوچھا، حوصلہ بڑھایا اور مشروب پلائے بغیر کبھی واپس نہیں جانے دیا۔

ماضی کی یہ چند ہستیاں جن کا ذکر میں نے اوپر کیا ہے ان مخلصین کا شمار اپنے وقت کے خدمت گزاروں میں ہوتا ہے اور ان سے مجھے اسلوبِ زندگی سیکھنے کا موقع ملا۔ ان کی نیکیاں اور حسنِ سلوک آدھی صدی گزرنے کے باوجود بھی میرے دل میں زندہ ہے اور مَیں ان کے بلندیٔ درجات کے لیے دُعاگو ہوں۔

مکرم مسعود احمد جہلمی صاحب سے ملاقات

کراچی میں گزرنے والے جن ایام کی تفصیل بیان کر سکا ہوں یہ اب مجھ پر منحصر تھا کہ مَیں ان کو رونق بزم سمجھ کر گزار دیتا یا شکووں کا پنڈورا بکس کھول کر بیٹھ جاتا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ ربوہ کے ماحول میں پرورش پانے اور ماں باپ کی طرف سے پُر امید رہنے کی نصیحت نے مجھے مایوسی سے بچائے رکھا۔

دعاؤں اور جدوجہد کا یہ عمل جاری تھا کہ ایک جمعہ میں اعلان ہوا کہ جرمنی کے مبلغ مکرم مسعود احمد جہلمی صاحب اتوار کو کراچی پہنچ رہے ہیں۔ اتوار کے روز مَیں بھی ایئر پورٹ جا پہنچا۔ ان کو ربوہ میں دیکھا بیسیوں بار لیکن پہلی ملاقات کراچی ایئر پورٹ پر ہوئی۔ فرمانے لگے ہم آپ کا وہاں انتظار کر رہے تھے۔ ایئر پورٹ پر جو مختصر گفتگو ممکن تھی وہ ہمارے درمیان ہوئی اور انہوں نے ایک دن کے وقفہ کے بعد مغرب کی نماز پر احمدیہ ہال میں ملنے کو کہا۔ جب مَیں ملا تو انہوں نے پوری تفصیل معلوم کی کہ مَیں کیوں اب تک جرمنی نہیں جا سکا۔ یہ سُن کر کہ اب بھی فارغ ہوں ایک طرز کا حکم دیا کہ میں فوراً ربوہ واپس چلا جاؤں۔ میں نے والد صاحب سے اجازت کے لیے بات کی تو مکرم جہلمی صاحب کہنے لگے اس کا مَیں ذمہ دار ہوں۔ میرے ربوہ پہنچنے سے پہلے آپ کو ربوہ میں ہونا چاہیے۔ بغیر والدین کی اجازت کے کراچی چھوڑنا میرے لیے مشکل تھا۔ اللہ بھلا کرے مکرم قریشی طاہر احمد صاحب (افضل برادرز) جو کالج باسکٹ بال ٹیم میں میرے سینئر تھے اور کراچی میں ٹیلی فون محکمہ کے کسی بڑے افسر کے آفس سیکرٹری تھے ان کو مفت فون کی سہولت حاصل تھی۔ قریشی طاہر صاحب نے ابّاجان سے میرا ٹیلیفونک رابطہ کروا دیا۔ ساری بات سن کر ان کی رائے تھی کہ پہلے جہلمی صاحب ربوہ پہنچ جائیں۔ ابّا جان سے اُن کی ملاقات ہو جائے تو پھر مَیں ابّاجان کے کہنے پر ربوہ آؤں۔ ابّاجان کی رائے جب مَیں نے جہلمی صاحب کے گوش گزار کی تو وہ اپنے پہلے فیصلہ پر قائم رہے اور اوّلین فرصت میں ربوہ جانے پر اصرار کیا اور کہا کہ سال ختم ہونے سے پہلے پہلے جرمنی جانا ہے۔ ابّاجان کو جواب دہ مَیں ہوں۔ تم ربوہ پہنچو۔ اس حکم کے بعد ایک فون مَیں نے ابّاجان کو اَور کیا اور ربوہ روانگی کی اطلاع دی۔

مکرم مسعود احمد جہلمی صاحب

میرے دو دن بعد مکرم جہلمی صاحب بھی ربوہ تشریف لے آئے۔ مکرم غلام محمد اختر صاحب مرحوم جو اس وقت غالباً ناظر دیوان تھے ان کے مکان دارالصدر میں ہم باپ بیٹا جہلمی صاحب سے ملاقات کے لئے حاضر ہوئے۔ ساری روئیداد سن کر کہ مَیں فرید عارف کے ساتھ کیوں جرمنی نہ جا سکا۔ جہلمی صاحب نے فرمایا آپ کو ون وے

ٹکٹ پر ہی بچے کو جرمنی بھجوا دینا چاہیے تھا۔ ساتھ مجھے اطلاع دے دیتے۔ اب بتائیں ون وے کے پیسے ہیں۔ اباجان نے عرض کی جو بندوبست کیا تھا وہ سفر اختیار نہ کرنے کی وجہ سے واپس کر دیا۔ جہلمی صاحب نے فرمایا کل سے پھر شروع ہو جائیں۔ جتنی جلدی ممکن ہو سکے اس کو جرمنی روانہ کرنا ہے۔ چھ ماہ کراچی میں ضائع کر دیئے۔

اس طرح جرمنی جانے کی مہم کا ایک بار پھر آغاز ہوا۔ والدین کے دل میں سَو وَسوسے اُٹھتے کہ ون وے ٹکٹ پر جرمنی میں داخلہ نہ ملا تو میری زندگی قرضہ اُتارتے گزر جائے گی۔ جہلمی صاحب والد صاحب کو تسلیاں دیتے۔ مسعود صاحب دعاؤں کی مدد راستے آسان کر دیتی ہے اور واقفین کی مدد خدا کے فرشتے کرتے ہیں۔ مقصد اباجان کو حوصلہ دینا تھا۔ اس سے ملتی جلتی گفتگو ہر دو دن بعد ہوتی۔ ٹکٹ کی رقم کا بندوبست ہوتے دسمبر کا وسط آ گیا۔ بچپن سے جلسہ سالانہ سے جو لگاؤ ہے اس کی وجہ سے عین جلسہ سے پہلے روانگی پر دل آمادہ نہ تھا لیکن جہلمی صاحب نے ایک نہ سُنی اور بالآخر 18 دسمبر 1972ء کو مجھے جلسہ سالانہ ربوہ سے آٹھ روز قبل جرمنی کے لئے روانہ کر دیا۔ بعد میں اللہ تعالیٰ نے بہت سے ممالک کے جلسہ ہائے سالانہ میں شرکت کا موقع دیا، الحمدللہ علیٰ ذالک

مَیں جن حالات میں ربوہ سے جرمنی کے لئے روانہ ہوا یہ مکرم مسعود احمد صاحب جہلمی مرحوم کی دلچسپی اور مہم جوئی کے نتیجہ میں ممکن ہو سکا۔ ہمارے گھر کا ماحول دینی اقدار سے ہٹ کر سوچنے اور دیکھنے کا عادی نہ تھا۔ گھر سے باہر کا معاملہ امتحان بن جاتا اور اباجان کے قریبی دوستوں کی مدد سے اس امتحان سے سُرخرو ہوتے۔

میرا اور مجھ جیسے ہزاروں نوجوانوں کا جرمنی یا بیرون ملک آنا نظام اور جماعت کی برکت کا ثمر ہے۔ برکتوں بھرا باغ اب جگہ جگہ لگ چکا ہے جس کی باغباں خلافت ہے اور مکرم مسعود احمد جہلمی صاحب جیسے ہمدرد وجود خلافت کے زیر سایہ باغبانی پر ہر دَور میں موجود رہتے ہیں۔

مکرم مسعود احمد جہلمی صاحب کو جو وکیل التبشیر، پرائیوٹ سیکرٹری، امریکہ، جرمنی، سوئٹزرلینڈ میں مشنری بھی رہے، خدا تعالیٰ نے انسانی ہمدردی اور تعلقات عامہ استوار کرنے کا ہنر بطور خاص عطا کیا تھا جس کا اندازہ مجھے جرمنی میں ان کے ساتھ کام کرنے سے ہوا۔ مَیں نے ان سے بہت کچھ سیکھا جو زندگی بھر مجھے راہنمائی مہیا کرتا رہے گا۔ اللہ تعالیٰ نے مکرم جہلمی صاحب مرحوم کو پاکستان سے خلافت کی ہجرت کے وقت اہم تاریخی خدمت کی بھی توفیق دی۔ اللہ ان کی خدمت انسانی، خدمت اسلام اور ہر نیکی کو قبول کرے اور ان کے درجات بلند کرے، آمین۔

18 دسمبر کی اوّلین شب جب مَیں نے فرانکفرٹ ایئر پورٹ پر جہاز سے باہر قدم رکھا تو یخ بستہ ہوا کا تھپیڑا مجھ سے ٹکرایا جس کے لئے میں ذہنی طور پر تیار نہ تھا۔ جہاز کی سیڑھیاں اُترتے اور بس میں سوار ہونے تک احساس ہو گیا کہ یہ جہاں اَور ہے۔ برادرم فرید عارف صاحب ابن مکرم حسن محمد خان عارف صاحب مجھے ایئر پورٹ پر لینے آئے ہوئے تھے۔ ان کی معیت میں نور مسجد پہنچا۔ پچاس سال پہلے فرانکفرٹ میں پبلک ٹرانسپورٹ کی وہ سہولت موجود نہ تھیں جن کا آج ہم مشاہدہ کرتے ہیں۔ نور مسجد پہنچے تو مولانا فضل الٰہی انوری سے ملاقات ہوئی۔ یہ ان کی میری پہلی ملاقات تھی۔ ان کو جرمنی آئے ابھی تین ماہ بھی پورے نہ ہوئے تھے۔ مجھ سے پہلے اس مشن ہاؤس میں فرید عارف صاحب اور مغل پورہ لاہور کے ظہیر احمد چودھری صاحب رہ رہے تھے۔ میں ان کی ہنڈیا میں شراکت دار بنا۔ مشن ہاؤس دو حصوں پر مشتمل تھا۔ فرنٹ پر مسجد اور دو کمرے دفاتر کے لئے۔ ان کے بعد کا حصہ پرائیوٹ شمار ہوتا تھا جس میں تین رہائشی کمرے، کچن اور باتھ روم تھا۔ ہم تینوں کی خواب گاہ مسجد کے تین کونے تھے اور کچن کا چولہا تہہ خانہ میں ہیٹنگ کی مشین سے جگہ طلب کر کے بنایا گیا تھا۔ میرے دونوں ساتھی صبح کام پر نکل جاتے اور شام کو واپسی ہوتی۔ میرے بارے میں محترم انوری صاحب نے فیصلہ سنایا کہ شدید سردی کے موسم میں باہر نکلنے سے بیمار ہونے کا خطرہ ہے اس لئے میں موسم بدلنے کا انتظار کروں۔ ان دنوں جرمنی کا ویزہ تو نہیں تھا البتہ باڈر پر انٹری سٹیمپ لگتی تھی جس سے آپ کے تین ماہ تک رہنے کی مدت کا تعین کیا جاتا تھا اور اگر سٹیمپ نہ لگے تو جب کبھی آپ پولیس کنٹرول میں دھر لئے جاتے تو پولیس آپ کا پاسپورٹ سٹیمپ کر دیتی جس سے آپ کے تین ماہ کی مدّت اس روز سے شروع ہو جاتی۔ جرمنی آمد پر میرا پاسپورٹ سٹیمپ نہیں ہوا تھا اس لئے انوری صاحب نے فیصلہ کیا کہ مجھے لیگل کرنے کا پروسیجر دیر سے شروع کیا جائے۔ فارغ بیٹھنا بھی دوبھر تھا اس لئے میں نے انوری صاحب سے درخواست کی کہ مشن ہاؤس میں ہی کوئی خدمت بتائیں۔

جرمنی میں پہلا روزگار

مکرم انوری صاحب کے فیصلہ کے مطابق میں ابھی کام کی تلاش میں باہر نہیں نکلا تھا کہ اللہ نے چند روز کام کرنے کی سبیل پیدا کر دی۔ کھاریاں کے ایک احمدی دوست مکرم بشیر خالد صاحب فرانکفرٹ کے قریب Dietzenbach نامی قصبہ میں سویٹر فروخت کرنے والی فرم Simba & Company میں ملازمت کرتے تھے۔ وہاں ایک ساتھ بہت بڑی ڈیلیوری آئی۔ ان کو سویٹرز پر قیمت کے ٹیگ لگانے اور ری پیک کرنے کے لئے کچھ افراد کی ضرورت پڑی۔ بشیر خالد صاحب نے انوری صاحب سے اجازت لے کر مجھے بھی چند دن کام کرنے کا موقع فراہم کر دیا۔ اللہ ان کو جزاء دے۔ اس وقت مکرم بشیر احمد خالد صاحب کے لیے جرمنی میں قیام ممکن نہ رہا اور آپ واپس پاکستان چلے گئے اور پھر 1989ء میں دوبارہ جرمنی آ گئے۔ ایک لمبا عرصہ نیشنل مجلس عاملہ جماعت جرمنی میں امین (کیشیئر) رہے۔ جرمنی میں ہی وفات ہوئی۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے، آمین۔ ان کی میرے ساتھ کی جانے والی نیکی ہر وقت میری آنکھوں کے سامنے رہتی ہے۔ (باقی آئندہ، ان شاءاللہ) گزشتہ اقساط مارچ، اپریل اور جون 2024ء کے شماروں میں پڑھی جا سکتی ہیں۔

مکرم بشیر احمد خالد صاحب مرحوم

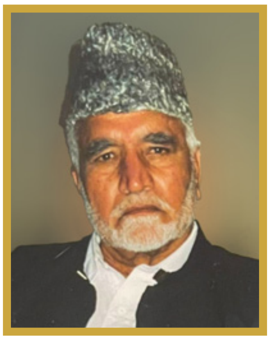

مکرم ملک شریف احمد صاحب مرحوم

مکرم محمد امین خالد صاحب، ہمبرگ جرمنی

ہمارے ہر دلعزیز، درویش صفت، بزرگ ساتھی مکرم ملک شریف احمد صاحب مؤرخہ 14 اپریل 2023ء کو نماز جمعہ کے لئے وضو کیا ہی تھا کہ اچانک سانس اُکھڑا اور چند لمحوں میں اپنے بیٹے عزیزم ملک نعیم احمد صاحب کے ہاتھوں میں وفات پا گئے، اناللہ و انا الیہ راجعون۔

آخری دنوں میں مکرم ملک صاحب کو سانس کی تکلیف تھی جس کی وجہ سے آکسیجن لگانی پڑتی تھی۔ اس تکلیف دہ حالت میں بھی نمازِ جمعہ کے لئے مسجد تشریف لاتے رہے۔ وفات سے ایک روز قبل خاکسار کو ملک صاحب کے گھر عیادت کی غرض سے جانے کا موقع ملا۔ اس ملاقات کے دوران آپ کی جماعتی خدمات کا ذکر بھی ہوتا رہا۔ آپ بار بار کہتے کہ ہم سے خدا جانے کتنی خطائیں ہوئی ہیں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کوتاہیوں سے درگزر کرتے ہوئے ہماری جماعتی خدمات کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے، آمین۔

مکرم ملک شریف احمد صاحب ابن مکرم چودھری محمد سلطان صاحب یکم اکتوبر 1933ء کو موضع کھوکھر غربی ضلع گجرات پاکستان میں پیدا ہوئے۔ آپ کے دادا حضرت ملک سلطان علی صاحبؓ ذیلدار اور نانا حضرت چودھری امام دین صاحب صحابی تھے۔ مرحوم پاکستان میں ہر قسم کی جماعتی سرگرمیوں میں حصہ لیتے رہے۔ 1975ء میں ہجرت کرکے ہمبرگ جرمنی آئے اور 1977ء میں زعیم اعلیٰ انصار اللہ ہمبرگ مقرر ہوئے۔ جب ہجرت کرکے جرمنی آنے والے افراد کی تعداد میں اضافے کے ساتھ مجالس انصار اللہ کی تعداد میں بھی اضافہ ہوا۔ اس طرح شہر کی مجالس کے ساتھ، بیرونی مجالس کو شامل کرکے ہمبرگ کو ریجن بنایا گیا۔ مکرم ملک صاحب نے زعیم اعلیٰ ہمبرگ سٹی اور ناظم اعلیٰ علاقہ ہمبرگ دونوں حیثیتوں میں 1993ء تک بڑی محنت وخلوص سے خدمت کی توفیق پائی۔ آپ Eidelstedt کے صدر جماعت کی حیثیت سے اور لوکل امارت ہمبرگ میں محاسب، آڈیٹر اور انسپکٹر بیت المال کے طور پر بھی خدمات بجا لاتے رہے۔ مجلس انصار اللہ کے اجتماعات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ورزشی مقابلہ جات میں کلائی پکڑنے میں ماہر تھے۔

خاکسار مکرم ملک صاحب سے 1978ء سے متعارف تھا مگر ان کو قریب سے دیکھنے کا موقع اس وقت ملا جب خاکسار 1999ء میں حلقہ Moschee سے حلقہ Eidelstedt میں منتقل ہوا۔ ہم نے قریباً بیس سال ایک ہی دفتر میں جماعتی خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم نے خود کو ہمیشہ سلسلہ کے کاموں میں وقف رکھا۔ جو خدمت بھی آپ کے سپرد کی جاتی ہمیشہ محنت، خلوص اور لگن سے سرانجام دیتے۔ احمدیت کے فدائی، نظام سلسلہ کے پابند اور خلافت سے حقیقی عشق رکھنے والے تھے۔ مسجد بیت الرشید کی رونق تھے، راتوں کو اُٹھ اُٹھ کر مسجد میں اپنے ربّ کے حضور حاضر ہوتے۔

خاکسار جب صدر حلقہ تھا تو آپ سیکرٹری مال تھے۔ تقریباً 300 چندہ دہندگان سے وصولی کی بڑی ذمہ داری احسن رنگ میں سر انجام دیتے رہے اور کبھی تھکان یا گھبراہٹ محسوس نہ کی بلکہ جماعتی کاموں کے لئے احباب جماعت کو تیار کرتے چنانچہ آپ کے تربیت یافتہ مکرم محمد منشاء وسیم صاحب 2016ء سے بحیثیت سیکرٹری مال احسن رنگ میں فرائض بجا لا رہے ہیں۔ جماعتی خدمت کے دوران اگر کسی وجہ سے کوئی معمولی خفگی ہو جاتی تو ملک صاحب معذرت کرنے میں ہمیشہ پہل کرتے۔ تمام عہدیداران کا بے حد احترام کرتے تھے۔ ہمبرگ میں ہر چھوٹا بڑا ملک صاحب کو عزت کی نگاہ سے دیکھتا اور دعا کے لئے کہتا۔ ان کا گھر مسجد سے ذرا فاصلے پر تھا اس کے باوجود اکثر نماز تہجد مسجد میں آکر شوق سے ادا کرتے۔ وقت پر خانۂ خدا میں جاکر اذان دیتے اور ہمیشہ باجماعت نماز پڑھنے کی کوشش کرتے اور تلاوت قرآن کریم بھی باقاعدگی سے کرتے رہے۔ جب تک صحت رہی رمضان المبارک میں روزے رکھنے کے علاوہ شوال کے روزے بھی رکھتے تھے۔ رمضان المبارک میں قرآن کریم کے دو دَور مکمل کرتے اور اعتکاف کا بھی اہتمام کرتے۔

مکرم ملک صاحب کو جلسہ سالانہ قادیان 1991ء میں مع اہلیہ شامل ہونے کا موقع ملا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ سے ملاقات اور جلسہ سالانہ کے ایمان افروز واقعات کا ذکر شوق سے کرتے ہوئے بتاتے تھے کہ انہیں جملہ مقدس مقامات کی زیارت اور وہاں دعائیں کرنے کی سعادت نصیب ہوئی ہے۔ 1999ء میں دونوں میاں بیوی کو حج کرنے کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔ 2012ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہمبرگ تشریف لائے تو بعد نماز عصر سیر کے دوران مکرم ملک صاحب کے گھر بھی تشریف لے گئے۔ اس سعادت کا اکثر ذکر کرتے رہتے تھے کہ وہ کیا بابرکت دن تھا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہمارے غریب خانہ کو رونق اور برکت بخشی۔

مکرم ملک صاحب کی اہلیہ مکرمہ پروین اختر صاحبہ کی وفات بھی ملک صاحب کی وفات کے 22 دن بعد مورخہ 6 مئی 2023ء کو ہوگئی۔ مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے موصیہ تھیں، صوم و صلوٰۃ کی پابند، پارسا، خلافت سے محبّت کرنے والی اور نظام خلافت کی اطاعت گزار تھیں۔ مرحوم ملک صاحب نے اپنی اولاد کی بھی عمدہ اور احسن رنگ میں تربیت کی۔ اللہ تعالیٰ مکرم ملک صاحب اور آپ کی اہلیہ صاحبہ کے ساتھ مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور آپ کی تمام اولاد در اولاد کو آپ کے نیک نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا

اعلانات وفات و دعائے مغفرت

محترمہ نفیسہ طلعت صاحبہ

خاکسار کی والدہ محترمہ نفیسہ طلعت صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا سعید احمد صاحب مرحوم مؤرخہ 4 جولائی 2024ء کو بعمر 79 سال وفات پاگئیں، اناللہ و انا الیہ راجعون۔

آپ کے والد مکرم شیخ فضل کریم وہرہ صاحب آف چنیوٹ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی بیعت کی سعادت پائی۔ آپ کے نانا حضرت خان بہادر غلام محمد گلگتیؓ اور نانی حضرت خدیجہ بیگمؓ بھیرہ کے رہنے والے تھے اور حضرت مسیح موعودؑ کے رفقاء میں سے تھے۔

مرحومہ 1945ء میں آگرہ میں پیدا ہوئیں۔ تقسیم ہند کے بعد اپنے والدین کے ہمراہ پہلے چنیوٹ اور پھر ربوہ آکر آباد ہوئیں۔ شادی کے بعد کراچی منتقل ہوئیں۔ مجلس ڈرگ روڈ میں مختلف شعبہ جات میں کام کرنے کے علاوہ جنرل سیکرٹری مجلس ڈرگ روڈ بھی رہیں۔ 1993ء میں مجلس رفاہِ عام منتقل ہوئیں تو وہاں بھی لمبا عرصہ جماعتی خدمات سرانجام دیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے جلسہ سالانہ یوکے 1993ء کے افتتاحی خطاب[1] میں مرحومہ کا ذکر ان کے ایک خواب کے حوالے سے کیا جو انہوں نے 1970ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے متعلق دیکھی تھی۔ صبر، خوش اخلاقی اور خدمت خلق آپ کے نمایاں وصف تھے۔ خلافت سے ہمیشہ پیار اور عقیدت کا تعلق رکھا۔ اپنوں، غیروں سب کو اپنی دعاؤں میں شامل رکھتیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ آپ نے پسماندگان میں چار بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑا ہے۔

مرحومہ کی نماز جنازہ مؤرخہ 6 جولائی کو مسجد مبارک ربوہ میں مکرم آصف جاوید چیمہ صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد نے پڑھائی جس کے بعد تدفین بہشتی مقبرہ نصیر آباد ربوہ میں ہوئی۔

(مرزا لطف القدوس، جماعت ہاناؤ)

1- خطبات طاہر جلد دوم، صفحہ 299، افتتاحی خطاب جلسہ سالانہ یوکے 1993ء

محترمہ سیّدہ امۃ الحی نجم السحر صاحبہ

خاکسار کی ہمشیرہ محترمہ سیدہ امۃ الحی نجم السحر صاحبہ مؤرخہ 12 جولائی 2024ء بعمر 66 سال وفات پاگئیں، اناللہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ حضرت حکیم عبدالرحمان صاحبؓ کی نواسی اور حضرت حکیم محمد عبداللہ صاحبؓ کی پڑنواسی تھیں۔ آپ کے والد مکرم سیّد محمد محسن شاہ گردیزی صاحب کو انسپکٹر وقفِ جدید کے طور پر خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ مرحومہ کو عربی زبان سے بہت لگاؤ تھا اور عربی زبان میں ماسٹرز کیا ہوا تھا۔ ربوہ اور کراچی میں لجنہ اماء اللہ کے مختلف شعبوں میں خدمت کی توفیق پائی۔ 1988ء میں جرمنی آگئیں اور لجنہ اماء اللہ جرمنی کی نیشنل عاملہ میں مختلف شعبوں میں خدمت کی توفیق پائی۔ اس دوران بہت سے بچوں کو قرآنِ مجید پڑھانے کی بھی سعادت پائی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ آپ نے لواحقین میں دو بچوں کے علاوہ ایک بہن اور پانچ بھائی یادگار چھوڑے ہیں۔

مرحومہ کی نماز جنازہ مؤرخہ 17 جولائی کو امیر صاحب جرمنی نے بیت السبوح میں پڑھائی اور تدفین 18 جولائی کو Südfriedhof کو فرانکفرٹ میں ہوئی جہاں مکرم عبدالباسط طارق صاحب مربی سلسلہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور قبر تیار ہونے کے بعد دعا بھی کروائی۔

(سید محمد اکرم گردیزی صاحب، جماعت گریس ہائیم ڈارمشٹڈ)

صوبیدار محمد رفیق خان صاحب

خاکسار کے ابّا جان محترم صوبیدار محمد رفیق خان صاحب مؤرخہ 26 جون 2024ء کو جماعت سیسکاٹاؤن (کینیڈا) میں بعمر 89 سال وفات پاگئے، اناللہ و انا الیہ راجعون۔

مرحوم سادہ، منکسر المزاج اور نیک سیرت انسان تھے۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، سچائی، دیانت داری اور صدقہ خیرات آپ کی زندگی کا شعار تھا۔ آپ قرآن کریم کی باقاعدہ تلاوت کرتے تھے۔ چندہ باقاعدگی سے ماہانہ ادا کرتے تھے۔ آپ نے تمام عمر خلافت سے عشق ووفا کا تعلق رکھا۔ آپ انسانیت کے ہمدرد اور بچوں سے پیار کرنے والے مخلص وجود تھے۔ آپ نے پسماندگان میں چار بیٹے اور ایک بیٹی یادگار چھوڑے ہیں۔

مرحوم کی نماز جنازہ مؤرخہ 28 جون 2024ء کو مسجد بیت الرحمت سیسکاٹون میں بعد نماز جمعہ مکرم سعدحیات باجوہ صاحب نے پڑھائی جس کے بعد قبرستان Hillcrest Memorial Gardens میں تدفین ہوئی۔ (محمد منور عابد، جماعت فلورس ہائیم)

محترمہ بشیراں بیگم شیخ صاحبہ

خاکسار کی خالہ ساس محترمہ بشیراں بیگم شیخ صاحبہ بنت شیخ عبدالرحمٰن صاحب مؤرخہ 11 اگست 2024ء کو بعمر 74 سال Diez میں وفات پاگئیں۔

اناللہ و انا الیہ راجعون

مرحومہ حضرت میاں مولا بخش صاحبؓ کی پوتی تھیں۔ 10 سال شعبہ خدمت خلق محلہ کریم نگر فیصل آباد میں خدمت کی توفیق پائی۔ 2012ء میں جرمنی آگئیں۔ تہجد گزار، عاشق قرآن و رسولؐ تھیں۔ خلافت سے عقیدت کا تعلق رکھنے والی اور ضرورت مندوں کی ضروریات کا خیال رکھنے والی خاتون تھیں۔ آپ نے پسماندگان میں ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

مرحومہ کی نماز جنازہ مؤرخہ 13 اگست کو مکرم امیر صاحب جرمنی نے بیت السبوح فرانکفرٹ میں پڑھائی۔ تدفین مؤرخہ 15 اگست کو Limburg کے قبرستان میں ہوئی اور قبر تیار ہونے کے بعد مکرم سلیمان اختر صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔

(شمائلہ ارم خواجہ، Limburg)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام مرحومین کے ساتھ مغفرت کا سلوک کرتے ہوئے جنّت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کے پسماندگان کو صبرِ جمیل سے نوازے، آمین

جماعت احمدیہ کاربن

مسجد صادق کاربن کے افتتاح کے موقع پر سیّدنا امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ مجلس عاملہ جماعت احمدیہ کاربن

بیٹھے ہوئے: مکرم سعید احمد گیسلر صاحب، مکرم تحسین رشید صاحب مربی سلسلہ، مکرم صداقت احمد صاحب مبلغ انچارج جرمنی، سیّدنا امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز،
مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت جرمنی، مکرم مظفر احمد بھٹی صاحب، مکرم عاطف شہزاد ورک صاحب صدر جماعت۔ کھڑے ہوئے: مکرم خالد مجید صاحب، مکرم فاروق وڑائچ صاحب، مکرم فرخ امین طاہر صاحب،
مکرم محمد اعظم منگلا صاحب، مکرم طاہر احمد اشرف صاحب، مکرم سلمان ورک صاحب، مکرم عثمان احمد بھٹی صاحب، مکرم احتشام حیدر صاحب، مکرم فاروق علی صاحب، مکرم عرفان احمد صاحب۔

مسجد صادق کاربن کے سنگِ بنیاد کے موقع پر خدمت کی توفیق پانے والے احباب جماعت

مؤرخہ تین اکتوبر 1999ء کو Tag der offenen Tür کے موقع پر نماز سینٹر کاربن میں

چرچ Evangelische St. Michaeliskirche Klein-Karben میں مکرم حماد ہیرٹر صاحب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ سے حاضرین کو آگاہ کر رہے ہیں۔ (25 جنوری 2013ء)

مسجد کی تعمیر کے دوران وقارِ عمل کا ایک منظر

Monthly
Germany
AKHBAR-E-AHMADIYYA

VOL 25 | ISSUE 10 | OCTOBER 2024

ISSN : 2627-5090
Tel : +49 6950688722
Fax : +49 6950688722
Editor : Muhammad Ilyas Munir

PUBLISHER: SHOBA ISHAAT JAMAAT AHMADIYYA GERMANY PRINTER: RANA PRINT, HERKULESSTRASSE 45 50823 KÖLN Email: akhbareahmadiyya@ahmadiyya.de